

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعلاء انت مني بمنزلة هارون من موسى و انما ابني بعدي مشفق عليه

له ای من افتتاحیه فعلی بحته ۱۲ مراقاة ۱۲

کتاب الایة و الایة و الایة
من موی و علی موی و الایة

تألیف از قضاة سولوی محمد ابوالحسن بحضرت فیض الباری شرح اردو صحیح البخاری شرح رضوی مستفی به

۱۳۱۰
مکاتیب رضوی

در چهار دو کتاب این کتاب تصنیف المصنف ابو عبد الرحمن احمد بن ابراهیم صاحب السنن المتوفی سنه ۲۴۳

۱۸۹۲
مکاتیب رضوی

بقرابیش خام اهل الفقه المدینه و من الدیه رزقه ایماناً کمالاً و رزقاً و سعاً

مطبع محمدی و الایة مطبوعه
کتابخانه مطبوعه

در حقیقت تفسیر سوره بقره است
علاوة بر این کتاب
موتور است
فهرست کتاب
موتور است
فهرست کتاب
موتور است

135261

احوال امام نسائی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مختصر حال امام نسائی کا یہ ہے کہ نام انکا ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب بن سنان نسائی ہے اپنے زمانے کے مقتدا اور پیشوا تھے اور حدیث کو بڑے امام اور حافظ تھے اور نہایت ثقہ اور ثبت تھے۔ دو سو پندرہ ہجری میں مقام نسائی میں کوا ایک شہر ہے ملک خراسان میں پیدا ہوئے۔ خراسان اور عراق اور حجاز اور شام اور مصر وغیرہ شہروں کو علماء سے حدیث حاصل کی اور بہت لوگوں نے اُنسے علم سیکھا پہلے مصر میں رہتے تھے۔ پھر اخیر عمر میں دمشق میں جا رہے وہاں لوگوں نے پوچھا کہ آپ معاویہ کے حقیقین کیا کہتے ہیں اور انکی فضیلت میں کیا چیز وارد ہوئی ہے کہا کہ میں اسکی فضیلت میں اسکے سوا کوئی حدیث نہیں جانتا لا اَشْبَعُ اللّٰهُ بَطْنَهُ یعنی خدا انکا پیٹ نہ پھرے۔ سو لوگوں نے اسکی نہایت بے عزتی کی اور انکو ایسا پتلا کہ سجدے باہر نکال دیا۔ پھر اسی مار کے سبب بیمار ہوئے اور کہا کہ مجھکو کے کی طرف اونٹوں پر چلو سو لوگ اسکو کے کی طرف اُٹھائے گئے۔ سو اسی بیماری سے کے میں انتقال کیا وفات انکی ماہ شعبان میں ۲۴۰ ہجری میں تھی اور قبر انکی صفا اور مروہ کے درمیان ہے انکی تالیف سب سے بہت کتابیں ہیں از انجمن نسائی ہے کہ حدیث میں بڑی معتبر کتاب ہے اور از انجمن خصائص علمی ہے یعنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضائل میں ہے کہ انکی تہذیب الکمال و شجرة اللمعات و دنیا تالعیان وغیرہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِهِ سَيِّدِنَا الْمُرْسَلِينَ
 وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ اے بعد حمد و صلوة کے واضح رہے کہ امام نسائی صاحب
 سن نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل اور مناقب میں یہ کتاب تالیف کی ہے اور اس کا
 نام کتاب خصائص علی رکھا ہے لیکن چونکہ وہ کتاب عربی میں ہے اور ہر ایک کو
 سمجھنا مشکل ہے اس لیے جناب فیض آباد مولوی فقیر اللہ صاحب نے اس کتاب کو عربی سے
 اگر اس کتاب کا اردو زبان میں ترجمہ ہو جاوے تو نفع تمام اور فائدہ عام ہو لہذا صاحب نے
 جناب موصوف کے اس کتاب خصائص نسائی کا ترجمہ کیا گیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ
 کو فائدہ پہنچا دیں آمین ثم آمین۔ اور جانتا چاہیے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے
 فضائل بہت بے شمار اور بے حد ہیں اور جو مناقب ان کے حدیث کی کتابوں میں مذکور ہیں زبان
 میں بنیت مناقب و اصحاب کے۔ امام نسائی نے کہا حضرت علی کی شان کا یہ
حَدِيثُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْغَنِيّ ابْنُ الْمُهَدَّبِيِّ قَالَ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَكْمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ حَيْثَ الْعُرْنِيّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا كَرَّمَ
اللَّهُ وَجْهَهُ يَقُولُ اَنَا أَوَّلُ مَنْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 امام نسائی نے کہا کہ خیر زوی ہو محمد بن مثنیٰ نے اسے کہا خیر زوی ہو محمد بن مثنیٰ
 نے اسے کہا حدیث بیان کی ہے شعیبہ نے اسے روایت کیا کہ
 یہ عرفی سے سنا کہتا تھا کہ میں نے علی سے سنا کہ میں نے سنا کہ میں نے سنا کہ میں نے سنا کہ
 پہلے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی ہے میں نے سنا کہ میں نے سنا کہ میں نے سنا کہ میں نے سنا کہ

بَيْنَهُ فَلَمَّ يَلَيْتُ حَتَّى جَاءَتْ امْرَأَةٌ تَقَامَتْ خَلْفَهَا فَرَفَعُ الشَّابُّ فَرَفَعُ الْغُلَامُ وَالْمَرْأَةُ
 فَرَفَعُ الشَّابُّ فَرَفَعُ الْغُلَامُ وَالْمَرْأَةُ فَخَرَّ الشَّابُّ سَاجِدًا فَسَجَدَ امْرَأَتُهُ فَقُلْتُ يَا
 امْرُؤَ عَظِيمٍ فَقَالَ تَدْرِي مَنْ هَذَا الشَّابُّ فَقُلْتُ كَلَّا فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ
 الْمُطَّلِبِ هَذَا ابْنُ أَخِي هَلْ تَدْرِي مَنْ هَذَا الْغُلَامُ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ هَذَا عَلِيُّ
 ابْنُ أَبِي طَالِبٍ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ هَذَا ابْنُ أَخِي هَلْ تَدْرِي مَنْ هَذِهِ الْمَرْأَةُ فَقُلْتُ
 خَلْفَهَا فَقُلْتُ لَا قَالَ هَذِهِ خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ زَوْجَةُ ابْنِ أَخِي هَذَا
 حَدَّثَنِي أَنَّ رَبِّي رُبَّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ امْرَأَةٌ بِهَذَا الدِّينِ الَّذِي هُوَ عَلَيْكَ
 وَاللَّهُ مَا عَلَى الْأَرْضِ كُلِّهَا أَحَدٌ عَلَى هَذَا الدِّينِ عَيْدٌ هُوَ كَأَيِّ الشَّلَاثَةِ تَزَمُّرُ خَيْرٌ

رواه الله على طين الارض

یہ حکو محمد بن عبید بن محمد کے اوسے کہا حدیث بیان کی ہے سعید بن جبیر نے اس حدیث سے
 اسے روایت کی ہے بن عقیف سے اسے عقیف نے کہا کہ جاہلیت کو وقت میں مکہ میں آیا ہے
 حضرت سلی کے ظاہر ہونے سے پہلے اور عباس بن عبد المطلب کے پاس اتر اس حویب سورج بلند ہوا اور
 آسمان میں حلقہ کیا یعنی ظہر کا وقت ہوا اور میں کہنے کی طرف دیکھتا تھا تو ایک جوان آیا اور اس کے
 کی طرف دیکھا پہر کہنے کی طرف منہ کر کے اس کے سامنے کھڑا ہوا سو کچھ دیر نہ ہوئی کہ ایک لڑکا آیا اور
 اس کی داہنی طرف کھڑا ہوا پہر کچھ دیر نہ ہوئی کہ ایک عورت آئی اور ان کے پیچھے کھڑی ہوئی سو اس
 جوان نے رکوع کیا اور اس کے ساتھ اس لڑکے اور عورت نے بھی رکوع کیا پہر اس جوان نے رکوع
 سے سر اوٹھایا اور لڑکے اور عورت نے بھی سر اوٹھایا پہر وہ جوان سجدہ میں گرا اور اس کے ساتھ اس
 لڑکے اور عورت نے بھی سجدہ کیا سو میں نے کہا کہ اسے عباس بن عبد المطلب سے یعنی بڑی عجب بات ہے
 کہ کہی دیکھنے سننے میں نہیں آئی عباس نے کہا تو جانتا ہے کہ یہ جوان کون ہے میں نے
 کہا نہیں کہا یہ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب میرا بھتیجا ہے کیا تو جانتا ہے یہ لڑکا کہ ہے
 میں نے کہا نہیں کہا یہ علی بن ابی طالب بن عبد المطلب میرا بھتیجا ہے کیا تو جانتا ہے
 کون ہے میں نے کہا نہیں کہا یہ خدیجہ بنت خویلد کی بیٹی میرے اس بھتیجے کی بیٹی ہے اسے میرے
 علیہ وسلم کی میرے اس بھتیجے نے جو سے حدیث بیان کی کہ اس کا رب رب آسمان اور زمین کا
 ہے اور یہ وہ ہے اس کا حکم اسکے رب اس کو کیا قسم ہے خدا کی کہ تمام زمین پر ان تینوں

سوا کوئی اس دین پر نہیں و اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اسلام میں سب سے پہلے
 میں کہ وہ سب سے پہلے اسلام لائے کہ اس وقت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے سوا کوئی آدمی مسلمان نہ ہوا تھا۔
حدیث ابنا نا احمد بن سبلیمان الرھاوی قال حدَّثنا عبید اللہ بن موسیٰ قال
 حدَّثنا العلاء بن صالح عن النہال بن عمار عن عباد بن عبد اللہ قال قال علی رضی
 انا عبد اللہ و آخو رسولہ و انا الصدیق الاکبر لا یقول ذلک بعدی الا کاذب
 صلیت قبل الناس سبع سنین ترجمہ خبری ہوا احمد بن سبلیمان زناوی نے اسے کہا حدیث
 بیان کی ہے عبید اللہ بن موسیٰ نے اسے کہا حدیث بیان کی ہے علاء بن صالح نے منہال
 بن عمار سے اسے روایت کی عباد بن عبد اللہ سے کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اللہ کا بندہ
 ہوں اور اسکے رسول کا بھائی ہوں اور میں صدیق اکبر ہوں میرے بعد کوئی یہ بات نہ کہو گا
 مگر جو ٹائپ سے سات برس لوگون سے پہلے نماز پڑھی و اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ حضرت
 علی رضی اللہ عنہ سے مقدم ہن کہ سات برس لوگون سے پہلے اسلام لائے اور نماز پڑھی

ابن فضل
 نبیہا

حضرت علی کی عبادت کا بیان

حدیث ابنا نا علی بن المنذر الکوفی قال حدَّثنا ابو فضیل قال حدَّثنا الاصلح عن
 عبد اللہ بن ابی الہدیٰ عن علی رضی اللہ عنہ قال ما اعرف احدا من ہذہ الامۃ عبد اللہ
 تعالیٰ بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم غیری عبدت اللہ قبل ان یعبداہ احد من ہذہ
 الامۃ ترجمہ خبری ہوا علی بن منذر کوفی نے اسے کہا حدیث کی ہے ابو فضیل
 نے اسے کہا حدیث بیان کی ہے اصلح نے اسے روایت کی عبد اللہ بن ابی ہذیل سے کہ حضرت علی رضی
 اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اپنے سوا اس امت میں کسی کو نہیں جانتا کہ میرے برابر خدا کی
 عبادت کی ہو کہ میں نے اللہ کی عبادت کی پہلے اس کے عبادت کرے اسکی کوئی اس امت میں سے

ابن فضل
 نبیہا

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مرتبے کا بیان

حدیث ابنا ابی ہریرہ بن ہلال بن بشر البصری قال حدَّثنا محمد بن خالد قال حدَّثنی
 موسیٰ بن یعقوب قال حدَّثنی مہاجر بن سملد عن عائشہ بنت سعد رضی اللہ عنہا قالت
 سمعت ابی یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الجحفر واخذ بیدہ

سما

فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي وَلِيُّكُمْ قَالُوا صَدَقْتَ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي عَلِيٍّ فَرَفَعَهَا فَقَالَ هَذَا أَوْلِيِّي وَالْمَوْجِبِيُّ عَنِّي وَإِنَّ
 اللَّهَ مُوَالِي مَنْ وَاوَاؤُهُ وَمُعَادِي مَنْ عَادَاهُ ثُمَّ جَمَعَ خَبْرِي بِمَجْهُولِ بْنِ شَيْبَةَ بَصْرِي
 اُسے کہا حدیث بیان کی ہے محمد بن خالد نے اُسے کہا حدیث بیان کی ہے مجھ سے موسیٰ
 بن یعقوب نے اُسے کہا حدیث بیان کی ہے مجھ سے ہاجر بن ہمام نے اُسے روایت کی ہے عائشہ
 بنت سعد نے اُسے کہا سنائیے اپنے باب کو کہتا تھا سنا میں نے حضرت صلعم سے جحفہ (ایک لنگہ
 کا نام ہے دو میل مکہ سے) کے دن سنا اور حضرت علیؑ نے علیؑ کا ہاتھ پکڑا اور
 خدا کی تعریف اور ثنا کی پھر فرمایا کہ اے لوگو میں تمہارا دوست ہوں لوگوں نے عرض کی کہ یا حضرت
 آپ نے پھر فرمایا پھر حضرت صلعم نے علیؑ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا کہ یہ میرا
 دوست ہے اور میری طرف سے احکام الہی پہنچانے والا ہے سو جو علیؑ کو دوست رکھے
 اسکو اللہ دوست رکھتا ہے اور جو اسکو دشمن رکھے اللہ اسکو دشمن رکھتا ہے
 أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ أَخْبَانَا مُهْرَبُ بْنُ عَبْدِ
 الْمَلِكِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ الشُّدَيْبِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهُ طَائِرٌ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي بِأَحَبِّ خَلْقِكَ يَا كَلُّمِي
 هَذَا الطَّائِرُ فَجَاءَ أَبُو تَكْرٍو وَجَاءَ عُمَرُ لُثَمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَأَذِنَ لَهُ ثُمَّ خَبَرَنِي
 ہمکو زکریا بن یحیی نے اُسے کہا حدیث بیان کی ہے حسین بن حماد نے اُسے کہا خبر دی
 ہمکو مسہر بن عبد الملک نے اُسے روایت کی ہے عمر بن عمر نے اُسے سننے سے اور اُس نے
 انسؓ سے کہ حضرت صلعم نے علیؑ کو پکڑا اور فرمایا کہ اے اللہ میں نے تو سے
 صلعم نے فرمایا یعنی دعا کی کہ الہی لا میرا پاس وہ شخص کہ مجھکو دوست رکھے
 خلقت سو کہ وہ میرے ساتھ یہ جانور کہا وہ سو پہلے حضرت ابو بکرؓ سے پہلے حضرت صلعمؓ سے
 پہلے حضرت علیؑ سے اور سو حضرت صلعمؓ نے علیؑ کو اپنے اذن دیا یعنی پہلے
 دو لو صاحبوں کو اذن دینے کا اذن نہ دیا شاید وہ پلٹ گئے ہونگے و اسیرت سے معلوم ہوا
 کہ حضرت علیؑ نے خدا کے نزدیک سب خلق سے پیاری رو میں لیکن ہر او تمام خلق علیؑ کے درمیان

اس لیے کہ محبوب سب خلق سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بلکہ مراد اس کے محبوب ہونا انکا بعض
وجہ سے اور افضلیت باعتبار شرط ثواب و منافات نہیں رکھتی اور ایک حدیث میں
آیا ہے ما طلعت الشمس علی خیر من عمر اور سعد افضلیت کا ظنی ہے پس تشکی کرنے کی
کی ضرورت نہیں حدیث ابنا نافتیہ بن سعید البکری و ہشام بن عمار الدمشقی
قال حدیثنا حاتم عن بکیر بن صمیر عن عامر بن سعد بن وقاص عن ابيه قال
امر معاوية سعدا فقال ما يمنعك ان تسب ابا نكراي فقال اما ما ذكرت ثلثا
قالهون له رسول الله صلى الله عليه وسلم فلن اسبته لان تكون لي واحدة
منهن احب الي من حرم النعم سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
له وقد خلقني في بعض معازير فقال له علي يا رسول الله اتخلفني مع النساء و
الصبيان فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم اما رضي ان تكون مني كعارة
من مؤمنى الا انه لا يبي بعدى وسمعت يقول يوم خيبر لا عطين الزايرة
رجلا يحب الله تعالى ورسوله وحببه الله ورسوله فتناولها فقال ادعوا
لي عليا فاتي يامك فبصق في عينه ودفن للزائرة اليه واما نزلت اما يريد الله ليدف
عنكم الرجس اهل البيت ويطهر كرم تطهير اعدا رسول الله صلى الله عليا وفاطمة وحس
وحسينا فقال اللهم هؤلاء اهل بيته وقرابتهم خير مني وقرابتهم مني وقرابتهم مني وقرابتهم مني
وشتی نے انہوں نے کہا حدیث بیان کی ہے عامر بن بکیر بن صمیر نے اسے روایت کی عامر بن
سعد بن وقاص سے اس نے اپنے باپ کو معاویہ نے اس سے کہا کہ تو علی کو برا کیوں نہیں کہتا
اور گالی کیوں نہیں دیتا اسکو سعد نے کہا کہ جب تک مجھ پر وہ نہیں باتیں یاد ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے حضرت علی کے حق میں فرمائی ہیں تو انکو برا کہہ ہی برا نہیں کہو گا البتہ انہیں سے ایک چیز
کا حاصل ہونا محبوب ہے مجھکو سب سے اون سے میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ علیؑ
کو فرماتے تھے تو اس حال میں کہ انکو بعض جنگوں میں اپنا خلیفہ کیا تھا سو علیؑ نے اپنے عرض کی
کہ یا حضرت کیا آپ مجھکو خور توں اور لڑکوں میں خلیفہ کرتے ہیں سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
فرمایا کہ کیا خوشی نہیں اسے کہ ہوز بہ تیرا میرے نزدیک جیسے ہارون کا رتہ موسیٰ علیہ السلام

لا نبوة

فان به اصل

نزدیک تھا مگر تافرق ہے کہ میرے بعد نبوت نہیں اور میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا
 کہ جنگ خیبر کے دن فرماتے تھے کہ مقررین کل نشان دوں گا اس مرد کو کہ خدا اور رسول کو دوست رکھتا
 ہو اور خدا اور رسول اور کو دوست رکھتے ہیں یعنی علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو سوچنے اسکے لیے ہاتھ دراز
 کیے یعنی ہر ایک شخص اسکا امیدوار تھا کہ یہ دولت مجھ کو نصیب ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا کہ علی رضی اللہ عنہ کو بلاؤ سو علی رضی اللہ عنہ اس حال میں کہ انکی آنکھیں بند تھیں کہتی تھیں سو حضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم نے اپنی لب مبارک انکی آنکھ پر لگائی اور اسی وقت انکو صحت ہو گئی پھر حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو نشان دیا اور جب یہ آیت اتری کہ سو اسکے نہیں کہ ارادہ کرتا ہے
 یہ کہ دور کرے تم سے ناپاکی گناہوں کی اسے اہمیت نبوت اور پاک کر تو مکرو پاک کرنا تو حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ اور فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حسین رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا کہ الہی یہ میں میرے اہل
 بیت سے اس حدیث کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کمال فضیلت ثابت ہوئی اور یہی ثابت ہوا کہ وہ
 خلافت کے یاقوت بیشک کہتے تھے کہ اگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ
 کرام انکی ہاتھ پر بیعت کرتی تو بیشک وہ اسکے لائق تھے لیکن چونکہ سب ہجرین اور انصار کے اتفاق
 خلافت کی تصدیق کے ہاتھ پر واقع ہوئی تو خلیفہ برحق حضرت ابو بکر سو کیونکہ حضرت صلی اللہ
 فرمایا میری امت گمراہی پر اتفاق کرے اور اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ معاویہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا کہتے
 تھے بلکہ لوگوں کو بھی انکے برا کہنے کی ترغیب دیتے تھے اور یہ اذن خطا اجہنادی
 ہے کہ اوہوں نے اپنے خیال میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خطا پر سمجھ رکھا ہوا
 ورنہ اصل میں حق حضرت علی رضی اللہ عنہ کے موافق تھا لیکن مجتہد کو خطا اجہنادی
 میں بھی ایک ثواب ملتا ہے **حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتْمَةَ**
الْقُرْشِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتْمَةَ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ
فَقُلْتُ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ لَهُ خِصَالًا ثَلَاثًا لَا يَكُونُ
يَكُونُ لِي وَاحِدَةً مِنْهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّهُ مَنِّي يَمُزُّكَ
هَارُونَ مِنْ مَوْنِي إِلَّا أَنْ لَا يَنْبِي بَعْدِي وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا عَطِينُ الرَّائِي عَدَا

رَجُلًا يَحِبُّ اللَّهَ وَمَسْئُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولَهُ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ كُنْتُ مَسْئُولًا
 فَعَلَى مَسْئُولِهِ ثُمَّ جَمِعَ خَبْرِي بِكَوْثَرِي بِنِ يُونُسَ بْنِ مُحَمَّدٍ سَوْسِي نَسَنِي كَمَا حَدِيثَ بَيَانِ كِي هَمِ
 الْبُوخْسَانِ نَسَنِي كَمَا حَدِيثَ بَيَانِ كِي هَمِي عَبْدُ اللَّهِ سَلَامُ نَسَنِي رَوَايَتِ كِي سَوْسِي صَبِيْرٍ
 نَسَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ سَعِيْ اَوْسَنِي سَعْدَانِي سَعِيْ كِي مِيْنِ بِيْطَا تَهَا سَوْسُو كُوْنِ حَضْرَتِ عَلِيٍّ رَضِيَ
 طَعْنُ كِيَا مِيْنِي كَمَا مِيْنِي حَضْرَتِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعِيْ سَنَا هِيْ فَرَمَاتِي هُوَ كِي عَلِيٌّ مِيْنِ مِيْنِ خَصْمِيْنِ
 الْبَيْتِ اَوْ مِيْنِ سَعِيْ اَكِيْ كِي حَاصِلِ هُوْنَا مَجْهُوْبٌ تَرْتِي سَرِيْخِ اَوْ نُوْنِ سَعِيْ مِيْنِي حَضْرَتِ صَلَّى اللهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعِيْ سَنَا هِيْ فَرَمَاتِي هُوَ كِي اَوْسُ كَارْتِي مِيْرِيْ نَزْدِيْكَ اِيْسَا هِيْ جِيْسِيْ بَارُوْنِ كَارْتِي مَوْسِيْ
 كِي تَرْدِيْكَ تَهَا كَرَاتَا فَرَقِيْ هِيْ كِي مِيْرِيْ بَعْدِ كُوْنِيْ بِيْزِيْرِيْ نَهِيْنِ هُوْكَ اَوْ مِيْنِي حَضْرَتِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ سَعِيْ سَنَا هِيْ فَرَمَاتِي هُوَ كِي مَقْرَمِيْنِ كُلِّ نَشَانِ دُوْنِكَ اَسْ مَرُوْكَ كِي خُدَا اَوْ رَسُوْلِ كُوْ دُوْسْتِ
 رَكِيْتَا هِيْ اَوْ خُدَا اَوْ رَسُوْلِ اُسْ كُوْ دُوْسْتِ رَكِيْتِي مِيْنِ اَوْ مِيْنِي حَضْرَتِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعِيْ
 سَنَا هِيْ فَرَمَاتِي هُوَ كِي جِيْكَ اِيْنِ وَاَلِيْ اَوْ دُوْسْتِ هُوْنِ اُسْكَ اَلِيْ هِيْ وَاَلِيْ اَوْ دُوْسْتِ رَكِيْتِ
 اَسْحَدِيْتِ مِيْنِ مَوْلِيْ كَا لَفْظَا وَاَقْعِ هُوَا هِيْ يَعْنِي حَضْرَتِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسَنِي فَرَمَا يَسْتِ كِي جِيْسِ كَا
 مِيْنِ مَوْلِيْ هُوْنِ اَوْسْكَ اَلِيْ هِيْ مَوْلِيْ هِيْ اَوْ مَوْجِيْ كِي مَعْنِي وَاَلِيْ اَوْ دُوْسْتِ دُوْلُوْ اَوْ مِيْنِ
 اَوْ اَسْحَدِيْتِ مِيْنِ دُوْلُوْ مَعْنِي لِيْنِيْ دَرَسْتِ هِيْنِ اَسْ اَسْحَدِيْتِ كِي مَعْنِي كِي جَاوِيْنِ كِي جِيْكَ
 مِيْنِ وَاَلِيْ هُوْنِ اَوْسْكَ اَلِيْ هِيْ وَاَلِيْ هِيْ تُوْ يِ هِيْ دَرَسْتِ هِيْنِ اَوْ اَسْحَدِيْتِ مَعْنِي كِي جَاوِيْنِ كِي جِيْكَ
 مِيْنِ دُوْسْتِ هُوْنِ اَوْسْكَ اَلِيْ هِيْ دُوْسْتِ هُوْ تُوْ يِ هِيْ دَرَسْتِ هِيْنِ لِيْ كِيْنِ سَبِيْلِيْ مَعْنِي لِيْنِيْ اَوْ مِيْنِ
 اِيْسِيْ كِي بَرْتَقْدِيْرِيْ ثَمَانِيْ تَخْصِيْصِ كِي كُوْنِيْ وِيْ نَهِيْنِ مَكْرِيْ كِي كَمَا جَاوِيْ كِي مَرَاوِيْ هِيْ كِي جُوْ مَجْهُوْبِ دُوْسْتِ
 رَكِيْتَا هُوْ سَوْسُو عَلِيٍّ رَضِيَ كُوْ يِ دُوْسْتِ رَكِيْتِي وَ اَلِيْ اَعْلَمُ بِالْصَوَابِ حَدِيْثِ اَحْبَرِيْنِيْ رَكِيْتَا
 اَبُوْ يَحْيَى السَّجِسْتَانِيْ قَالَ حَدَّثَنَا نَضْرَبْنِيْ عَلِيٌّ قَالَ اَبْنَا اَعْبُدُ اللهُ مِنْ ذَاوَدَ عَن
 عَبْدِ الْوَاَحِدِيْنِ اَيْمِيْنِ عَن اَبِيْهِ اَنْ سَعْدَانِيْ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 كَاذِبِيْنِ التَّرَايِيْدِيْ رَجُلِيْ يَحِبُّ اللهُ وَرَسُوْلَهُ وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُوْلَهُ يَلْفَحْ عَلَيْكَ يَدِيْ
 نَا سَتَشْرَبْ لَهَا اَصْحَابِيْةً فَذَقْنَا لِيْ عَلِيٍّ تَرْتِي جَمِيْرِيْ سَعْدَانِيْ سَعِيْ رَوَايَتِ هُوَ كِي حَضْرَتِ صَلَّى اللهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسَنِي فَرَمَا يِ كِي مَقْرَمِيْنِ نَشَانِ دُوْنِكَ اَسْ مَرُوْكَ كِي خُدَا اَوْ رَسُوْلِ كُوْ دُوْسْتِ رَكِيْتَا هِيْ اَوْ

خدا اور رسول او سکودوست کہتے ہیں جسکے ہاتھ پر خدا فتح کریگا سو اصحاب نے اسکے لیے کوفین

الرشاد

بند کین یعنی ہر ایک شخص اسکا امیدوار ہو اسو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ نشان علی

کو دیا حل یث حدیثنا احمد بن سلیمان الرضاوی قال حدیثنا عبد اللہ قال انبأنا

ان تخرج

ابن ابی لیلی عن الحکم والمیثقال عن عبد الرحمن بن ابی لیلی عن ابیہ انا قال لعلی

الخمر

وکان یمیر معہ ان الناس قد انکروا منک انک تخرج فی البرد فی البلاء وخرج

لواء

فی الخیر فی الخیر والترب الغلیظ قال اولم یکن معنا یحییبر قال بلی قال فان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث ابابکر وعقد لہ الراية فرجع وبعث عمر

وعقد لہ لواء فرجع بالناس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا عظیم الراية

رجلا یمیت اللہ وسو لہ وحیہ اللہ ورسو لہ کرا لیس یفرار فارسل ابی وانا

ارمد فقلت انی ارمد فنقل فی عینی وقال اللهم اقم ایدی الخیر والبر قال

فما وجدت حرا بعد ذلك ولا بردا ترجمہ الی علیہ رض سے روایت ہے کہ وہ

علی رض کے ساتھ جاتے تھے یعنی سفر میں سوائے حضرت علی رض سے کہا کہ لوگ شجب کرتے ہیں

اپنے اسپر کہ آپ سردی میں پہننے کیڑوں میں نکلے تھو اور گرمی میں رومی کے کیڑوں اور

کیڑوں میں نکلے ہوئے ہے آپ کو سردی لگتی ہے گرمی فرمایا کیا تو جبک خیر میں ہمارے ساتھ

ہیں تھا اوسے کہا کیوں نہیں کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (پہلے) ابوبکر کو نشان

دیکر بھیجا سو وہ پہر آئے اور قلعہ فتح ہوا پہر عمر کو نشان دیکر بھیجا سو وہ بھی لوگوں کے ساتھ

پہر آئے یعنی اور قائم فتح ہوا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقررین نشان دو

اس مرد کو کہ خدا اور رسول کو دوست رکھتا ہے اور خدا اور رسول او سکودوست رکھتے ہیں

بہت حکم کرنے والے بہا گئے والا نہیں سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا

پاس بھیجا اور میری آنکھ میں آئی ہتین یعنی عرض کی کہ میری آنکھ

لب مبارک میری آنکھ پر لگای اور فرمایا یعنی دعا کی کہ ابی اوسکو ایڈ گرمی اور سردی

سولجہ اس دعا کے نہ تو مجھ کو کسی گرمی معلوم ہوئی اور نہ سردی شفا اس حدیث سے بھی ہوتی

علی رض کی کمال فضیلت ثابت ہوئی کہ نہ او کو گرمی لگتی تھی اور نہ سردی اور یہ ایسی فضیلت

کہ انکے سوا کسی کو حاصل نہیں ہوئی حدیث ابنا نا محمد بن علی بن حرب المرزوقی قال
ابنا نا معاذ بن خالد قال ابنا نا الحسین بن واقد عن عبد اللہ بن بریدہ قال سمعت
ابی بریدہ رضی یقول حاصرنا خیبر واخذ اللواء ابو بکر فکم یفتمہ لہ واخذہ من
الغدیر عمر فانصرف ولم یفتمہ لہ واصاب الناس یومئذ شدۃ وجہک فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی دافع لوانی غدا الی رجل یحب اللہ ورسولہ
ویحب اللہ ورسولہ لا یرجع حتی یفتمہ لہ ویتمایطیۃ انفسنا ان الفی غدا فلما
اصبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی الغداء ثم قام قائما ودعا باللواء و
الناس علی مصافحہ فمامنا انسان لہ منزلة عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم لہ وهو یرجو ان یرجع صاحب اللواء فدعا علی بن ابی طالب وهو امرہ
فتقل فی عینیہ ومسح عنہ ودفع الی اللواء وفتح اللہ علیہ وقال انا فیمن تطاول
لہا ترجمہ بریدہ رضی سے روایت ہو کہ ہم نے خیبر کو گھیرا اور ابو بکر رضی نے نشان لیا سو انکے ہاتھ
پر فتح نہ ہوئی سو لگے دن عمر رضی نے نشان لیا سو پھر اور انکے ہاتھ پر بھی فتح نہ ہوئی اور اوس دن لوگوں
کو نہایت تکلیف پہنچی سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقررین کل نشان دوں گا اور
مرد کو کہ خدا اور رسول کو دوست رکھتا ہے اور خدا اور رسول اوس کو دوست رکھتے ہیں نہ پھر گیا
یہاں تک کہ اسکے ہاتھ پر خدا فتح کر گیا سو ہم نے خوشی سے رات کاٹی کہ کل فتح ہوگی اور جب صبح ہوئے
تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز پڑھی پھر کھڑے ہوئے اور نشان منگایا اور لوگ اپنی
صفوں میں بیٹھے تو سو ہم میں سے کوئی ایسا آدمی نہ تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک
اوس کا کچھ مرتبہ ہو مگر کہ امیدوار تھا کہ اوس کو نشان ملے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی
کو بلایا اور انکی آنکھیں میں آبی بتین سولب مبارک انکی آنکھ پر لگائی اور مسح کیا اور انکو نشان دیا اور
خدا نے انکے ہاتھ پر فتح دی ہر یہ حدیث کو راوی نے کہا کہ میں بھی ان لوگوں میں سے تھا جو نشان کے
اسیدوار تھے حدیث ابنا نا محمد بن بشیر بن عبد اللہ البصری قال حدثنا محمد
بن جعفر قال حدثنا عوف عن مہمون ابی عبد اللہ ان عبد اللہ بن بریدہ
حدثنا عن ابیہ بریدہ الا سلمی قال لکما کان خیبر برز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

النواء

دفاع و اخبرنا فیمن تطاول لہا

كَحَضْرَةِ اَهْلِ خَيْبَرَ اعطى رسول الله صلى الله عليه وسلم اللوائم فنهض معه من نهم من اهل
 بين الناس فلقوا اهل خيبر فانبشفت عمار واحبابه فرجعوا الى رسول الله صلى الله
 عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا اعطين اللوائم رجلا يحب الله ورسوله
 ويحبه الله ورسوله فلما كان من الغد تبادل ابو بكر وعمر قد عا عليا وهو
 اريدا فنقل في عينيه ونهض معا من الناس من نهض فنق اهل خيبر فاذا
 من حب ينجز وهو يقول قد علمت خيبر اني مرحب + شاكي السلاح بطل
 مجرب + اطعن احبانا وجينا اضرب + اذ الليوث اقبلت تلهب + فاختلقت
 هو وعلى ضربتين فضربه على شامته حتى عصف الشيف منها البيض و
 انتهى راسه وسمع اهل العسكر صوت ضربته فماتت اهل الناس مع علي
 حتى فتح الله له ولحم ترجمه برديه اسلمى من روايت بركه جب جنگ خيبر و التوت
 صل الله عليه وسلم اهل خيبر باس اترے اور عمر رضہ کونشان دیا اور کچھ لوگ اُنکے ساتھ کہڑے ہوئے
 یعنی واسطے راہی کے سوا اہل خيبر سے ملے سو حضرت عمر رضہ اور اُنکے ساتھی ظاہر ہوئے یعنی پھیر
 اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف پھرتے سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ
 میں دیکھتا ہوں اس مرد کو کہ خدا اور رسول کو دوست رکھتا ہے اور خدا اور رسول کو
 دوست رکھتے ہیں سو جب گلا دن ہوا تو حضرت ابو بکر اور عمر رضہ نے جلدی کی یعنی حضرت
 صلے اللہ علیہ وسلم باس آئے اس امید سے کہ انکو نشان ملے سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے علی رضہ کو
 بلایا اور اُنکی آنکھیں دکھتی تھیں سولب مبارک اُنکی آنکھ پر لگائی اور کچھ لوگ اُنکے ساتھ کہڑے
 ہوئے اور اہل خيبر سے مقابلہ کیا پس اچانک انہیں مرحب (ایک پہلوان کا نام ہے کہ خيبر
 رہتا تھا) کہ اپنی شجاعت کے شعر پڑھتا تھا اور کہتا کہ خيبر والے جانتے ہیں کہ میں مرحب
 یعنی مجھ کو سب جانتے ہیں پینے والا ہتھیار راہی کے اور پہلوان تھوڑے
 مارتا ہوں اور کہی تلوار مارتا ہوں جبکہ شیر جوش سے میرے سامنے آئے ہیں مرحب
 اور علی رضہ آپس میں لڑنے لگے سو حضرت علی رضہ نے اوسکو سر پھوڑا مارا یہاں تک کہ تلوار
 خود کاٹ کر اُسکے سر پر پونچے اور لشکر کے اسکی آواز سنی پس پھلے لوگ صحیحہ البياض

ابھی علی رضی اللہ عنہ سے پہلے ہی کہہ چکے تھے کہ خدا نے حضرت علیؑ کو فتح دی ہے صحیح مسلم میں ہے کہ جب
 مرجئیہ شہر پر پہنچے تو اس وقت حضرت علیؑ نے اس کے مقابلے میں یہ شعر پڑھا ہے انا الذي
 سمعتني ابي حنيفة ۴ کلیت غابات کر یہ المنظرۃ یعنی میں وہ ہوں کہ میری ماں
 میرا نام حیدر رکھا کہ جنگل کے پتھر کی طرح میری شکل بیت ناک ہے۔ اور ایک روایت میں آتا ہے
 زیادہ آیت ہے کہ جنگ خیبر کے دن حضرت علیؑ کی ڈال ٹوٹ گئی تو حضرت علیؑ نے کہا
 کے بدلے دو واڑہ کا ایک کواڑ ماہتم میں لیا اور اس سے لڑے یہی بات کہ خدا تعالیٰ نے
 فتح دی ہے وہ کواڑ پھینک دیا راوی کہتا ہے کہ اس کے بعد تم اہل اہم اہم اہم اسکولٹ نہ سکتے تھے
 کہ اس کو اٹھا سکیں اس حدیث سے حضرت علیؑ کی کہاں شجاعت ثابت ہوئی حدیث
 انبانا قتیبہ بن سعید قال حدثنا يعقوب بن عبد الرحمن الزهري عن ابي حنيفة
 قال اخبرني سهل بن سعد رضى الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يوم خيبر
 لا اعطين هذه الراية غدا رجلا يفتح الله عليه يفتح الله له ورسوله وخيبره الله
 رسوله فلما أصبح الناس غدا وعلى رسول الله صلى الله عليه وسلم كلهم حين
 ان يعطى فقال ابن علي بن ابي طالب فقالوا يا رسول الله يشكك عينيه قال فاسد
 اليوفائي به فبصق رسول الله صلى الله عليه وسلم في عينيه ودعا له فبرأ كان
 كما كان به وسجع فاعطاه الراية فقال علي يا رسول الله اقاتلهم حتى يكونوا مثلنا
 فقال اخذ علي رسلك حتى تنزل بساحتهم ثم ادعهم الى الاسلام واخبرهم
 بما يجب عليهم من حق الله تعالى فوالله ان يهدي الله بك رجلا واحدا
 خير لك من حمر النعم ترجمہ سهل بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 نے جنگ خیبر کے دن فرمایا کہ البتہ میں کل یہ نشان دوں گا اس مرد کو اس کے ہاتھ پر خدا فتح کرے گا۔
 وہ خدا اور رسول کو دوست رکھتا ہے اور خدا اور رسول اس کو دوست رکھتے ہیں سو جب
 ہوئی تو لوگ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر ایک شخص امیدوار تھا کہ اس کو نشان
 ملے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علیؑ انہ کہان میں لوگوں کی عرض کی کہ یا حضرت
 انکی آنکھ میں آنکھ میں فرمایا کسی کو اس کے پاس پہنچو سو وہ لائے مگر سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

ابن ابي حنيفة

الفتح

اب مبارک انکی آنکھ پر لگائی اور اسکے لیے دعا کی پس تندرست ہو کر علیؑ آگے بڑھ کر آیا
 دیا کہ نہ تھا انکو کچھ درو یعنی گویا کہ یہی اسی نہ تین سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو نشان دیا
 سو علیؑ نے کہا کہ یا حضرت لڑوں میں اُسے یہاں تک کہ ہوں وہ مانند ہماری یعنی مسلمان ہوں
 حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا ہا اور گزرا اپنی نرمی پر یعنی اہستہ اہستہ سے یہاں تک کہ اُسکو
 تو انکی زمین میں پہرے لگا انکو شرف اسلام کی یعنی اول اور خبر دیا انکو ساتھ انچیر کے کراہت سے
 بفرق خدا سے اسلام میں ہیں اگر انکا کہیں اسلام سے تو طلب کر لے جسے ہرگز نہ والا اور اُسے
 یہاں تک کہ مسلمان ہوں حقیقۃً یا حکماً یعنی جزیہ دینا قبول کریں پس قسم خدا کی یہ کہ ہر امت کو
 خدا و تعالیٰ بسبب تیرے ایک مرد کو بہتر ہے اس سے کہ ہوں تیرے لیے چار پائے اور ادرنظا ہر

ذکر اختلاف القاطن الثاقبین بخیر الی ہریرۃ فی ذلک

اس باب میں الی ہریرہ کی حدیث کی طریق پر آئی ہے حدیث یث ابنا ابو الحسن
 احمد بن سلیمان الرھاوی قال سنا لنا یعلی بن عبید قال حدنا زید بن کسان عن
 ابی حازیم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا دفعن الزائری
 یوم الی رجل یشی اللہ ورسولہ وحبیبہ اللہ ورسولہ فتناول کھا القوم فقال
 علی بن ابی طالب فقالوا ایشکی عینہ قال فبرق بنی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکفیک
 وسمیہ بہا عینی علی ودفعن الیہ الزائری ففتم اللہ تعالیٰ علی یدیکہ ترجمہ الی ہریرہ
 روایت ہو کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ میں آج نشان دوں گا اُس مرد کو کہ خدا اور رسول
 کو دوست کہتا ہو اور خدا اور رسول اُسکو دوست رکھتے ہوں سو لوگوں نے اسکے لیے ہاتھ دراز کیے
 حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علیؑ یہ کہان ہوں لوگوں نے عرض کی کہ انکی آنکھیں آج تھری
 سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی دو نوشتیلیوں میں تھوکا اور علیؑ رضی اللہ عنہما کے
 انکو نشان دیا سو خدا نے انکے ہاتھ پر فتح کیا یعنی خیر کوفت یہ حدیث الی ہریرہ سے
 نے روایت کی ہے۔ حدیث ابنا قتیبہ بن سعید قال اخبرنا یعقوب بن
 سہیل عن ابیہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم حیدر
 لا عظیم ہذہ الزائری رجلاً یشی اللہ ورسولہ وحبیبہ اللہ ورسولہ یفتم اللہ علیہ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْخَطَّابِ مَا أَحْبَبْتُ الْإِمَارَةَ إِلَّا يَوْمَئِذٍ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا وَقَالَ امْسُ وَلَا تَلْتَفِتْ حَتَّى يَفْتَحَ اللَّهُ عَلَيْكَ فَسَارِعِينَ ثُمَّ وَقَفَ فَصَرَخَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَى مَاذَا أَقَاتِلُ النَّاسَ قَالَ قَاتِلْهُمْ حَتَّى يَشْهَدُوا وَإِنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَإِنَّ مُحَمَّدًا أَرْسُولُ اللَّهِ فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ فَقَدْ مَنَعُوا مِنْكَ دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ لَا يَجْحِقُهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ *ترجمہ الی ہریرہ سے*
 روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خیبر کے دن فرمایا کہ البتہ میں یہ نشان دوزنگا اس مرد کو کہ خدا اور رسول کو دوست رکھتا ہے اور خدا اور رسول کو دوست رکھتے ہیں اسکے ہاتھ پر خدا فتح کریگا حضرت عمرؓ نے کہا کہ میں نے حکومت نہیں چاہی مگر اس دن سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؓ کو بلایا اور اسکو نشان دیا اور فرمایا جا اور نہ پہر یہاں تک کہ خدا تجھکو فتح دے سو حضرت علیؓ چلے پہر کہڑے ہوئے اور پکارا کہ یا حضرت کس چیز پر لڑوں فرمایا لڑاؤ نئے یہاں تک کہ گواہی دے اسکی کہ خدا کے سوا کوئی لائق عبادت کے نہیں اور مقرر محمدؐ اللہ کے رسول ہیں سو جیب و نہون یہ گلہ تو اپنا جان مال تجھے بچا یا اگر دین کی حق تلفی کا بدلہ ہے اور انکا حساب خدا کے ذمے یہ خوف یعنی جیب دنی مسلمان ہو اور گلہ پڑتا تو اسکا جان مال لینا حرام ہے لیکن اگر ناحق خون کریگا تو اس کے بدلے مارا جاویگا اور اگر وہ خوف سے ظاہر میں مسلمان ہوا اور دل میں کافر بنا تو اس کا حساب کریگا دلون کے حال دریافت کرنے کا حاکم کو حکم نہیں اور یہ حدیث الی ہریرہ سے الی صالح نے روایت کی ہے **حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَسَاكٍ عَنْ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَطِينُ الرَّايَةِ عَدَا رَحْلًا يَحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ يُفْتَحُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَقَالَ عُمَرُ فَمَا أَجَبْتُ الْإِمَارَةَ قَطُّ إِلَّا يَوْمَئِذٍ قَالَ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا فَدَعَا عَلِيًّا فَبَعَثَهُ ثُمَّ قَالَ أَذْهَبُ فَقَاتِلْ حَتَّى يَفْتَحَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَلَا تَلْتَفِتْ قَالَ فَمَشَى مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ وَقَفَ وَكَمْ بَلَّيْتُ فَقَالَ عَلَى مَاذَا أَقَاتِلُ النَّاسَ قَالَ قَاتِلْهُمْ حَتَّى يَشْهَدُوا وَإِنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَإِنَّ مُحَمَّدًا أَرْسُولُ اللَّهِ فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ فَقَدْ مَنَعُوا دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ لَا يَجْحِقُهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ *ترجمہ الی ہریرہ سے* روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

ما مال فضل ہوگا تو اسکی مال با مال کا

تاسرنا

انہا حساب خدا کے ذمہ ہے **ف** حدیث بھی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما سے ابی صالح نے روایت کی ہے
 لیکن **ع** حضرت عمار بن یاسر سے یعقوب نے روایت کی ہے اور دوسرے میں سے جریر نے روایت
 کی اور تیسرے میں سے ابی ہریرہ سے روایت کی **ذکر خبر عمران بن حصین**
رضی اللہ عنہما سے عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت آئی ہے **حدیث**
ابن ابی عمیر بن عبد العظیم العنبری قال حدثنا عمر بن عبد الوہاب قال
 حدثنا عمر بن مسلم عن ابیہ عن منصور بن زبیر عن عمر بن حصین
 ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عظیم الرأیة رجل یحب اللہ ورسولہ
 ان قال یحبہ اللہ ورسولہ فدعا علیا و هو امرئ مد ففتح اللہ علی یدیه ثم رمہ
 عمران بن حصین سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ سے شاکہ دونوں
 اس مرد کو کہتا ہے اور رسول کو دوست کہتا ہے یا فرمایا کہ خدا اور رسول اور کو دوست کہتا ہے
 سو علی نے کو بولا اور انکی آنکھیں اُمی تھیں سو خدا نے انکے ہاتھ پر فتح دی **ذکر خبر**
الحسن بن علی رضی اللہ عنہما عنہما عن ابیہ صلی اللہ علیہ وسلم
فی ذلک وان جبرئیل یقاتل عن یمنہ ومیکائیل عن یسارہ
 یعنی حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے اس باب میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کی
 ہے اور اس باب میں کہ جبرائیل انکی داہنی طرف لڑتے تھے اور میکائیل انکے بائیں طرف
حدثنا اسحاق بن ابراہیم بن راہویہ بن راہویہ قال حدثنا النضر بن شمیل قال حدثنا
یونس بن ابی اسحاق عن ہبیرة بن مریم قال خرج الینا الحسن بن علی سلام
اللہ علیہما وعلیہ عمامة سوداء فقال لقد کان فیکم بالأمس رجل ما سبقہ
الاولون ولا یدرکہ الاخرن وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عظیم
الرأیة من رجل یحب اللہ ورسولہ وحبہ اللہ ورسولہ ویقاتل جبرئیل عن
یمنہ ومیکائیل عن یسارہ ثم قال لا یودی بئنی رأیة حتی یفتح اللہ تعالی علیہ
ما نزلک دینا وکلا درہما الا سبع مائة درہما اخذ ما عبالہ من عطاء کان
اراد ان یتباع بها فادما یا فہرہ ثم ہبیرة بن مریم سے روایت ہے کہ حسن بن علی

ت
 لا یورد
 من
 تسع مائة

ہماری طرف نکلے اور اپنی سیاہ عامر تہا سو کہا کہ کل تم سے پہلے ایک مرد تھا کہ نہ پہچانے اور نہ
 بڑے اور نہ چھپے اسکو پاؤنگے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البیہرین نشان ہے
 اس مرد کو کہ خدا اور رسول کو دوست رکھتا ہے اور خدا اور رسول اسکو دوست رکھتے ہیں اور
 جبرئیل اسکے واسطے آئے ہیں اور میکائیل اسکے بائیں پہر فرمایا کہ نہ پہرے گا پہرے گا نہ کھائے
 ہاتھ پر فیم کرے گا نہ اوستے کوئی دینار چھوڑے اور نہ درسم کرے سات سو درسم کہ اسکے عیال ہوتے
 یہاں تھا حضرت علی رضی کی بخشش سے کہ ارادہ کیا تھا یہ کہ خریدیں ساتھ اسکے خادم ہوتے
 اہل اپنے کہ ذکر قول لنبی صلی اللہ علیہ وسلم لعن اللہ
 عز وجل لا یخزیہ ابدًا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کا بیان ہے
 خدا تعالیٰ نے نبی رضی کو بھی حوازی کر گیا حدیث ابن ماجہ بن ماجہ قال سئل عن
 یحییٰ بن سلیم قال حدثننا عمر بن مہمون قال حدثننا الوضاع وھو اب
 عوانہ قال حدثننا یحییٰ بن عوف قال انی لجالس الی ابن العباس رضی اللہ
 عنہما فانہما یتسعہ رھطہ فقالوا ایما ان تقوم معنا وامان تخلون بلسانکم
 ہو یومئذین صحیحہ قبل ان یعمی قال انما اقیوم معکم فیما توادوا اور ما
 قالوا فجاء وهو یفرض نوبہ یقول ان وقت یقفون فی مجلس کہ عید
 فی عورانی رجل قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یمنن رجل یحب
 اللہ ورسولہ وحبیبہ اللہ ورسولہ لا یخزیہ اللہ ابدًا افا شرف من اشرف
 فقال ابن علی قیل ہو فی الریح یطحن قال وما کان احدکم لیطحن من قیل
 فدعاہ وھو ارمک ما کان ان یبصر ففنت فی عینہ ثم ہذا الزمان فکلف
 فدعا الیہ فجاء بصیفیۃ بنت حیوی وبعث ابا بکر بسورۃ العنکبوت
 علیا خلفہ فاخذ ہامینہ وقال لا ینکحک یصا الا لکملہ وکملہ
 واکامینہ وکدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یمنن الناس وکملہ
 فی ما طمنہ فما علیہم ثوبًا فقال اللہم مثلہ لکراھل بیوی وخالصتی فاکملہ
 عنہم الرجس وکملہم تطہیرا وکان اول من اسلم من الناس بعد

تَعَالَتْ إِنَّ أَنْتَ قُلْتَنَ غُفْرَانَكَ مَعَّكَ أَنْتَ مَعْفُورٌ لَكَ تَقُولُ يَا إِلَهَ الْأَلْبَابِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ
 عَظِيمِ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
 ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے تم کو
 جیسے کلمے نہ بتلاؤں کہ اگر تو انکو کہے تو تیری مغفرت ہو جاوے۔ اسے اس حدیث کی تفسیر ہے کہ
 یہ تو لا الہ الا اللہ یعنی ہمیں لائق بندگی کے کوئی سوا جو خدا کے حکیم اور کریم ہے نہیں
 دیکھتا لائق بندگی کے سوا جو خدا کے کہ بلند اور بزرگ ہے پاک ہے اور سب سے بڑا ہے اس لئے اس کا
 بڑے تخت کا سب سے اعلیٰ واسطے اللہ کے اور جو سب سے بڑا ہے اس لئے اس کا سب سے اعلیٰ
 سے علی بن صالح سے روایت کی جو حدیث میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ
 قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَرْثَدَةَ
 عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَيْلٍ عَنْ عَلِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ كَلِمَاتُ الشَّرْحِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 الْعَظِيمُ الْعَظِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ
 الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کلمہ
 کہے یہین لا الہ الا اللہ یعنی ہمیں کوئی لائق بندگی کے سوا جو خدا کے کہ بلند اور بزرگ
 نہیں کوئی لائق بندگی کے سوا جو خدا کے کہ حکیم اور کریم ہے پاک ہے اور سب سے بڑا ہے اس لئے اس کا
 اور رب بڑے تخت کا سب سے عزیز ہے اور جو صاحب سارے جہان کا ذکر کلمہ است
 الْفَرَجِ لِعَلِيٍّ زَيْدِ طَالِبِ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیکھا
 کے کلمے فرمانے کا بیان حدیث میں ہے کہ ابان بن احمد بن عثمان قال حدیثنا خالد بن
 مخلد قال حدیثنا علی بن ہو بن صالح بن حنی عن ابن عباس عن عبد اللہ بن عمر
 ابن مرقہ عن عبد اللہ بن صالح عن سلمة عن علی رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 سَأَلَ قَالَ يَا عَلِيُّ الْإِلَهِاتُ كَلِمَاتٌ إِذَا أَنْتَ قُلْتَنَ غُفْرَانَكَ مَعَّكَ أَنْتَ مَعْفُورٌ لَكَ تَقُولُ
 مِثْلَ زَيْدِ الْبَحْرِ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ
 الْعَالَمِينَ ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے
 علی کیا میں تم کو وہ کلمے نہ سکھاؤں کہ جب انکو پڑھے تو تیرے گناہ بخشے جائیں اور تم کو

مانند چہاگہ دریا کی لینے اگرچہ ہیشمار ہوں فرمایا سبحان اللہ رب السموات السبع ورب العرش
العظیم الحمد للہ رب العالمین اور معنی اسکے وہی ہیں جو اوپر گزرسکے حل یتنا انبانا
احمد ابن عثمان ابن حکیم قال حدثنا عثمان قال حدثنا سیرابیل قال حدثنا ابی
اسحاق عن عبد الرحمن بن ابی لیلی عن علی رضی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو
یعنی یہ حدیث بخالد بن محمد حضرت علی سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا مثل اسکے یعنی مانند حدیث خالد کی کہ مذکور ہوئی حدیث یتنا انبانا علی بن عبد
المکین قال حدثنا خلف بن ہشام قال حدثنا سیرابیل قال حدثنا ابی اسحاق
عن عبد الرحمن بن ابی لیلی عن علی رضی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آہ
اعلمت کلمات اذا ذللتن عرفت لکن علی انہ مغفور لک لا الہ الا اللہ العلی العظیم
لا الہ الا اللہ العظیم الکریم سبحان اللہ رب العرش العظیم الحمد للہ رب العالمین
ترجمہ علی رضی روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں تمہکو وہ کلمے بتاؤں
کہ جب تو انکو کہے تو تیری مغفرت ہو جاوے اور جو دیکھ تیری مغفرت ہو چکی ہے (وہ کلمے ہیں
ہمیں کوئی لائق بندگی کے سوا اور خدا کے کہ بلند اور بزرگ ہو ہمیں کوئی لائق بندگی کے
سوا اور خدا کے کہ علیم اور کریم ہے پاک ہو رب تخت بڑو کا سبحان اللہ کو ہے جو صاحب
سارے جہان کا حکم یتنا انبانا الحسن بن حرث قال انبانا الفضل بن موسی
عن الحسن بن واقد عن ابی اسحاق عن الحدیث عن علی رضی قال قال النبی صلی
اللہ علیہ وسلم الا اعلمکم دعاء اذا دعوت بہ عفر لک وکان مغفور لک
قلت بلی قال لا الہ الا اللہ العظیم لا الہ الا اللہ العظیم الکریم سبحان رب
السموات السبع رب العرش العظیم قال ابو عبد الرحمن و ابو اسحاق لم یسمرا
الحديث الا اربع احادیث لیس ہذا امثالہا واما اخرجناہم لخالفة الحسن بن واقد
و لا یسیر ابی بن علی بن صالح و الحارث الاعور لیس بذلک فی الحدیث و عام
ابن حمزہ اصغر منہ ترجمہ علی سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں
تمہکو وہ دعا بتاؤں کہ جب اسکے ساتھ دعا کرے تو تیری مغفرت ہو جاوے حال تمہارے

حدیث ابی اسحاق عن عبد الرحمن بن ابی لیلی عن علی رضی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

لا الہ الا اللہ سبحان رب العرش العظیم

معفرت ہو چکی ہے یعنی کہا کیوں نہیں فرمایا وہ وعایہ۔ ہے کہ نہیں کوئی لائق بندگی کے سوا
 خدا کے کہ بند اور بزرگ ہو نہیں کوئی لائق بندگی کے سوا و خدا کے کہ علیم اور کریم ہے کہ
 ہے رب ساتون آسمان کا اور رب تحت بڑے کا امام نسائی نے کہا کہ ابو اسحاق نے عمارت
 سے کچھ نہیں سنا مگر چار حدیثیں اور یہ حدیث امین سے نہیں اور سوا اس کے نہیں کہ روایت
 کی ہے یہ حدیث واسطے مخالفت حسین بن واقد اور اسرائیل اور علی بن صالح کی اور
 عمارت انور حدیث میں بہتر نہیں اور عاصم بن خمرہ اعور سے زیادہ مستحب ہے۔ ذہن
قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ آمَنَ اللَّهُ قَلْبِي بِالْإِيمَانِ
 یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کا بیان کہ خدا نے علیؑ کے دل کی زنا
 کی ساتھ ایمان کے حال میں انا ابو جعفر محمد بن عبد الباریک المغزنی
 قَالَ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ مَسْعُودِ بْنِ رَبِيعٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ
 قَالَ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَسُ بْنُ قُرَيْشٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي جَاهِلٌ
 وَحَلْفَاءُكَ وَإِنَّ أَنَسًا مِنْ حَمِيْدٍ نَأْفَدُ أَنْتَكَ لَيْسَ فِيهِمْ رَغْبَةٌ فِي الدِّينِ
 وَلَا رَغْبَةٌ فِي الْفِقْهِ إِنَّمَا فَرَّقُوا مِنْ مَبَايِعَتِنَا وَأَمْوَالِنَا وَأَسْرَدَدِنَا
 إِلَيْنَا فَقَالَ لَا بِي بَكْرٍ مَا تَقُولُ فَقَالَ صَدَقُوا إِنِّي جَاهِلٌ وَإِنِّي جَاهِلٌ فَتَخَيَّرَ
 وَجْهَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِعُمَرَ مَا تَقُولُ فَقَالَ مَدَّ قَوْلَ الرَّجُلِ
 كَيْبَرَانِكَ وَحَلْفَاءُكَ فَتَغَيَّرَ وَجْهَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا مَعْشَرَ
 قُرَيْشٍ وَاللَّهِ لَيَبْعَثَنَّ اللَّهُ عَلَيْكُمْ رَجُلًا مِنْكُمْ قَدْ آمَنَ اللَّهُ قَلْبِي بِالْإِيمَانِ
 عَلَى الدِّينِ أَوْ يَخْرِبُ بَعْضَكُمْ قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَكَانَ
 الَّذِي يَخْصِبُ الْعَمَلُ وَكَانَ أَعْطَى عَلِيًّا نَعْلَهُ يَخْصِبُهَا ثُمَّ جَاءَهُ
 روایت ہو کہ کچھ لوگ قریش کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور کہا کہ
 ہمارے ہم سے تم میں اور ہمارے کچھ غلام تیرے پاس جاگے اور میں کہہ دو کہ وہ لوگوں کی کچھ رعیت
 اور نہ علم کی بلکہ وہ صرف ہماری زمین اور مال کی خدمت کو بلکہ زمین چینی تاکہ خدمت اور محنت
 سوا کچھ ہمارے طرف نہیں کیجیے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جواب فرمایا کہ تم اس

ایسی حدیثیں
 میں نہیں
 ہیں کہ
 صحیح
 ہیں

معاملہ میں کیا کہتے ہو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سچ کہتے ہیں کہ وہ بیشک آپ کے ہمسایہ اور ہم قسم ہیں
 سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ متغیر ہوا یعنی آپ سخت ناراض ہوئے پھر عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا
 کہ تم کیا کہتے ہو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سچ کہتے ہیں کہ وہ بیشک آپ کے ہمسایہ اور ہم قسم ہیں سو آپ
 اس سے بھی ناراض ہوئے پھر فرمایا اسے گروہ قریش کے قسم خدا کی مقرر میں بلجوں گا تم
 پر ایک مرد کو تم میں سے کہ اسٹحان کیا ہے اللہ نے اس کے دل کو ساتھ ایمان کے کہ اللہ تبارک
 و تعالیٰ نے فرمایا یہ لگا بعض تمہارے کو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت وہ میں فرمایا نہیں عمر رضی
 اللہ عنہ نے کہا کہ وہ میں ہوں فرمایا نہیں لیکن وہ شخص وہ ہے کہ جو تالی سیتا ہے اور حضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم نے اپنا جوتا پینے کے لیے علی رضی اللہ عنہ کو دیا تھا وہ اس حدیث سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بڑی
 فضیلت ہوئی کہ خدا نے ان کے دل کے ایمان کے ساتھ آزمائش کی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ہوتا
 نہیں پتہ نہیں ذکر قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ
 سیمدنی قلبک و یثبت لسانک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث
 کا بیان کہ خدا تیرے دل کو ہدایت کریگا اور تیری زبان کو ثابت رکھے گا یعنی علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا
 حدیث ابن ابی جعفر عن عمر بن عبد العزیز قال حدثنی یحییٰ قال
 حدثنا الاعمش قال حدثنا عمرو بن مرة عن ابی الخضر عن علی رضی اللہ عنہ قال لیس فی
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمین و انساب حدیث العین قال ان اللہ
 سیمدنی قلبک و یثبت لسانک فمما شکک فی قصائد بین اثبتین ترجمہ حضرت علی رضی
 اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یمن کی طرف بھیجا اور میں جوان نو عمر تھا
 سر پٹے عرض کی کہ یا حضرت آپ مجھ کو ان لوگوں کی طرف بھیجے ہیں کہ انہیں بوڑھے صاحب
 عقل ہونگے اور میں جوان نو عمر ہوں یعنی میں انہیں کس طرح حکم کروں گا ایسا نہ ہو کہ مجھے خطا
 ہو جاوے فرمایا مقرر خدا تیرے دل کو ہدایت کریگا یعنی حق تیرے دل میں ڈالے گا اور
 تیری زبان کو ثابت رکھے گا کہ کسی بات میں لغزش نہ کرے اور بھول چوک سے محفوظ رہے علی رضی
 اللہ عنہ نے کہا کہ مجھ کو کبھی کسی دو آدمی کے جھگڑے میں شک نہیں ہوا جو فیصلہ کیا سو حق کیا۔
 ذکر اختلاف الناقلین اھذا الخبر یعنی حدیث کی طریق سوائی

قال ما شکک فی حدیث افضی بین اثبتین

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتْمٍ الْمُرُزِيُّ قَالَ أَخْبَانَا عَيْسَى بْنُ الْأَعْمَشِ عَنْ
 عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِضَةَ قَالَ قَالَ يَعْثَبُنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
 وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ فَقُلْتُ إِنَّكَ تَبْعُنِي إِلَى قَوْمِ اسْنِ مِثْقَى فَكَيْفَ الْقَضَاءُ فِيهِمْ فَقَالَ
 إِنَّ اللَّهَ سَيُشْهِدُنِي قَلْبِكَ وَيُبَيِّنُ لِسَانُكَ قَالَ فَمَا لَعَابِيَّتُ فِي حُكْمِهِ بَعْدَ تَرْجَمِهِ
 حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یمن کی طرف بھیجا سو میں نے
 عرض کی کہ آپ مجھ کو ان لوگوں کی طرف بھیجتے ہیں کہ وہ مجھ سے بڑی عمر والے ہیں سو میں انہیں
 کس طرح حکم کروں گا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تیرے دل کو ہدایت کریگا اور تیری زبان
 کو ثابت رکھے گا علی رضی اللہ عنہ نے کہا سو میں کہی کسی حکم نہیں ہے کہ حدیث ابنا نا محمد بن
 المثنی قال حدثنا ابو جویبة قال حدثنا الاعمش عن عمرو بن مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ
 عَنِ عَلِيِّ بْنِ رِضَةَ قَالَ قَالَ يَعْثَبُنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ لِقَضَائِهِمْ
 بَيْنَهُمْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا عِلْمَ لِي بِالْقَضَاءِ فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى صَدْرِي
 وَقَالَ اللَّهُمَّ اهْدِ قَلْبَهُ وَسَدِّدْ لِسَانَهُ فَمَا شَكَّكَ فِي قَضَائِهِ بَيْنَ اثْنَيْنِ حَتَّى
 جَلَسْتُ فَجَلَسْتُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَرَوَى هَذَا الْحَدِيثُ شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو
 ابْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ عَدِيًّا وَأَبِي الْبَخْتَرِيَّ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ
 عَلِيِّ هَذَا تَرْجَمَهُ عَلِيُّ بْنُ رِضَةَ رَوَى عَنْهُ هَذَا الْحَدِيثُ صَحِيحًا
 یہیجا تاکہ میں انہیں حکم کروں سو میں نے عرض کی یا حضرت مجھ کو عدالت کرنے کا علم نہیں
 سو آپ نے اپنا ہاتھ میرے سینے میں مارا اور دعا کی کہ الہی اسکے دل کو ہدایت کر اور
 اسکی زبان کو قائم رکھ سو مجھ کو بھی کسی جگہ سے میں شک نہیں ہوا یہاں تک کہ میں اپنے
 جگہ میں بیٹھا۔ امام نسائی نے کہا کہ یہ حدیث شعبہ نے عمرو بن مرثدہ سے روایت کی ہے
 اس نے ابی البختری سے اس نے کہا خبر دی مجھ کو جس نے علی رضی اللہ عنہ سے سنا اور اس نے
 یہ حدیث علی رضی اللہ عنہ سے نہیں سنی حدیث ابنا نا محمد بن
 قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ يَمَالِكِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَنْشَلٍ
 الْمُعَمَّرِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِضَةَ قَالَ قَالَ يَعْثَبُنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ لِقَضَائِهِمْ

شعبہ

أَنَا شَابِكٌ نَقَلْتُ بِإِسْمِ رَسُولِ اللَّهِ تَبَعْتَنِي وَأَنَا شَابِكٌ إِلَى قَوْمِ ذَوِي أَسْنَانٍ لَا قِضِي بَيْنَهُمْ
وَلَا عَلَيْهِمْ بِالْقَضَاءِ فَوَضَعُ يَدَهُ عَلَى صَدْرِي ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ سَيَهْدِي قَلْبَكَ وَ
يُنَبِّئُ لِسَانَكَ يَا عَلِيُّ إِذَا حَلَسَ إِلَيْكَ الْخَضَمَانُ فَلَا تَقْضِي بَيْنَهُمَا حَتَّى تَسْمَعَ
مِنْ الْأَخْرَجِ كَمَا تَسْمَعُ مِنَ الْأَوْلَى فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ تَبَيَّنَ لَكَ الْقَضَاءُ

نہ
سہجیت
تبدلی

فَالْعَلِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَمَا أَشْكَلَ عَلَيَّ فَقَضَاءُ بَعْدُ ثُمَّ حَمَمَ عَلِيُّ رِزْسًا رَوَيْتُ هُوَ كَمَا
عَنْتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى مَجْهُوًّا هَلْ مِينِ كِي طَرَفٍ بِهِيَ أَوْ مِينِ نَوْجَانٍ تَهَا سَوْ مِينِ
عَرْضِ كِي كَمَا عَضَّتْ أَيْ مَجْهُوًّا بِهِيَ هِينِ أَوْ مِينِ نَوْجَانٍ هِينِ أَنْ لَوْ كُونِ كِي طَرَفٍ كَرُوهُ
بُرْمِي عَمْرُو لَمْ هِينِ تَا كَمَا مِينِ أُنْمِينِ فَدَالَتْ كَرُونِ أَوْ مَجْهُوًّا دَالَتْ كَرُونِ كَمَا عَمْرُو هِينِ سَوْ حَضْرَتِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى أَيْ مَا تَهْمِيرِ سَيَنْعَى بِرُكْبَاهِ بِرُكْبَاهِ كَمَا مَقْرَرٌ خَدَّ بِرُكْبَاهِ وَدَلَّ كَرُونِ
كِرْكَا أَوْ تِيرِي زَبَانِ كَرُونِ تَا كَمَا مِينِ كَرُونِ كَمَا مِينِ كَرُونِ كَمَا مِينِ كَرُونِ كَمَا مِينِ كَرُونِ
نَوْجَانِ كَرُونِ مِيَانِ أَنْ كَمَا مِينِ كَرُونِ كَمَا مِينِ كَرُونِ كَمَا مِينِ كَرُونِ كَمَا مِينِ كَرُونِ
سَلَمِ كِي هِينِ كَرُونِ كَرُونِ كَرُونِ كَرُونِ كَرُونِ كَرُونِ كَرُونِ كَرُونِ كَرُونِ كَرُونِ كَرُونِ
مَجْهُوًّا كَرُونِ كَرُونِ كَرُونِ كَرُونِ كَرُونِ كَرُونِ كَرُونِ كَرُونِ كَرُونِ كَرُونِ كَرُونِ
أَلِي الْأَسْمَاءِ فِي

زبان

هَذَا الْحَدِيثُ أَيْ تَبَعْتَنِي إِلَى اسْمِ رَسُولِ اللَّهِ تَبَعْتَنِي هُوَ كَمَا بَيَّنَّ حَدِيثُ أَنبَاكَ
أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ
عَنْ حَارِثِ بْنِ مَضْرِبٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى
الْيَمَنِ فَقُلْتُ إِنَّكَ تَبَعْتَنِي إِلَى قَوْمِ أَسْنَانٍ مِثِّي لَا قِضِي بَيْنَهُمْ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ سَيَهْدِي
قَلْبَكَ وَيُنَبِّئُ لِسَانَكَ + رَوَاهُ شَيْبَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَنْشَلٍ عَنْ عَلِيٍّ
ثُمَّ حَمَمَ عَلِيُّ رِزْسًا رَوَيْتُ هُوَ كَمَا عَنْتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى مَجْهُوًّا هَلْ مِينِ كِي طَرَفٍ بِهِيَ أَوْ مِينِ
نَوْجَانٍ تَهَا سَوْ مِينِ عَرْضِ كِي كَمَا عَضَّتْ أَيْ مَجْهُوًّا بِهِيَ هِينِ أَوْ مِينِ نَوْجَانٍ هِينِ أَنْ لَوْ كُونِ كِي طَرَفٍ
بُرْمِي عَمْرُو لَمْ هِينِ تَا كَمَا مِينِ أُنْمِينِ فَدَالَتْ كَرُونِ أَوْ مَجْهُوًّا دَالَتْ كَرُونِ كَمَا عَمْرُو هِينِ سَوْ حَضْرَتِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى أَيْ مَا تَهْمِيرِ سَيَنْعَى بِرُكْبَاهِ بِرُكْبَاهِ كَمَا مَقْرَرٌ خَدَّ بِرُكْبَاهِ وَدَلَّ كَرُونِ
كِرْكَا أَوْ تِيرِي زَبَانِ كَرُونِ تَا كَمَا مِينِ كَرُونِ كَمَا مِينِ كَرُونِ كَمَا مِينِ كَرُونِ كَمَا مِينِ كَرُونِ
نَوْجَانِ كَرُونِ مِيَانِ أَنْ كَمَا مِينِ كَرُونِ كَمَا مِينِ كَرُونِ كَمَا مِينِ كَرُونِ كَمَا مِينِ كَرُونِ
سَلَمِ كِي هِينِ كَرُونِ كَرُونِ كَرُونِ كَرُونِ كَرُونِ كَرُونِ كَرُونِ كَرُونِ كَرُونِ كَرُونِ كَرُونِ
مَجْهُوًّا كَرُونِ كَرُونِ كَرُونِ كَرُونِ كَرُونِ كَرُونِ كَرُونِ كَرُونِ كَرُونِ كَرُونِ كَرُونِ
أَلِي الْأَسْمَاءِ فِي

یعنے از خود ولیکن مجھ کو حکم ہوا ایک چیز کا سوپروی کی بیٹے اسکی فت اور نہیں اشکال
 اس حدیث سے اُس حدیث پر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا سب روازون سے
 بند کرنے کا سوا اور رواز ابی بکر رضی اللہ عنہ کے اسیلے کہ اُس میں تصریح ہے اسکی کہ حکم کیا حضرت
 علیہ وسلم نے انکو روازون کے بند کرنے کا اپنی مرض الموت کی حالت میں اور اس میں نہیں
 پس حل کیجا وگی یہ حدیث حالت بیماری کے پہلے زمانے پر ذکر قول النبی صلی
 علیہ وسلم ما انا ادخلته واخرجتکم بل اللہ ادخلہ واخرجه
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کا بیان کہ میں نے اسکو داخل اور تمکو خارج نہیں کیا
 اللہ نے اسکو داخل کیا اور تمکو نکالا حدیث قرأت علی محمد بن سلیمان عن ابن
 عیینہ عن عمرو بن دینار عن ابی جعفر محمد بن علی عن ابراہیم بن سعد بن
 وقاص عن ابيه وکم یقول مرة عن ابيه قال کنا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 وعنده قوم جلوس فدخل علی فلما دخل خرجوا فلما خرجوا تلا ووا
 واللہ انما اخرجنا لدخله فرجعوا فقال واللہ ما انا ادخلته واخرجتکم بل اللہ
 ادخله واخرجکم قال ابو عبد الرحمن هذا اولی بالصواب ترجمہ سعد بن
 ابی وقاص سے روایت ہو کہ ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس تھے اور اور کچھ لوگ بھی آئے
 بیٹھے تھے سو حضرت علی رضی اللہ عنہ داخل ہوئے اور لوگ باہر نکلے اور جب نکلے تو آپس میں ایک دوسرے
 کو علامت کرنے لگے اور کہنے لگے کہ قسم خدا کی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو تو نکالا اور
 علی رضی اللہ عنہ کو داخل کیا سو پھر آئے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم خدا کی نہ تو میں نے
 علی کو داخل کیا اور نہ تمکو نکالا بلکہ اللہ نے اوسکو داخل کیا اور تمکو نکالا امام نسائی نے کہا کہ
 یہ تریکھا تھ صواب کے حدیث ابنا نا احمد بن یحییٰ الکوفی الصوفی قال
 حدثنا علی وهو ابن قادم قال ابنا نا اسرائیل عن عبد اللہ عن شریک عن الحر
 ابن مالک قال اتیت مکة فلیقت سعد بن ابی وقاص فقلت هل سمعت لعلی
 منقبة قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد فتودی فینا لیلۃ
 من فی المسجد الا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال علی فخرجنا فلما اقمنا

حَدَّثَنَا أَخْبَرَنِي مَكْرَمَةَ زَكْرِيَّا بْنِ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ
 حَدَّثَنَا سَبَاكُ عَنْ فَطْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَرِيكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَقِيمٍ نَحْوَهُ
 ترجمہ عبد اللہ بن رقیم سے روایت سے مانند اسکی جیسے کہ اوپر گذری محل ایست
 أَخْبَرَنِي زَكْرِيَّا بْنُ يَحْيَى تَجَسَّاتِي قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنَا
 مُحَمَّدُ بْنُ وَهَبِ بْنِ أَبِي كَرِيمَةَ الْحَرَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَيْدِ بْنِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
 عَنْ أَبِي مَلِيحٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَيْمُونٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ أَمْرٌ
 اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَسَدَّتِ الْأَبْوَابُ إِلَّا بَابَ عَلِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ساتھ بند کرنے دروازوں
 کے مسجد سے سوسہا دروازے بند کیے گئے سوا اور دروازے علی بن ابی طالب کے کہ اسکی بیٹا ناگھول بن
 مثنیٰ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلَدِ الضَّاحِقُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
 حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَدَّتِ الْأَبْوَابُ الْمَسْجِدِ غَيْرَ بَابِ عَلِيِّ
 فَكَانَ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ وَهُوَ جُنُبٌ وَهُوَ طَرِيقٌ وَلَيْسَ لَهُ طَرِيقٌ غَيْرُهُ ترجمہ ابن
 عباس سے روایت ہے کہ مسجد کی طرف سوسہا دروازے بند کیے گئے سوا اور دروازے
 علی بن ابی طالب کے سوا علی رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوتے تھے جو عورت جنابت کے اُنکے آنے جانے کی
 راہ مسجد سے تھی اسکے سوا انکی اور کوئی راہ نہ تھی نہ کہ منزلت علی رضی اللہ عنہ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَضَرَتْ صَلَاةَ عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا كَانَتْ
 تَهْتِكُ حَدِيثُ ابْنِ أَبِي شَرِيحَةَ هِلَالِ الْبَصْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ هُوَ ابْنُ
 سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ سَعِيدِ
 ابْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ لَمَّا عَزَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزْوَةَ بَنِي
 خَلْفَةَ عَلَيْنَا بِالْمَدِينَةِ فَقَالُوا فِيهِ مَلَةٌ وَكَرِهَ حَبَّتَهُ فَبَعَثَ عَلِيٌّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ حَتَّى كَفَّرَ فِي الطَّرِيقِ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ خَلِّصْنِي بِالْمَدِينَةِ مَعَ الزُّدَّارِيِّ
 وَالنِّسَاءِ حَتَّى قَالُوا فِيهِ مَلَةٌ وَكَرِهَ حَبَّتَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَا عَلِيُّ إِنَّمَا خَلَّفْتُكَ عَلَى أَهْلِ الْمَدِينَةِ لِئَلَّا تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى

غیرانہ لاینبی بعدای ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہو کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگ تبوک کو چلے تو علی رضی اللہ عنہ نے میں خلیفہ کیا سو منافقوں نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے طال کیا اور اُنکی صحبت مکروہ جانی یعنی اس واسطے اُنکو ساتھ نہ لیا سو حضرت علیؓ ہتھیار باندھ کر نکلے یہاں تک کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو راہ میں جائے اور عرض کی کہ یا حضرت کیا آپ مجھ کو راہ کون اور عورتوں پر خلیفہ کرتے ہیں یہاں تک کہ منافقوں نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے طال کیا اور اُنکی صحبت مکروہ جانی سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو کہا کہ اگر اُس علیؓ اپنے ہتھیار اپنے اہل میں خلیفہ کیا تھا کہ میرے بعد اُنکی خبر گیری کرے کیا تو راضی نہیں اس سے کہ ہو تب میرے نزدیک جیسے کہ ہارون کا رتبہ ہوتے کہ نزدیک تھا اتنا فرق ہے کہ میرے بعد کوئی نہیں ہوتا۔

۱۰ سال ہجری میں جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگ تبوک کو چلے تو علی رضی اللہ عنہ نے میں خلیفہ کیا سو منافقوں نے کہا کہ علیؓ ہتھیار باندھ کر راہ میں اسیلے اُنکو ساتھ نہ لیا علیؓ نے کہ اس بات کو رنج ہوا ہتھیار باندھ کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جائے اور منافقوں کا قطعہ بیان کیا تب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی یعنی اس میں کچھ رتبہ نہیں جاتا دیکھو سو سے علیہ السلام جب کہ وہ طور پر گئے تھے تو اپنے رتبے پہاڑی ہارون پیغمبر علیہ السلام کو اپنے گہر بار اور بنی اسرائیل پر خلیفہ کر گئے تھے تو جیسے ہارون کی عزت سو سے علیہ السلام کے نزدیک تھی ویسے تھا ہارون میرے نزدیک ہے ہاں اتنی بہت البتہ ہارون میں زیادہ تھی کہ وہ پیغمبر تھے اور تم پیغمبر نہیں سو اس واسطے کہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کسی کا پیغمبر ہونا ممکن نہیں حدیث ۱۴۴۰

أَبَانَا قَائِمٌ بِنِ ذِكْرِ تَابِنِ دِينَارِ الْكُوفِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي وَقَائِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِعَلِيٍّ رَمَاهُ أَنْتَ مَنِيَّ بِمِزْلَةٍ هَارُونَ مِنْ مُوسَى تَرْجَمَهُ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَائِمٍ

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؓ کو فرمایا کہ تیرا رتبہ میرے نزدیک ایسا ہے جیسے کہ ہارون کا رتبہ سو سے علیہ السلام کے نزدیک تھا حدیث ۱۴۴۰

أَبَانَا ذَكَرْتَابِنِ دِينَارِ الْكُوفِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ أَنَّ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِعَلِيٍّ رَمَاهُ أَنْتَ مَنِيَّ بِمِزْلَةٍ هَارُونَ مِنْ مُوسَى تَرْجَمَهُ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَائِمٍ

بِقَوْلِ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ رَمَاهُ أَنْتَ مَنِيَّ بِمِزْلَةٍ هَارُونَ مِنْ مُوسَى تَرْجَمَهُ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَائِمٍ

مِنْ مُوسَىٰ إِلَّا النَّبُوَّةَ رَجَمَهُ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ رَوَايَتِهِ أَنَّكَ حَضَرْتَ صَلَاةَ الْمَدِينَةِ وَسَلَّمْتَ عَلَىٰ النَّبِيِّ
 كَوْفَرًا يَأْتِيَا تَوْخُوشِي نَهْنِيْنَ اِسْ كَهْمُورْتَه تِير اَمِيرْ زَدِيك جيسی ہارون کا رتبہ موسیٰ کے نزدیک نہا

حَدِيث ۲۸ أَخْبَرَنِي زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو مَعْصَبَانَ الدَّرَاوَدِيُّ حَدَّثَنَا
 عَنْ هِشَامِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى تَبُوكَ خَرَجَ عَلَيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَرَكْتَنِي سَمَّ الْخَوَارِيفِ
 فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيَّ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ أَمَا تَرْضَىٰ أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَىٰ إِلَّا

النَّبُوَّةَ رَجَمَهُ سَعْدُ بْنُ رَوَايَتِهِ أَنَّكَ حَضَرْتَ صَلَاةَ الْمَدِينَةِ وَسَلَّمْتَ خَبَكِ تَبُوكَ كَوْفَرًا يَأْتِيَا تَوْخُوشِي نَهْنِيْنَ اِسْ
 آپ کو بلدی کے ساتھ پیچھے سے جلے اور رو اور عرض کی کہ یا حضرت کیا آپ مجھ پر پیچھے رہنے والے

مِنْ جَبُورٍ جَاءَتْهُ مِنْ سَوْحَرْتِ صَلَاةَ الْمَدِينَةِ وَسَلَّمْتَ خَبَكِ تَبُوكَ كَوْفَرًا يَأْتِيَا تَوْخُوشِي نَهْنِيْنَ اِسْ كَهْمُورْتَه تِير اَمِيرْ
 میں جوڑی جاتے ہیں سو حضرت صلے المدینہ وسلم نے فرمایا کہ ای علی نہ کیا تو خوش نہیں اس سے کہ ہوتے

تِير اَمِيرْ زَدِيك جيسی ہارون کا رتبہ موسیٰ کے نزدیک تھا مگر اتنا فرق ہے کہ میرے بعد نبوہ نہیں
 ذکر الاختلاف علی محمد بن المنکدر فی هذا الحديث اس حدیث میں

داؤد بن محمد بن منکدر مختلف ہونے کا بیان ہے حدیث ۲۹ أَخْبَرَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَىٰ
 ابن عبد الله بن يزيد الأنصاري قال حدثنا داؤد بن كثير الرقي عن محمد بن المنكدر

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيِّ أَنْتَ
 مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَىٰ إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي رَجَمَهُ سَعْدُ بْنُ رَوَايَتِهِ أَنَّكَ حَضَرْتَ

صَلَاةَ الْمَدِينَةِ وَسَلَّمْتَ عَلَيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَوْفَرًا يَأْتِيَا تَوْخُوشِي نَهْنِيْنَ اِسْ كَهْمُورْتَه تِير اَمِيرْ زَدِيك جيسی ہارون کا رتبہ موسیٰ کے
 کو نزدیک تھا مگر اتنا فرق ہے کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں اس حدیث داؤد نے محمد بن منکدر سے

روایت کی ہے حدیث ۳۰ أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَالِدٍ
 قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِسُونِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ

أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ سَعْدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ لِعَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَمَا تَرْضَىٰ أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَىٰ إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي

قَالَ سَعِيدُ فَلَمْ أَرْضَ حَتَّى آتَيْتُ سَعْدًا فَقُلْتُ شَيْءٌ حَدَّثَ بِهِ ابْنُكَ قَالَ وَمَا هُوَ
 أَنْهَوْنِي فَقُلْتُ أَخْبَرْنَا عَلَى هَذَا فَقَالَ مَا هُوَ يَا ابْنَ أَخِي فَقُلْتُ هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَمَا تَرْضَىٰ أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَىٰ إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي
 قال سعید فلم أرض حتى آتيت سعدا فقلت شئ حدث به ابنك قال وما هو أنهنوني فقلت أخبرنا على هذا فقال ما هو يا ابن أخي فقلت هل سمعت النبي صلى الله

أتركيني

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِعَلِيٍّ كَذَا وَكَذَا أَقَالَ نَعَمْ وَأَشَارَ إِلَى أُذُنَيْهِ وَكَأَنَّكَ لَقَدْ سَمِعْتَهُ يَقُولُ
 ذَلِكَ وَخَالَفَهُ يُوسُفُ الْمَاجِشُونُ فَرَوَاهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الشُّكَيْدِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَامِرِ بْنِ
 سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ وَقَائِعَهُ عَلَى بَرٍّ وَأَبْنِهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ جَدِّ عَانَ
 ترجمہ سعد رضی سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی کو فرمایا کہ کیا تو خوش نہیں اس
 کہ ہور تیرا میرے نزدیک جیسے ہارون م کا رتہ موسیٰ کے نزدیک تھا مگر اتنا فرق ہے کہ میرے
 بعد نبوت نہیں سعید بن مسیب نے کہا کہ میں خوش نہ ہوا یعنی میری نسل نہ ہوئی کہ یہ حدیث نہ ہوگی
 یا نہیں یہاں تک کہ میں سعد رضی پاس آیا سو میں نے کہا کہ تیرے بیٹے نے مجھ سے ایک حدیث بیان کی
 اسے کہا وہ کیا ہے اور مجھ کو بچر کا وی منے کہا کہ اُسے ہکو خبر دی اور فضیلت علی رضی کے کہا وہ
 فضیلت کیا ہے اور پیچھے میرے منے کہا تو نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ علی رضی کے
 حقیقین ایسا ایسا فرماتے تھے سعد رضی نے کہا ہاں سنا ہے اور اپنے کان کی طرف اشارہ کیا یعنی میرے
 کان نے یہ حدیث سنی ہے اگر خلاف ہو تو خدا کرے میرے کان گونگے ہو جاویں میں نے حضرت صلی
 علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ حدیث فرماتے تھے اور مخالفت کی عبدالعزیز کی اویس ماجشون و سوزوا
 اور یہ حدیث مجھ میں نہ گذرے اسے روایت کی سعید بن عامر بن سعد سوائے اپنے پاس اور
 ساجت کی یوسف ماجشون کی اور یہ روایت کرنے اُسکے کہ عامر بن سعد رضی نے زید بن حداد
 حدیث ۱۵۱ اخبرنی زکریا بن ابی یحییٰ قال حدثنا ابن ابی الموارب قال حدثنا حماد
 ابن زید عن علی بن زید عن سعید بن السائب عن عامر بن سعید عن سعد بن زید عن رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی انت منی بمنزلة هارون من موسى غیر انه لا نبی بعدی
 قال سعید فاجبت ان اشافه ذلك سعدا فانتهت فقلت ما حدیث حدیثی یہ
 عنک عامر فا دخل اصبعیه فی اذنیہ وقال سمعته من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 والا فکنا وقد راوی هذا الحدیث شعبۃ عن علی عن زید فکنا
 ترجمہ سعد رضی سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی کو فرمایا کہ تیرا میرے نزدیک ایسا
 ہے جیسے ہارون م کا رتہ موسیٰ کے نزدیک تھا مگر اتنا فرق ہے کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں سعید رضی
 نے کہا میں نے سنا ہے کہ یہ حدیث سعد رضی سے روایت ہو کر پوچھوں سو میں اسے پاس آیا اور کہا کہ کیا حدیث ہے

کی کہ یا حضرت کیا آپ مجھ کو عورتوں اور لڑکوں پر خلیفہ کرتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا
تو خوش نہیں اس سے کہ ہر تیر تیرا میرے نزدیک جیسے ہارون کا رتبہ موسیٰ کے نزدیک تھا مگر
آنا فرق ہے کہ میرے بعد نبوت نہیں اور میں اُسکو کبھی برا نہیں کہوں گا جب تک کہ یاد رکھتا ہوں جب
اپنے خیر کے دن فرمایا کہ اللہ میں نشان دوں گا اس مرد کو کہ خدا اور رسول کو دوست رکھتا ہے اور
خدا اور رسول اسکو دوست رکھتے ہیں اُسکے ہاتھ پر خدا تم کرے گا سو ہنستے ہاتھ دراز کیے سو حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی رضی اللہ عنہ کہاں ہیں لوگوں نے عرض کی کہ انکی آنکھیں ابھی نہیں فرمایا
اسکو بلاؤ لوگوں نے انکو بلایا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لب مبارک انکی آنکھ پر لگائی پھر
اسکو نشان دیا سو قسم خدا کی نہیں ذکر کیا ساویثی نے کہا کہ ہاتھ ایک حرف کے یہاں تک کہ بیٹھ سے
مخروف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ساویثی نے جس کے ہاتھ پر حضرت علی کو پڑا کہنا چہوڑا حدیث
حدیثنا محمد بن بشر قال حدثنا محمد بن شعبة عن الحكم عن مصعب بن سعد قال
خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم علياً في غزوة تبوك فقال يا رسول الله خلفني
في النساء والصبية فقال اما نرضى ان نكون معي بمنزلة هارون من موسى غير
انه لا بنى بعدي قال ابو عبد الرحمن خالفة ليت فقال عن الحكم عن عائشة بنت
سعد ترجمہ مصعب بن سعد سے روایت ہو کہ جنگ تبوک میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو
مدینے میں خلیفہ کیا سو کہا کہ یا حضرت کیا آپ مجھ کو عورتوں اور لڑکوں پر خلیفہ کرتے ہیں حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تو خوش نہیں اس سے کہ ہر تیر تیرا میرے نزدیک جیسے ہارون کا
رتبہ موسیٰ کے نزدیک تھا لیکن آنا فرق ہے کہ میرے بعد پیغمبر نہیں۔ امام نسائی نے کہا کہ مخاف
کی محمد بن شعبہ کی لیت سے روایت کی حکم سے اُسے عافیت سے حدیث سے حدیث سے
الحسن بن اسمعيل بن سليمان المصبي الخالدي قال ابانا الخليل عن ليت عن
الحكم عن عائشة بنت سعد عن سعد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لعلي
في غزوة تبوك انت مني بمنزلة هارون من موسى الا انه لا بنى من بعدي قال
ابو عبد الرحمن وشعبة امفظا وليس ضعيفا والحديث فقد رواه عائشة بنت
سعد ترجمہ سعد سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو جنگ تبوک میں فرمایا کہ تیرا رتبہ

عن ابن بطال

مکان

کے نزدیک جیسو ہارون کا رتبہ موسیٰ کے نزدیک تھا لیکن اتنا فرق ہے کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں
م نساخی نے کہا کہ شیعہ خوب یاد رکھنے والا ہے اور ضعیف نہیں وایت کی یہ حدیث عائشہ بنت سعد

حدیث ۵۸ اَخْبَرَنِي زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ اَبَانَا أَبُو مُصْعَبٍ عَنِ الدَّرَاوِدِيِّ عَنِ

لِحَمِيدٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ اِنَّ عَلِيًّا اَخْرَجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَجَاكَ

بَيْتَ الْوُدَّاجِ يَوْمَ دُفِنَ عَزْرَةَ بَنِي نَدِيٍّ وَخَلَّفَ عَلِيًّا فَقَالَ اَخْلَفْتَنِي مَعَ الْخَوَالِفِ فَقَالَ لَمْ

مَّا تَرْضَى اَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مَوْلَى اَبِيهِ اِنَّكَ لَآ تَبِيُّ بَعْدِي شَرًّا مِنْ جِبْرِيلَ

ی روایت ہو کہ علی رضی اللہ عنہ وسلم کے ساتھ کلمہ شہادت کہ تثنیۃ الودج نام ہے ایک حکیم

ما میں آج تک بوک کی خوش رکھتے تھے اور علی رضی اللہ عنہ کو حلیفہ کیا سو علی رضی اللہ عنہ عرض کی کہ حضرت کیا

آپ مجھ کو پیچھے رہو والوں میں پہلے تھے میں سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تو خوش نہیں

اس کے کہ ہور تیرا میرے نزدیک جیسو ہارون کے رتبہ موسیٰ کے نزدیک تھا مگر اتنا فرق ہے کہ میرے بعد

کوئی پیغمبر نہیں اختلاف علی عبد اللہ بن شریک فی هذا الحدیث

اس حدیث میں عبد اللہ بن شریک پر مختلف ہونے کا بیان ہے حدیث ۵۹ اَخْبَرَنَا

عَلِيٌّ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِينَارٍ الْكُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا فطر عن عبد الله

ابن شريك عن عبد الله بن رستم الكلباني عن سعد بن ابى وقاص رضي ان النبي صلى

الله عليه وسلم قال لعلي انت مني بمنزلة هارون من موسى ورواه اسراييل عن

عن عبد الله بن شريك عن الحرات بن مالك عن سعد بن رجمه بن ابى وقاص

روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ تیرا رتبہ میرے نزدیک جیسو ہارون کا

رتبہ موسیٰ کے نزدیک تھا اور روایت کی یہ حدیث اسراييل نے عبد اللہ بن شریک کے انہما

بن مالک کو اس نے سعد بن حلیث ۶۰ اَبَانَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْكُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا

وَعِيْلٌ وَهُوَ ابْنُ قَادِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اسْرَائِيلُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَرِيكٍ عَنِ اسْرَائِيلَ

قال سعيد بن مالك قال رسول الله صلى الله عليه وسلم علي باقة العمراء وخلف

عليًا فجاء علي حتى تعد الناقة فقال يا رسول الله دعمت فريش أنك إنما خلفتني

أنتك استقلنتني وكريهت محبتي وبكى فنادى رسول الله صلى الله عليه وسلم في

ت
لحميد
عن اسراييل
الاول النبوي

النَّاسِ مَا مِنْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا وَ لَهُ حَاجَةٌ يَا بَنِي أَبِي طَالِبٍ أَمَا زَرَعْتَنِي أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَذِهِ
 مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا بَنِيَّ بَعْدِي قَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَزَّ وَجَلَّ وَعَنْ رَسُولِ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ سعید بن مالک** سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سرخ
 اونٹنی پر جنگ کو چلے اور علی رضی اللہ عنہ کو دینے میں خلیفہ کیا سو علی رضی اللہ عنہ نے چھپے چھپے یہاں تک کہ
 اونٹنی سے آگے بڑھے سو عرض کی کہ یا حضرت قریش کہتے ہیں کہ آپ مجھ کو اس واسطے چھپا رہے ہیں
 کہ آپ مجھ کو بہار و جانا اور میری صحبت کر وہ رکھی اور روئے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
 لوگوں میں پکارا کہ تم میں کوئی ایسا نہیں مگر کہ اسکو کوئی حاجت ہو ابی طالب کے بیٹے کیا تو جو

نہیں اس سے کم ہو تیرا تیرا میرے نزدیک جیسے ہارون کا تیرا موسیٰ کے نزدیک تھا لیکن میرے
 بعد کوئی پیغمبر نہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں خدا اور رسول سے راضی ہوا حدیث ۱۱

اخبرنا عمرو بن عبد بن علی قال حدثنا يحيى بن يعقوب بن سعيدي قال حدثنا موسى الجهمي قال
 دخلت على فاطمة بنت علي فقال لها وقيفي هل عندك شيء عن والدك مثبت
 قالت حدثتني أسماء بنت عميس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لعلي انت

واقفینی

مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا بَنِيَّ بَعْدِي **ترجمہ موسیٰ جہمی** سے روایت ہے کہ
 میں فاطمہ بنت علیؑ پاس گیا سو میں نے کہا کہ واقف کر مجھ کو کہ کیا تیرے پاس کوئی چیز تیرے پاس
 ثابت ہو اُسے کہا کہ حدیث بیان کی جو سے اسما بنت عمیس نے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم علیؑ

کو فرمایا کہ تیرا تیرا میرے نزدیک جیسے ہارون کا تیرا موسیٰ کے نزدیک تھا مگر اثنافرق ہے کہ
 میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں حدیث ۲۲ ابانا احمد بن سليمان قال حدثنا جعفر بن
 عون عن موسى الجهمي قال ادركت فاطمة بنت علي رضي الله عنها ثمانين سنة فقلت

لها تحفظين عن ابيك شيئا قالت لا ولكن اخبرني اسماء بنت عميس انها سمعت رسول
 الله صلى الله عليه وسلم يقول يا علي انت مني بمنزلة هارون من موسى الا انه لا

سمعت

بني من بعدي **ترجمہ موسیٰ جہمی** سے روایت ہے کہ میں نے فاطمہ بنت علی رضی اللہ عنہا کو پایا اس حال میں کہ وہ
 اسی برس کی تھیں میں نے اسکو کہا کہ کیا تو اپنے باپ (علیؑ) سے کوئی حدیث یاد رکھتی ہے اُس نے کہا
 نہیں لیکن میں نے اسما بنت عمیس سے سنا ہے کہ تیس تیس کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا

فرماتے ہو کہ ابو علی تیرا تہ میرے نزدیک ایسا ہے جیسے ہارون کا تہ موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھا
 لیکن اتنا فرق ہے کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں تھا۔ حدیث میں ہے: **أَبَانَا أَحْمَدُ بْنُ عَفَّانَ بْنِ حَكِيمٍ**
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَسَنٌ وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ عَنِ مُوسَى الْجُصَيْمِيِّ عَنِ فَاطِمَةَ بِنْتِ عَلِيٍّ عَنِ أَسْمَاءَ
بِنْتِ عُمَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيِّ أَنْتَ مِثِّي وَمِثِّي كَمِثْرِ أَنْزَلْتَهُمَا رُونَ مِنْ
مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا بَنِيَّ بَعْدِي۔ روایت ہے کہ حضرت صدیق اکبر علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے
 فرمایا کہ تیرا تہ میرے نزدیک ایسا ہے جیسے ہارون کا تہ موسیٰ کے نزدیک تھا لیکن اتنا فرق
 ہے کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہے۔ **قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَأَبُو جَعْفَرٍ**
بِإِسْنَادٍ طَيِّبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيِّ أَمَّا بَنِيَّ فَمَا بَعْدِي
أَبَانَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَأَبُو جَعْفَرٍ بِإِسْنَادٍ طَيِّبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لِعَلِيِّ أَمَّا بَنِيَّ فَمَا بَعْدِي۔ حدیث میں ہے کہ حضرت صدیق اکبر علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے
 ابْنِ حَكِيمٍ أَوْ دِيٍّ وَاللَّفْظُ لِحَدِيثٍ نَاكَحْتَنَا عَمْرُ بْنُ طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَبَّاحٌ عَنْ سَمَاءَ
 عَنِ عَدْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَقُولُ فِي صُورَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ إِذَا مَاتَ أَوْ قُتِلَ أَنْقَلِبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ وَاللَّهُ وَكَانَ لِقَلْبِ عَلِيٍّ أَنْقَلِبْتُمْ
 بَعْدَ إِذْ هَدَاكَ اللَّهُ وَاللَّهُ لَيَنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ أَنْقَلِبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ لَا قَائِلِينَ عَنَّا مَا قَالُوا عَلَيْهِ
 حَتَّى أَمُوتَ أَوْ أُقْتَلَ وَاللَّهُ لَيَنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ وَأَنْقَلِبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ وَنَسُوا أَمْرَ بَيْتِ مُحَمَّدٍ
 رَجُلًا مِنْ عِبَادِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
 کہتا ہے کہ کیا پس اگر پیغمبر فوت یا قتل ہو جائے تو پھر جاؤ گے تم اپنی اڑیوں پر قسم ہے خدا کی
 اور تم پھر سگے اپنی اڑیوں پر بعد اسکے کہ خدا کے ہر گونہ راست کی اور قسم ہے خدا کی اگر حضرت صدیق
 علیہ وسلم وفات پاؤں یا قتل ہو جاؤں اور پھر جاؤ تم اپنی اڑیوں پر اور اللہ کے لئے ہوں میں اس پر
 کہ حضرت صدیق اکبر علیہ السلام نے اپنے اڑیوں کی قسم کاڑوں سے جہاں گیا ہوا تھا کہ میں
 قتل ہو جاؤں قسم ہے خدا کی التیسرے میں اسکا بہائی ہوں اور اسکا دل ہوں میں اسکا
 اور انکے چچا کا بیٹا ہوں اور کون ہے زیادہ تر حقدار ساتھ اسکا کہ میں نے حضرت صدیق اکبر
 علیہ وسلم کا سب سے زیادہ تر حقدار ہوں۔ حدیث میں ہے: **أَبَانَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَأَبُو جَعْفَرٍ**
بِإِسْنَادٍ طَيِّبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيِّ أَمَّا بَنِيَّ فَمَا بَعْدِي
أَبَانَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَأَبُو جَعْفَرٍ بِإِسْنَادٍ طَيِّبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لِعَلِيِّ أَمَّا بَنِيَّ فَمَا بَعْدِي۔ حدیث میں ہے کہ حضرت صدیق اکبر علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے
 ابْنِ حَكِيمٍ أَوْ دِيٍّ وَاللَّفْظُ لِحَدِيثٍ نَاكَحْتَنَا عَمْرُ بْنُ طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَبَّاحٌ عَنْ سَمَاءَ
 عَنِ عَدْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَقُولُ فِي صُورَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ إِذَا مَاتَ أَوْ قُتِلَ أَنْقَلِبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ وَاللَّهُ وَكَانَ لِقَلْبِ عَلِيٍّ أَنْقَلِبْتُمْ
 بَعْدَ إِذْ هَدَاكَ اللَّهُ وَاللَّهُ لَيَنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ أَنْقَلِبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ لَا قَائِلِينَ عَنَّا مَا قَالُوا عَلَيْهِ
 حَتَّى أَمُوتَ أَوْ أُقْتَلَ وَاللَّهُ لَيَنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ وَأَنْقَلِبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ وَنَسُوا أَمْرَ بَيْتِ مُحَمَّدٍ
 رَجُلًا مِنْ عِبَادِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

انقلاب

انقلاب

جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قال دعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی عبدالمطلب
 فصنع لهم من طعام قال فاكلوا حتى شبعوا وبقي الطعام كما هو كانه لم يمس او
 لم يشرب فقال يا بنی عبدالمطلب اني بعثت اليكم خاتمة والى الناس عامة وقد
 رايتهم فانيكم يا عني على ان يكون اخي وصاحبي ووارثي ووزيري فكم يقم اليه احد
 فمئت اليه وكنت اصغر القوم سنا فقال اجلس ثم قال قلت مرات كل ذلك اقوم
 اليه فيقول اجلس حتى كان في الثالثة فضرب بيده على يدي ثم قال انت اخي و
 صاحبي ووزيري فبذلكت وراثتي ان عمي ذو ذرعي ثم جرحه ربيعة بن ناجد سے روایت ہو کہ ایک
 مرد نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہا کہ اے امیر المؤمنین کس طرح وارث ہوا تو اپنے چچا کے بیٹے کا یعنی حضرت
 علیؑ کے بیٹے کے بیٹے کا سوا اور چچا اپنے کو کہا کہ حضرت علیؑ نے عبدالمطلب کی اولاد کو بلائی اور
 ان کے لیے ایک بیٹے بقدر دس بیٹا تک کہا یا کیا سوئے کہا یا یہاں تک کہ سیر ہو گئے اور باقی
 کہا یا جتنا کہ پہلے تھا گویا کسی نے انکو ہتھ پھینک لیا یا ہاں پر اپنے یا نبی منک یا سوا ہوں نے یہاں تک
 کہ سیر ہو گئے اور باقی رہا یا نبی اس قدر جتنا کہ پہلے تھا گویا کسی نے انکو ہاتھ نہ لگایا تھا یا کہا کہ کسی
 نے یہاں تھا پر حضرت علیؑ نے فرمایا کہ اے اولاد عبدالمطلب کی میں بھی گیا ہوں طرف
 تمہاری خاص طور سے اور لوگوں کی طرف عام طور سے اور تحقیق دیکھتے اس امت سے جو کہ دیکھ
 تے ہیں تم میں سے کون جیتے کرتا ہے میری اسپر کہ ہو ہائی امیر اور صاحب میرا اور وارث میرا اور
 وزیر میرا سو کہہ آہا آپ کی طرف کوئی سو میں آپ کی طرف کہہ آہا اور میں جب کہ عمر تھا حضرت علیؑ
 اور علیؑ نے فرمایا بیٹے جا
 آپ کی سو حضرت علیؑ نے فرمایا کہ جب تیسری بار ہوئی تو اپنے چچا پانچ
 سے لاکھ بار پانچ سو بار پانچ سو بار امیر اور صاحب میرا اور وزیر میرا اس واسطے وارث ہوا میں اپنے
 چچا کے بیٹے یعنی حضرت علیؑ نے فرمایا کہ سولے اپنے چچا کے محل بیت ۶۶۶ اخبار نبی زکریا
 ابن یحییٰ قال حدثنا عبد اللہ بن عیاض قال حدثنا عبد اللہ بن مغول
 عن الحسن بن محمد بن عمار بن عیاض عن ابن سنان الجرمی قال سمعت عبد اللہ بن مغول انکا
 عبد اللہ بن عیاض عن ابن سنان الجرمی عن ابن سنان الجرمی قال سمعت عبد اللہ بن مغول انکا

عبد اللہ بن عیاض عن ابن سنان الجرمی عن ابن سنان الجرمی قال سمعت عبد اللہ بن مغول انکا

بندہ ہوں اور اسکے رسول کا بہاوی ہوں ذکر قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی منی
وانا منہ یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کا بیان کہ علی مجھے ہوا اور میں اُس کے حدیث
انبانا بشر بن ہلال عن جعفر بن سلیمان عن یزید الریشک عن مطر بن عبد اللہ
عن عمران بن حصین رۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان علیا منی وانا منہ
وہو ولی کل مؤمن ثم جعفر بن عمران بن حصین سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری
رۃ مجھ سے ہوا اور میں اُس سے ہوں اور وہ دوست ہو میرا ایسا کہ ذکر اختلاف علی ابی اسحق
فی ہذا الحدیث ابی اسحق پر اور یوں کے اختلاف کا بیان حدیث ۶۸ انبانا اسحاق
ابن سلیمان قال حدثنای عن بنی ادم قال حدثننا اسرائیل عن ابی اسحاق قال حدثننا
حبشی بن جنادۃ الشکوئی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول علی منی
وانا منہ نقلت لابن اسحاق انت سمعته منہ فقال وقف علی ہذا الحدیث فی یہ ویر ماہ
اسرائیل فقال عن ابی اسحاق عن البراء رۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی
انت منی وانا منک رواہ القاسم بن یزید الخزومی عن اسرائیل عن ابی اسحاق عن
صیدۃ وھانی عن علی ثم جعفر بن حبشی بن جواد رۃ سے روایت ہو کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا
فرماتے ہو کہ علی مجھ سے ہوا اور میں اُس سے ہوں ابی اسحاق سے کہا کہ کیا تو نے یہ حدیث جعفر بن جواد
سکری سے سنی ہے اُس نے کہا کہ حضرت علی رۃ اس جگہ کہہ رہے ہو کہ اور یہ حدیث مجھ سے بیان کی اور روایت
کی یہ حدیث اسرائیل نے ابی اسحاق سے اُسے برابر سے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رۃ کو فرمایا
کہ تو مجھ سے ہوا اور میں تجھ سے روایت کی یہ حدیث قاسم بن یزید نے اسرائیل سے اُسے ابی اسحاق سے اُسے
ہبیرہ ورمالی سے اُسے علی رۃ سے حدیث ۶۹ انبانا احمد بن حرب قال حدثننا قاسم بن یزید
ابن یزید الحرمی قال حدثننا اسرائیل عن ابی اسحاق عن ہبیرہ بن صریم وھانی
عن علی رۃ قال لما صدرنا من مکۃ اذ ابنت حمزۃ تنادی یا عمہ فاصحی وھو علی
واخذھا فقال لفاطمۃ دونک ابنہ عمک فحملتھا فاخصم علی وجعفر ویزید
فقال علی انا اخذھا وھی ابنہ عمی قال جعفر ابنہ عمی وخالنھا عنی وقال زید ابنہ
لخی فقضى بہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لخالنھا وقال الخالۃ یمنزلہ الامم وقال

ابن اسحاق نے ابی اسحاق سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے ہو کہ علی مجھ سے ہوا اور میں اُس سے ہوں اور وہ دوست ہو میرا ایسا کہ ذکر اختلاف علی ابی اسحاق فی ہذا الحدیث ابی اسحق پر اور یوں کے اختلاف کا بیان حدیث ۶۸ انبانا اسحاق ابن سلیمان قال حدثنای عن بنی ادم قال حدثننا اسرائیل عن ابی اسحاق قال حدثننا حبشی بن جنادۃ الشکوئی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول علی منی وانا منہ نقلت لابن اسحاق انت سمعته منہ فقال وقف علی ہذا الحدیث فی یہ ویر ماہ اسرائیل فقال عن ابی اسحاق عن البراء رۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انت منی وانا منک رواہ القاسم بن یزید الخزومی عن اسرائیل عن ابی اسحاق عن صیدۃ وھانی عن علی ثم جعفر بن حبشی بن جواد رۃ سے روایت ہو کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے ہو کہ علی مجھ سے ہوا اور میں اُس سے ہوں ابی اسحاق سے کہا کہ کیا تو نے یہ حدیث جعفر بن جواد سکری سے سنی ہے اُس نے کہا کہ حضرت علی رۃ اس جگہ کہہ رہے ہو کہ اور یہ حدیث مجھ سے بیان کی اور روایت کی یہ حدیث اسرائیل نے ابی اسحاق سے اُسے برابر سے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رۃ کو فرمایا کہ تو مجھ سے ہوا اور میں تجھ سے روایت کی یہ حدیث قاسم بن یزید نے اسرائیل سے اُسے ابی اسحاق سے اُسے ہبیرہ ورمالی سے اُسے علی رۃ سے حدیث ۶۹ انبانا احمد بن حرب قال حدثننا قاسم بن یزید ابن یزید الحرمی قال حدثننا اسرائیل عن ابی اسحاق عن ہبیرہ بن صریم وھانی عن علی رۃ قال لما صدرنا من مکۃ اذ ابنت حمزۃ تنادی یا عمہ فاصحی وھو علی واخذھا فقال لفاطمۃ دونک ابنہ عمک فحملتھا فاخصم علی وجعفر ویزید فقال علی انا اخذھا وھی ابنہ عمی قال جعفر ابنہ عمی وخالنھا عنی وقال زید ابنہ لخی فقضى بہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لخالنھا وقال الخالۃ یمنزلہ الامم وقال

ذکر توجیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم مع علی رضی اللہ عنہ

حضرت صدیق اکبر علیہ السلام کے ساتھ سورہ بقرہ کے ساتھ ساتھ ہیجے کا بیان حدیث ۴۷۷
محمد بن بشر قال حدثنا عثمان وعبد الصمد قال حدثنا حماد بن سلمة عن
ابن حریب عن انس قال بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم ببراءة مع ابی بکر ثم دعاه
فقال لا یبغی ان یتلغ هذا الا رجل من اهل فداء علینا واعطاه ایٹا ہا ترجمہ انس سے

روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ بقرہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہیجے کا بیان فرمایا کہ نہیں
لا تفسد یہ کہ پونچاؤں یہ سورہ مگر کوئی مرد کہ ہو میرے اہل بیت کو سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ
کو بلایا اور وہ سورہ اسکو وہی حدیث ۵۷۷

حدیثنا ابو ثوبان فراد عن یونس بن ابی اسحاق عن ابی اسحاق عن زید بن یثیع عن علی
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث براءة الی اهل مکتہ مع ابی بکر ثم تبعه لعلہ
فقال لہ خذ هذا الکتاب فامض بہ الی اهل مکتہ قال فلیحنتہ واخذت الکتاب
منہ قال فانصرت ابو بکر وهو کئیب قال یا رسول اللہ انزل فی شیء قال لا الا انی امرت
ان ابلیغہ انا اور رجل من اهل بیتی ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

سورہ بقرہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ اہل مکہ کی طرف ہیجے کا بیان فرمایا اور اسکو کہا کہ تو اس سے
یہ کتاب اور اسکو اہل مکہ کی طرف لیجا علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اسکو جاملتا اور اس سے وہ کتاب لی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ
پہر آئے اور وہ غناک ہو سو عرض کی کہ یا حضرت کیا میرے حتمین وحی اتری فرمایا نہیں مگر مجھ کو حکم ہوا

کہ وہ سورہ میں پونچاؤں یا کوئی مرد میرے اہل بیت کو حدیث ۷۷۷
قال حدثنا عبد اللہ بن عمر قال حدثنا اسباط عن قطیر
عن عبد اللہ بن رقیم عن سعد قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابابکر ببراءة
اذا کان ببعض الظریفیہ ارسل علیا فاخذها منه ثم سار بها فوجد ابو بکر فی نخب قال فقا
لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ لا یؤدی عینی الا انا ورجل منی ترجمہ حدیث

روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بقرہ کے ساتھ ہیجا یا تاک کہ جب پورا ہو گئے تو حضرت
صدیق اکبر علیہ السلام نے علی رضی اللہ عنہ کو ہیجا سو علی رضی اللہ عنہ نے اس سے لی اور اسکو مکہ کی طرف لیگئے سو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پونچاؤں

یہ کتاب اور اسکو اہل مکہ کی طرف لیجا علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اسکو جاملتا اور اس سے وہ کتاب لی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ
پہر آئے اور وہ غناک ہو سو عرض کی کہ یا حضرت کیا میرے حتمین وحی اتری فرمایا نہیں مگر مجھ کو حکم ہوا

کہ وہ سورہ میں پونچاؤں یا کوئی مرد میرے اہل بیت کو حدیث ۷۷۷
قال حدثنا عبد اللہ بن عمر قال حدثنا اسباط عن قطیر
عن عبد اللہ بن رقیم عن سعد قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابابکر ببراءة
اذا کان ببعض الظریفیہ ارسل علیا فاخذها منه ثم سار بها فوجد ابو بکر فی نخب قال فقا
لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ لا یؤدی عینی الا انا ورجل منی ترجمہ حدیث

ریح ہوا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا یہ نہ ادا کرے میری طرف سے گرمین یا کوئی مرد میرے
 اہل بیت کو حدیث سے آنا نا اسحق بن ابراہیم بن راہویہ قال قرا علی ابی قردہ بن
 موسیٰ بن طارق عن ابی جریج قال حدثنی عبد اللہ بن عثمان بن عتیم عن ابی الزبیر
 عن جابر رض ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن رجوع من عمرہ الحجج انہ یعت ابابکا
 علی الحج فاقبلنا معہ حتی اذ انکب بالعرج یوب بالصبح ثم استوی لیکبر فسمع الدعوة
 خلف ظہرہ فوقف علی التکبیر فقال ہذا دعوة ناقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 لقد بدأ رسول صلی اللہ علیہ وسلم فی الحج فلعلہ ان ینکون رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم فصلی معہ فاذا اعلیٰ کرم اللہ وجہہ علیہا فقال لہ ابو بکر امیر ام رسول قال
 بل رسول ارسلنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم براءة اقراھا علی الناس فی موسم
 الحج موافقا بحج فقد مناکم فلما کان قبل التروی بتر یوم قام ابو بکر فخطب فی الناس
 فحمدتھم عن مناسبتھم حتی اذا فرغ قام علی رء فقرأ علی الناس براءة حتی ختمھا
 ثم خرجا معہ حتی اذا کان یوم عرفة قام ابو بکر فخطب الناس فحمدتھم عن مناسبتھم
 حتی اذا فرغ قام علی رء فقرأ علی الناس براءة حتی ختمھا فلما کان یوم النحر فافضوا
 فلما رجع ابو بکر خطب الناس فحمدتھم عن افاضتھم وعن نحرھم وعن مناسبتھم فلما فرغ
 قام علی رء فقرأ علی الناس براءة حتی ختمھا فلما کان یوم النحر الا اول قام ابو بکر فخطب
 الناس فحمدتھم کیف ینفرون و کیف یرمون فعلمتھم مناسبتھم فلما فرغ قام
 فقرأ علی براءة حتی ختمھا ثم جابر بن عبد اللہ روایت کہ جب حضرت عمر جبرائیل سے ایک
 کانہ ہو گیا حدیث کے پہلے لو ابو بکر نہ کو امیر چر کہے بیجا سو ہم انکے ساتھ چلے یہاں تک کہ جب تم
 حکم کا نام ہے میں پہنچ تو ابو بکر نے صبح کی اذان کہی پھر کھڑے ہوئے تاکہ کہیں
 کی آواز سنی تو کبیر کہتے ہوئے اور کہا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز ہے
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شروع کیا پس شاہد کہ وہ حضرت سے اللہ علیہ وسلم میں موسم انکے ساتھ
 نماز پڑھنے کے سو کیا دیکھتے ہیں کہ ایسا کہ وہ حضرت علی بن ابی طالب سے کہہ کر کہہ کر
 امیر ہو یا بیٹا امیر ہوئی ہے وہ نے علی رض سے کہا کہ میں امیر نہیں بلکہ قاصد ہوں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

قریب الصبح
 رسول اللہ

مجھ کو بارۃ کے ساتھ پہنچا کہ میں اس کو ایام حج میں لوگوں پر پہنچا ہوں سو ہم نے میں آ کر سوجب آہوں میں بارۃ
 سے ایک دن پہلے ہوا ابو بکر نے کہڑے ہوئے اور لوگوں میں خطبہ پڑھا اور انکو انحال حج کا طریق بتلایا
 یہاں تک کہ جب فارغ ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کہڑے ہوئے اور سورہ بارۃ لوگوں پر پڑھی یہاں تک کہ ختم
 ختم کیا پھر ہم ابو بکر کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ جب عرفہ یعنی نوزین کا دن ہوا ابو بکر نے پھر کہڑے ہوئے
 اور لوگوں میں خطبہ پڑھا اور انکو انحال حج کے بتلایا یہاں تک کہ جب فارغ ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کہڑے
 ہوئے اور لوگوں پر سورہ بارۃ پڑھی یہاں تک کہ اسکو ختم کیا سوجب قرآنی یعنی دسویں سورہ کا دن ہوا ابو بکر نے
 پھر سوجب ابو بکر نے عرفات سے پہلے لوگوں میں خطبہ پڑھا سو انکو عرفات سے پہلے اور قرآنی
 اور حج کے احکام بتلائے سوجب فارغ ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کہڑے ہوئے اور لوگوں پر سورہ بارۃ پڑھی یہاں تک
 ختم کی سوجب یہاں پہلے گائے بارہویں کا دن ہوا ابو بکر نے کہڑے ہوئے اور لوگوں میں خطبہ پڑھا
 اور انکو پھر نے اور انکو پھر نے اور حج کا طریق بتلایا سوجب فارغ ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کہڑے ہوئے
 اور سورہ بارۃ پڑھی یہاں تک کہ ختم کی ذکر قول الیہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کنت ولیہ فاعلمی ولیہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کا بیان کہ جہاں میں
 ہوں اسکا علی بھی دوست ہو حدیث ہے ابن ماجہ نے حدیث بنی
 حماد قال اخبرنا ابو عوانہ عن سلیمان قال حدثننا جیب بن ابی سائب عن ابی الطفیل
 عن زید بن ارقم قال لما رجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حجۃ الوداع
 نزل غیب پر حرم امرید رجالت فقص ثم قال کافی قد دعیت وانی قد ترکت فیکر
 الثقلین احدہما الابرص من الاخر کتاب اللہ و عمرتہ اهل بیتی فانظروا کیف خلفتہ
 فیہما فانما ان یفتروا حتی یرد الحوض ثم قال ان اللہ مولائی وانا وانی کل مؤمن ثم
 احسن بیئہ علی رضی اللہ عنہ فقال من کنت ولیہ فہذا ولیہ اللہ والی من واکاہ وعاہد من
 عاہدہ فقلت لوزید سمعته من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما کان فی الدنیا
 احسن راہ یغیبہ وسمعتہ یأذینہ زید بن ارقم سے روایت ہے کہ جب حضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم حج الوداع سے پھر اور غزیر خم (ایک جگہ کا نام ہے) میں اترے تو منبر کے رکھنے
 کا حکم کیا سو منبر پر گیا پھر فرمایا کہ گویا کہ میں بلا یا کیا ہوں اور میں نے قبول کیا سو میں تم میں چیرن چور ہوں

فصل

دوسری بڑی ہے ایک تو کتاب اللہ یعنی قرآن مجید ہے اور دوسری میری آل میں کہ وہ سب سے
 دگے تم بعد میرے بیچ لنگے کہ وہ ایک دوسرے کبھی جدا نہیں ہونگے یہاں تک کہ اوہین میرے حوض پر پہنچ
 آیا کہ خدا دوست میرا ہے اور میں دوست ہوں ہر ایماندار کا پہر اپنے علی رضہ کا اتہہ پکارا اور فرمایا کہ جسکا
 بن دوست ہوں اسکا یہی دوست ہر الہی دوست رکھ اس شخص کو کہ دوست رکھو علی ہم کو اور تم
 بہا اسکو کہ دشمن رکھو علی رضہ کو ابی طفیل کہتا ہے کہ میں نے زید سے کہا کہ تو نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے
 حدیث سنی ہے اُسے کہا کہ منبر کے پاس کوئی نہ تھا مگر کہ اسکو اپنی آنکھوں سے دیکھا اور اپنے کانوں سے
 سنا حدیث ۱۷۰ ابنا نادر محمد بن العلام قال حدثنا ابو معمر بن زکریا قال حدثنا ابو الحسن
 عن سعد بن عبیدہ عن ابی بردہ عن ابیہ قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم فی سیرتہ واستعمل علینا علیا فلم یرجعنا سألنا کیف راہیم صحبۃ صحابہ کرام
 اناشکوہ وکما شکاہ غیری فرغت راسی وکنت رجلا کثیرا فاذا وجه رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم قد احمز فقال من کنت ولبتہ فغلی ولبتہ ثم جردت برہم ورویت
 حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک چوٹے شکر میں بھیجا اور علی رضہ کو ہم پر میرا کیا سوجب ہم خیمت پہنچے
 حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم سے پوچھا کہ تم نے اپنے صاحب کی صحبت کس طرح دیکھی یعنی علی رضہ ہمارے
 ساتھ اچھی طرح سے پیش آئے یا بری طرح سے سو میں نے تو انکی شکایت کی اور میرے سوا اور کسی نے انکی شکایت
 نہ کی سو میں نے اپنا سر اٹھایا اور تھا میں نیچے سر رکھنے والا اور کیا دیکھتا ہوں کہ اچانک حضرت صلے اللہ علیہ
 وسلم کا چہرہ سرخ ہوا اور فرمایا کہ جسکا میں دوست ہوں اسکا علی بھی دوست ہے حدیث ۱۷۰ ابنا نادر
 محمد بن الثنی قال حدثنا ابو احمد قال حدثنا عبد الملک بن ابی عیینہ عن الحكم بن
 سعید بن جبیر عن ابن عباس قال حدثنی بریدہ قال بعثنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 مع علی الی الیمین فرأیت معہ جفوة فلما رجعت شکوہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 فرقم راسی الی وقال یا بریدہ من کنت مولاه فعلی مولاه ثم جردت برہم ورویت
 حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو علی رضہ کے ساتھ عین کی طرف بھیجا سو میں نے علی رضہ کو دیکھی سو جب
 پہر اتو میں نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے انکی شکایت کی سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے میری طرف سر
 اٹھایا اور فرمایا اور بریدہ جسکا میں دوست ہوں اسکا علی بھی دوست ہے حدیث ۱۷۰ ابنا نادر

بہا اسکو کہ دشمن رکھو علی رضہ کو ابی طفیل کہتا ہے کہ میں نے زید سے کہا کہ تو نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے حدیث سنی ہے اُسے کہا کہ منبر کے پاس کوئی نہ تھا مگر کہ اسکو اپنی آنکھوں سے دیکھا اور اپنے کانوں سے سنا حدیث ۱۷۰ ابنا نادر محمد بن العلام قال حدثنا ابو معمر بن زکریا قال حدثنا ابو الحسن عن سعد بن عبیدہ عن ابی بردہ عن ابیہ قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سیرتہ واستعمل علینا علیا فلم یرجعنا سألنا کیف راہیم صحبۃ صحابہ کرام اناشکوہ وکما شکاہ غیری فرغت راسی وکنت رجلا کثیرا فاذا وجه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد احمز فقال من کنت ولبتہ فغلی ولبتہ ثم جردت برہم ورویت

ہو یا حضرت ہم گواہی دیتے ہیں کہ البتہ آپ دوست تر ہیں ساتھ ہر سوں کے نفس اسکے سو فرمایا
تہ تحقیق جسکین دوست ہوں اسکا علی ہی دوست ہو اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ

حدیث ۸۵ ابنا محمد بن یحییٰ بن عبد اللہ النیسابوری و احمد بن عثمان
حکیم قال انا عبد بن موسی قال ابنا ہا ز بن ایوب عن طلحة الا یامی
احد ثنا عمیر بن سعید انہ سمع علیا و هو یبشیر فی الرحبة من سمع رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کنت مولاه فعلی مولاه فقام بضعة عشر فشہدوا
جمیر بن سعید روایت ہو کہ اسنے علی رضی اللہ عنہ سے سنا ایک مکان میں اسحال میں کہ وہ سوال کرتے

کہ کس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرماتے ہو کہ جسکین دوست ہوں اسکا علی
ی دوست ہو سو کچھ اور پوس آدمی کہے ہو اور گواہی دی کہ منے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حدیث

نی حدیث ۸۶ ابنا محمد بن المثنی قال حد ثنا محمد قال حد ثنا شعبہ
بن ابی اسحق قال سمعت سعید بن وهب قال قام خمسة اوسنة من اصحاب النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فشہدوا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من کنت مولاه

فعلی مولاه ترجمہ سعید بن سعید روایت کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں پانچ یا چھ آدمی
ہے ہوئے اور گواہی دی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جسکین دوست ہوں اسکا علی

بھی دوست ہو حدیث ۸۷ ابنا علی بن محمد بن علی قاصی المصیصی قال حد ثنا
ذکف قال حد ثنا اسرائیل عن ابی اسحاق قال حد ثنی سعید بن وهب انہ قام ممتا
لیہ سنة و قال زید بن یثیع و قام ممتا لیئنی سنة فشہدوا انہم سمعوا رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کنت مولاه فعلی مولاه ترجمہ سعید بن سعید
روایت ہو کہ میرے پاس والون میں چھ آدمی کہے ہو اور گواہی دی کہ منے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

سے سنا ہے فرماتے ہو کہ جسکین دوست ہوں اسکا علی بھی دوست ہو حدیث ۸۸ ابنا
ابو اود قال حد ثنا عمران بن ابان قال حد ثنا شریک قال حد ثنا اسحاق بن زبیر

بن یثیع قال سمعت علی بن ابی طالب یقول علی من کنت مولاه فعلی مولاه و انہ سمع رسول اللہ رجلا
الا انشد الا اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم هل سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

يَوْمَ غَدٍ يُرْحِمُ يَقُولُ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيَ مَوْلَاهُ اللَّهُمَّ وَالِ مَنْزِلِ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَ
 فَقَامَ سِنَةٌ مِنْ جَانِبِ الْمُنْبَرِ وَسِنَةٌ مِنْ الْجَانِبِ الْأُخْرَى فَتَهَيَّأُوا لَهُمْ سَمْعُوا رَسُولَ اللَّهِ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَلِكَ قَالَ شَرِيكَ فَقُلْتُ لَا بِي إِسْحَاقُ هَلْ سَمِعْتَ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ
 حَدَّثَ بِهَذَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ
 عِمْرَانُ بْنُ أَبِي أَسِيْبٍ لَيْسَ بِقَوِيٍّ فِي الْحَدِيثِ ثُمَّ زَيْدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ رَوَى عَنْ أَبِي عَدِيٍّ
 أَنَّ كَوْثَرَ بْنَ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ رَوَى عَنْ أَبِي عَدِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَصْحَابَهُ كَوَّكِبًا أَسْتَضَاءَتْ حَضْرَتَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَنَابِلِ أَبِي عَدِيٍّ رَجُلٍ كَرِهَ
 دَوَسْتَهُ هُوَ نَسَاكَ عَلَى جِي دَوَسْتَهُ الْهَيْ دَوَسْتَهُ رَجُلٌ كَرِهَ دَوَسْتَهُ رَجُلٌ كَرِهَ دَوَسْتَهُ رَجُلٌ
 أَسْ شَخْصٌ كَوَّ كَوَّ شَخْصٌ كَرِهَ دَوَسْتَهُ رَجُلٌ كَرِهَ دَوَسْتَهُ رَجُلٌ كَرِهَ دَوَسْتَهُ رَجُلٌ
 أَوْ كَوَّ هِيَ دِي كَرِهَتْ حَضْرَتَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَنَابِلِ أَبِي عَدِيٍّ رَجُلٌ كَرِهَ دَوَسْتَهُ
 أَبِي إِسْحَاقَ رَجُلٌ كَرِهَتْ كَرِهَتْ كَرِهَتْ كَرِهَتْ كَرِهَتْ كَرِهَتْ كَرِهَتْ كَرِهَتْ كَرِهَتْ كَرِهَتْ كَرِهَتْ
 بَيَانٌ كَرِهَتْ كَرِهَتْ كَرِهَتْ كَرِهَتْ كَرِهَتْ كَرِهَتْ كَرِهَتْ كَرِهَتْ كَرِهَتْ كَرِهَتْ كَرِهَتْ كَرِهَتْ
 ذِكْرُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِ كُلِّ مَوْءِنٍ مِنْ بَعْدِي
 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ سُلَيْمَانَ
 عَنْ (بِزِيٍّ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عِمْرَانَ... بِرِجْصَيْنِ رَجُلٌ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَمَضَى فِي السَّرِيَّةِ فَأَخْتَأَتْ
 جَارِيَةٌ فَأَنْكَرُوا عَلَيْهِ وَتَعَاقَدَ أَرْبَعَةٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا
 إِذَا بَيَّعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَوْا عَلَيْهِ وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ إِذَا رَجَعُوا مِنْ
 سَفَرٍ بَدَأَ أَيْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمُوا عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفُوا إِلَى رِحَالِهِمْ فَلَمَّا
 فَدِمَتِ السَّرِيَّةُ فَسَلَّمُوا عَلَى النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَامَ أَحَدٌ الْأَرْبَعَةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ لِمَ تَرَى أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ مَنَعَكَ كَذَا وَلَكِنَّا فَاعْرَضَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ الثَّانِي فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ قَامَ الثَّلَاثُ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ ثُمَّ قَامَ الرَّابِعُ

بِزِيٍّ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عِمْرَانَ... بِرِجْصَيْنِ رَجُلٌ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَمَضَى فِي السَّرِيَّةِ فَأَخْتَأَتْ جَارِيَةٌ فَأَنْكَرُوا عَلَيْهِ وَتَعَاقَدَ أَرْبَعَةٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا إِذَا بَيَّعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَوْا عَلَيْهِ وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ إِذَا رَجَعُوا مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ أَيْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمُوا عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفُوا إِلَى رِحَالِهِمْ فَلَمَّا فَدِمَتِ السَّرِيَّةُ فَسَلَّمُوا عَلَى النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَامَ أَحَدٌ الْأَرْبَعَةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ تَرَى أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ مَنَعَكَ كَذَا وَلَكِنَّا فَاعْرَضَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ الثَّانِي فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ قَامَ الثَّلَاثُ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ ثُمَّ قَامَ الرَّابِعُ

بِزِيٍّ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عِمْرَانَ... بِرِجْصَيْنِ رَجُلٌ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَمَضَى فِي السَّرِيَّةِ فَأَخْتَأَتْ جَارِيَةٌ فَأَنْكَرُوا عَلَيْهِ وَتَعَاقَدَ أَرْبَعَةٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا إِذَا بَيَّعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَوْا عَلَيْهِ وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ إِذَا رَجَعُوا مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ أَيْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمُوا عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفُوا إِلَى رِحَالِهِمْ فَلَمَّا فَدِمَتِ السَّرِيَّةُ فَسَلَّمُوا عَلَى النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَامَ أَحَدٌ الْأَرْبَعَةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ تَرَى أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ مَنَعَكَ كَذَا وَلَكِنَّا فَاعْرَضَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ الثَّانِي فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ قَامَ الثَّلَاثُ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ ثُمَّ قَامَ الرَّابِعُ

قَالَ مَثَل مَا قَالُوا فَأَقْبَلَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالغَضَبُ لِعَرَفٍ فِي وَجْهِهِ
 قَالَ مَا تُرِيدُونَ مِنْ عَلِيٍّ إِنَّ عَلِيًّا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَكُلُّ مُؤْمِنٍ مِنْ بَعْدِي ثُمَّ
 ان بن حصین سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور علی رضی کو اسی پر سردار
 اسو حضرت علی رضی کے ساتھ گئے یعنی پس کفارت لڑنے اور ان کے لڑنے اور عورتیں بند کر کے اور
 عملی نے بندی میں سے ایک لونڈی کو سے لیا سو لوگوں نے اسی پر انکار کیا اور اصحاب میں سے چار
 وحی نے اسی میں عہد کیا کہ جب ہم حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے طین تو علی رضی کی شکایت کرینگے اور جو کچھ
 نے کیا آپ کو اسکی خبر دینگے اور دستور تھا کہ جب سلمان جنگ وغیرہ سے پہرتے تو پہلے حضرت صلے
 اللہ علیہ وسلم پاس آتے تھے اور آپ کو سلام کہتے تھے پھر اپنے گھر وکلی طرف جاتے تھے سو جب لشکر آیا تو حضرت صلے
 اللہ علیہ وسلم کو گیا اور ان چار میں سے ایک آدمی کہہ اہوا اور عرض کی کہ یا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
 نے ایسا ایسا کیا سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے شہ پیر پیر و ویر کر لیا اور اسے بھی اسی طرح کہا
 پیر کر لیا اور اسے بھی اسی طرح کہا پیر کر لیا اور اسے بھی اسی طرح کہا سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
 سلم انکی طرف متوجہ ہوئے اس حال میں کہ آپکے چہرہ میں غصہ معلوم ہوتا تھا سو فرمایا کہ تم علی رضی سے کیا لڑو
 کہتے ہو کہ علی مجھ سے ہو اور میں اس سے اور وہ دوست ہے اور ایسا لڑا کچھ میرے لیے ذکر قول لنبی
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ وَوَلِيُّكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسلم کی اس حدیث کا بیان کہ علی رضی تمہارا دوست ہے اور پسندیدہ ہے مجھے میرے حکم پر ہے۔ حدیث ابن
 محمد بن شعیب قال اخبرنا واصل بن عبد الاعلی الکوفی عن ابی فضیل بن اکصل عن عبد ابن فضیل
 بن بريدة عن ابيه قال بعثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم الى اليمن مع خالد بن الوليد
 وبعث علينا علي جبر اخرو قال ان التقيتما فعلى كرم الله وجهه على اناس من قريظة فقتلنا
 كل واحد منكما على حدة فلقينا بنبي زبيد من اهل اليمن وظهر المسلمون على المشركين
 فقاتلنا للقائنا وسبينا الذرية فاصطفى علي جاريتا لنفسه من النعمي كذا
 لوليد الى النبي صلى الله عليه وسلم وامرني ان اتال منه قال فالتقيت ابا بكر بن ابي
 من علي رضی تغیر اور چہرہ ایسی بنی صلے اللہ علیہ وسلم نے تعالٰیٰ ہذا مکان العابد بعثت
 مع رجل في الزماني بطاعته فبلغت ما ارسلت به فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم

لِي كَاتِبًا يَا بَرِيدَةَ فِي عِلِّيِّ فَإِنَّ عَلِيًّا مِنِّي وَأَنَا مِنُّهُ وَهُوَ وَبِكُلِّ بَعْدِي تَرْجُمُهُ بَرِيدَةَ رَوَيْتَ
 کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجو خالد بن ولید کے ساتھ میں کی طرف پہنچا اور علی رضی اللہ عنہ کو دوسرے لشکر پر
 سردار کر کے پہنچا اور فرمایا کہ جب دو نو لشکر ملجاؤ تو علی رضی اللہ عنہ سے ہر ایک سب لوگوں کے اور اگر تم جدوجہد
 رہو تو تم دو نو زمین سے ہر ایک جدا ہر دوسرے سے سولے ہم نبی زبید کو اہل میں سے جو یعنی اُسے مقابلہ
 کیا سو مسلمان شکر کو نیر غالب ہو سو ہنسنے بڑو کو قتل کیا اور چھوٹو کو قید کیا اور علی رضی اللہ عنہ نے اپنے لیے بڑی
 میں سے ایک لوٹو جو حین علی سو خالد بن ولید نے یہ بات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کہی اور حکم کیا
 مجھ کو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچاؤن اُسے کہا سو میں نے وہ خط حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کے پاس پہنچایا اور علی رضی اللہ عنہ کی شکایت کی سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ متغیر ہوا میں نے عرض کی کہ ہنر
 پناہ مانگتا ہوں پیغمبر کے غضب کے اپنے مجھ کو ایک مرد کے ساتھ پہنچا تھا اور اسکی فرمانبرداری مجھ پر لازم
 کی تھی سو پہنچائی میں نے وہ چیز کہ پہنچا گیا تھا میں ساتھ اُس کے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
 اے بریدہ علی رضی اللہ عنہ کی شکایت نہ کر اس واسطے کہ مقرر علی مجھ سے ہو اور میں اُس سے اور وہ دوست تھا
 بعد یہ ذکر قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ
 سَبَّنِي یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حدیث کا بیان کہ جس نے علی رضی اللہ عنہ کو برا کہا اُسے مجھ کو برا
 کہا حدیث ۹۱ ابنا نا احمد بن شعيب قال اخبرنا العباس بن محمد الدوري قال حدثني
 زكريا يحيى بن ابي بكر قال حدثنا اسراييل عن ابي اسحاق عن ابي عبد الله الجدي قال دخلت
 على ام سلمة ربه فقالت انت رب رسول الله صلى الله عليه وسلم تقولن سبجان الله او
 معاذ الله قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من سب عليا فقد سبني
 ترجمہ عبد اللہ جلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا سو اُس نے کہا کہ کیا تو حضرت صلی
 علیہ وسلم کو برا کہتا ہے میں نے کہا اللہ پاک ہے یا کہا پناہ مانگتا ہوں میں اللہ سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں نے
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ جس نے علی رضی اللہ عنہ کو برا کہا اُسے مجھ کو برا کہا و مقتضای
 حدیث کا یہ ہے کہ ہر برا کہنا علی رضی اللہ عنہ کا کفر اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ محمول ہے وعید پر ہے
 حدیث ۹۲ ابنا نا احمد بن شعيب قال اخبرنا عبد الاعلى بن واصل بن عبد الاعلى
 سعد الكوفي قال حدثنا جعفر بن عون عن شقيق بن ابي عبد الله قال حدثني جعفر بن ابي بكر

ہیکے کہ انہیں سو میں زید بن ارقم سے ملا اور میں نے اسکو اسکی خبر دی زید نے کہا کہ کیا تو انکار کرتا ہے میں نے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے اور لفظ ابو داؤد کا ہے حدیث شام ۹ ابنا احمد

ابن شعیب قال اخبرني ابو عبد الرحمن زكريا بن يحيى السجستاني قال حدثني محمد بن
عبد الرحيم قال ابنا ابراهيم قال حدثنا معن قال حدثني موسى بن يعقوب عن

المهاجرين سمار عن عائشة بنت سعد وعامر بن سعد عن سعد ان رسول الله صلى
الله عليه وسلم خطب فقال اما بعد ايها الناس فاني وليكم قالوا صدقت ثم اخذ

بيدي فرفعتها فقال هذا اولي واولي عني وال اللهم من والاه وعاد اللهم
من عاداه ترجمہ سعد روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا سو فرمایا کہ اب پروردگار اور صلوة کے

ای لوگو پس میں تمہارا دوست ہوں اصحاب نے عرض کی کہ آپ نے یہ کیا ہے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
علی کا ہاتھ پکڑا اور اسکو اٹھایا پھر فرمایا یہ دوست میرا ہے اور میری طرف سے احکام الہی پونچانے والے

الہی دوست کہہ اس شخص کو کہ دوست رکھی علی رہو اور دشمن رکھو اسکو کہ دشمن رکھی علی رہو کہ
حدیث شام ۹ ابنا احمد بن حنبلان البصری ابو الجوزا قال اخبرنا ابن عمه بنت

سعد عن سعد قال حدثنا ابن عيينة وهو صدق بن خالد البصري عن عائشة بنت
سعد عن سعد قال اخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم بيدي فخطب فحمد الله تعالى

واثنى علي ثم قال انتم تعلمون ان اولي بكم من انفسكم قالوا نعم
صدقت يا رسول الله ثم اخذ بيدي فرفعتها وقال من كنت مولاه فهذا اوليه وان

الله يوالي من والاه و يعادي من عاداه ترجمہ سعد روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی
کا ہاتھ پکڑا اور خطبہ پڑھا اور خدا کی تعریف کی اور فرمایا تم نہیں جانتے کہ میں نزدیک تر ہوں ساتھ

تمہارے نفسوں تمہاری جیسے اصحاب نے عرض کی کہ ان یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے یہ فرمایا پھر آپ نے
علی کا ہاتھ پکڑا اور اسکو اٹھایا اور فرمایا کہ جسکامین دوست ہوں اسکا علی رہو بھی دوست ہو اور مقرر ہے

دوست کہتے اس شخص کو کہ دوست رکھی علی رہو اور دشمن رکھتا ہے اسکو کہ دشمن رکھی علی رہو کہ
حدیث شام ۹ ابنا احمد بن شعیب قال اخبرنا زكريا بن يحيى قال حدثنا يعقوب بن
جعفر بن ابی كثير عن سمار قال اخبرني عائشة بنت سعد عن سعد قال

سمار

قال الله من والاه وعاد الله

وليه

سمار

نے فرمایا کہ کیا تو علی رضی اللہ عنہ کو تنہا کہتا ہے یا کہتا ہے
 حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی رضی اللہ عنہ کو دشمن نہ کہہ اور اگر تو اسکو دوست کہتا ہو تو اس سے
 ت زیادہ کہہ سو قسم ہے اس ذات کی جسکی قلوب میں میری جان ہے کہ اللہ علی رضی اللہ عنہ کی آل کا حصہ نہیں ہے
 افضل ہے لوندی سے یعنی اگر لوندی سے کوئی چیز افضل میں تو تبھی دوست ہے سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
 بعد میرے نزدیک علی رضی اللہ عنہ سے کوئی محبوب تر نہیں تھا عبد اللہ بن مرید نے کہا کہ اس حدیث میں میرا اور حضرت
 صلے اللہ علیہ وسلم کے درمیان میرے باپ سے کوئی نہ تھا حدیث ۹۹۹ ابانہ احمد بن سعید
 ال اخبیرنا الحسن بن حریث المرزبی قال حدثنا الفضل بن موسى عن الاعمش عن
 فی اسحاق عن سعید بن وهب قال قال علیؑ لکم اللہ ووجهہ فی الریحۃ انشد باللہ من
 مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم غدیر خم یقول (اللہ وولیی وانا ولی المؤمنین
 ومن کنت ولیہ فہذا ولیہ اللہ وال من وکاہ وعاہد من عاہدہ وانصر من نصرہ
 قال سعید فقام الی جنبی سئلہ فقال زید بن یحییٰ فقام من عندی سئلہ وقال
 عمرو بن مرة وساق الحدیث (۱۰) ذی مریٰ حاجب من احبہ وایغض من اغضہ
 ساق الحدیث - رواہ اسحاق بن اسحاق عن ابن اسحاق عن عمیر بن ذی مریٰ عن حمیر بن عبد
 روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے ایک مجاہدین سے کہا کہ میں تم سے ہوں اللہ کی اس مرد کو کہ غدیر خم کے دن
 حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوا ہے کہ تم میرے دوست ہو اور میں دوست ہوں تم سے اور تم میرے
 جسکے میں دوست ہوں اسکا علی رضی اللہ عنہ بھی دوست ہے الہی دوست ہے کہہ جس شخصکو کہ دوست رکھو علی رضی اللہ عنہ کو
 اور دشمن رکھو اسکو کہ دشمن رکھے اسکو اور مرد کہ اسکو جو دوست رکھے علی رضی اللہ عنہ کی عیادت نے کہا سو میرے پہلو
 میں ہے آدمی کہڑو ہوئے اور زید بن سعید نے کہا کہ میرے پاس ہے جو آدمی کہڑو ہوئے اسکو
 دی کہتے یہ ہیں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو تم سے دوست رکھے وہ میرا دوست ہے اور جو تم سے
 رکھو اسکو اور دشمن رکھے اسکو کہ دشمن رکھے اسکو اور اس حدیث کی یہ عیادت ہے کہ جو تم سے دوست رکھے وہ میرا دوست ہے
 عمر زید مری سے حدیث ۹۹۹ ابانہ احمد بن سعید
 قال حدثنا خلف بن تمیم قال حدثنا اسحاق بن اسحاق عن عمیر بن ذی
 مری قال شهدت علیؑ فی الریحۃ یئس اب حجاب عمہ صلی اللہ علیہ وسلم انکم

ان اللہ ورسولہ
 قال فقال سعید
 منیم

ان
فان
انصر

سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ شَدِّ بَرِيحِهِمْ مَا قَالَ فَقَامَ أَنَا فَنَشِدُ وَإِذَا نَهَمْتُ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كُنْتُ مُرَاوِدًا (فَعَلِي) مُرَاوِدًا اللَّهُمَّ وَالْأَمْرُ مِنْ وَرَاءِ
 وَتَعَادَ مِنْ عَادَاتِهِ وَأَجَبَتْ مِنْ أَجْبَتِهِ وَأَبْغَضَتْ مِنْ أَبْغَضَتِهِ وَانْظُرْ مِنْ لَصْرَةٍ تَرْجُو عَمْرٍو وَرَوْزَةٍ
 رَمَضَةٍ رَوَايَتِ هُوَ كَمِنْ حَضْرَتِ عَلِيِّ رَمَضَةٍ پَسِ اِيك جگہ میں حاضر ہوا کہ وہ حضرت علیؑ کو اس لیے کہ وہ
 کو قسم دیتے ہو کہ تم میں سے کسی نے حضرت علیؑ کو اس لیے کہ وہ حضرت علیؑ کو اس لیے کہ وہ حضرت علیؑ کو اس لیے کہ وہ
 سوکھی آدمی کہہ رہے ہو گئے اور گواہی دی کہ ہم نے حضرت علیؑ کو اس لیے کہ وہ حضرت علیؑ کو اس لیے کہ وہ حضرت علیؑ کو اس لیے کہ وہ
 دوست ہوں اسکا علیؑ کو بھی دوست ہی الہی دوست رکھا اس شخص کو کہ وہ دوست رکھی اسکو اور دشمن
 رکھی اسکو کہ دشمن رکھی اسکو اور محبوب رکھی اسکو کہ محبوب رکھی اسکو اور بعض رکھی اسکو کہ بعض رکھی اسکو
 اور مدد کر اسکو کہ مدد کر اسکی ذِکْرُ الْفَرْقِ بَيْنَ الْمُؤْمِنِ وَالْمُنَافِقِ مَوْسَمٌ وَمِنَانَتُ
 وَرِيَانُ فَرْقِ كَرْنِي كَابِيَانِ مَحَلَايَاتِ ۱۰۰۔ اَبَانَا اَحْمَدُ بِنُ شَعِيْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو كُرَيْبٍ
 مُحَمَّدُ بِنُ الْعَلَاءِ الْكُوْفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْوِيَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ تَابِتٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ جَبْرِ
 عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَاللَّهِ الَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ إِنَّهُ لِعَهْدِ النَّبِيِّ الْأَمِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحِبُّنِي الْأَمُومِينَ وَلَا يَبْغِضُنِي إِلَّا مُنَافِقًا رَجْمَ زَيْدِ بْنِ جَبْرِ رَمَضَةٍ رَوَايَتِ
 کہ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی کہ پہاڑ ادا نہ کو یعنی اسکو اگا یا اور پیرا کیا ہر جا بدار کو تھپتھپ
 نشان ہے کہ حضرت علیؑ کو اس لیے کہ وہ حضرت علیؑ کو اس لیے کہ وہ حضرت علیؑ کو اس لیے کہ وہ حضرت علیؑ کو اس لیے کہ وہ
 ایسا بدار اور نہیں دشمن رکھیگا مجھکو مگر منافق یعنی مومن کا مل مجھ سے محبت شروع مطابق واقع کے رکھیگا
 بغیر زیادتی اور نقصان کو تاکہ کھلیا دین خارجی پس جسے دوست رکھا حضرت علیؑ کو اور بعض رکھا دشمن سے
 مشا تونہ دوستی رکھی اسنے اسنے دوستی شروع پس محبت علیؑ کی علامت ایمان کی ہے اور عداوت
 انکی نشانی نفاق کی حَلَايَاتِ ۱۰۱۔ اَبَانَا اَحْمَدُ بِنُ شَعِيْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا وَاَصِلُ بِنُ عَبْدِ اللَّهِ
 ابْنُ وَاَصِلُ الْكُوْفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ تَابِتٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ
 عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ عَهْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَا يُحِبُّنِي إِلَّا مُنَافِقًا وَلَا يَبْغِضُنِي إِلَّا مُنَافِقًا
 کہ حمزہ زید بن جبیر سے روایت ہو کہ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ حضرت علیؑ کو اس لیے کہ وہ حضرت علیؑ کو اس لیے کہ وہ حضرت علیؑ کو اس لیے کہ وہ
 نہیں دوست رکھیگا مجھکو مگر ایمان دار اور نہیں دشمن رکھیگا مجھکو مگر منافق حَلَايَاتِ ۱۰۲۔ اَبَانَا اَحْمَدُ

کہ اللہ

بن شعیب قال أخبرنا يوسف بن عيسى قال ابننا الفضل بن موسى قال أنبأنا الأعمش
 عن عدي بن زر قال قال علي بن أبي طالب لعهد النبي الأكرم (ص) أنا لا يغيثك إلا
 مؤمن ولا يغيثك إلا منافق ترجمہ ہے روایت کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت
 صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ مجھ پر عہد کیا ہے کہ نہ دوست رکھیگا نہ بھگوگا ایمان دار اور نہ دشمن رکھوگا نہ بھگوگا منافق
 و اس حدیث کے معلوم ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دوستی کہتی ایمان کی نشانی ہے اور اللہ سے بد دوستی
 کہتی نفاق کی نشانی ہے ذکر ضرب المثل الذی ضربہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم لعلی ترجمہ ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا علی رضی اللہ عنہ کے لیے مثال بیان کرنا حدیث میں
 ابننا احمد بن شعیب قال أخبرنا ابو جعفر محمد بن عبد اللہ بن المبارک المحض ومی
 حکم ثنائی بن مبین قال حدثنا ابو جعفر الابرار عن الحكم بن عبد الملك عن الحارث
 ابن حصين عن ابي صادق عن ربيعة بن راجح عن علي بن ابي طالب قال قال رسول الله صلي الله
 عليه وسلم يا علي فيك مثل من عيني عليه السلام البغضة اليهم حتى اثموا الله
 واجتبه النصارى حتى انزلوه بالقرآن التي ليس له ترجمہ ہے روایت کہ حضرت صلے
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی رضی اللہ عنہ میں ایک مشابہت ہے علیہ السلام سے دشمنی کہا کہ گویا وہ اپنے
 بہت پیار تھا کہ ہمت لگائی انکی مان کو یعنی حضرت مریم کو ہمت لگائی اور دوست کہا کہ گویا
 نے یعنی مد سے زیادہ پیار تھا کہ انرا انکو اس مرتبہ پر کتابت نہیں ہے واسطے انکے کہ انکو اللہ یا ابن اللہ کہا
 و اس کے معلوم ہوا کہ محبت الہی قدر محبوب ہے کہ حد سے گذرے اور موافق شرع کہے ہوا اور جو محبت کہ
 حد سے زیادہ ہو گمراہی کی طرف کہیں لے جاتی ہے پس ہر ایمان دار کو چاہیے کہ میانہ روی اختیار کرے
 اور افراط اور تفريط سے بچے ذکر منزلة علي بن ابي طالب كرم الله وجهه
 قربه من النبي صلى الله عليه وسلم ولنزول وحيت
 الله صلى الله عليه وسلم له حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مرتبہ اور انکے حضرت
 نزدیک ہونے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے انکو دوست رکھنے کا بیان حدیث میں ہے ابننا
 احمد بن شعیب قال أخبرنا اسمعيل بن مسعود البصري قال حدثنا خالد بن شبيب
 عن ابي اسحاق عن العلاء قال قال رجل ابن عمر عن عثمان قال كان من الذين تولوا

علی رضی اللہ عنہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وارث ہو کر اور تیرے دادا یعنی عباسؓ کے وارث نہ ہو کر حالانکہ وہ بیٹے
 عباسؓ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے کہا تھے علی رضی اللہ عنہ اول ہمارا ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے از رو
 لاق ہوئے کے اور سخت تر ہمارے ساتھ ان کے از رو ساتھ رہنے کو حدیث ۱۱۰ - أخبر فی احمد
 ابن شعیب قال أخبر فی عبد الرحیم المرزوقی قال انبأنا عمر بن محمد قال انبأنا یونس
 ابن ابی اسحاق عن عمیر بن حرث عن النعمان بن بشیر قال استاذن ابو بکر عن النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم فسمع صوت عائشة علیا وہی تقول و اللہ قد علمت ان علیا احب
 الیک من ابی فاصدی الیہما ابو بکر لیلطہما و قال یابنت فلانة اراک ترفعین صوتک
 علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامسک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و خرج
 ابو بکر غضبا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عائشة کیف رایتنی ابعثتک
 من الرجل ثم استاذن ابو بکر بعد ذلک وقد اصطلح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 و عائشة فقال ادخلانی فی السلم کما ادخلتانی فی الحرب فقال رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم قد فعلنا ثم حمید بن عثمان بن بشیر سے روایت ہے کہ ابو بکر نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ان
 چاہا یعنی اندر آئیے لیسے وعائشہ رضی اللہ عنہا کی آواز بلند سنی اس حال میں کہ وہ کہتی تھیں قسم ہے خدا کی تحقیق میں
 ہوں کہ علی رضی اللہ عنہ مجھ سے بہتر ہیں نزدیک آپ کے باپ میرے سوا ابو بکر نے قصد کیا کہ عائشہ کو طمانچہ مارے
 اور کہا اسے فلاسے کی بیٹی میں دیکھتا ہوں کہ تو اپنے آواز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بلند کرتی ہے سو
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر کو روکا اور ابو بکر نے اپنے سے روکے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 کہ اور عائشہ تو نے میرے ساتھ نہیں لکھا کہ میں نے تجھ کو سطح اس مرد بجا یا پھر ابو بکر نے اپنے آواز حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم اور عائشہ نے آپس میں صلح کی تھی ابو بکر نے کہا کہ مجھ کو بھی صلح میں داخل کرو سطح
 کہتے مجھ کو لڑائی میں داخل کیا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں مکہ بھی صلح میں داخل کیا
 حال بیت ۱۱۰ - أخبر فی احمد بن شعیب قال أخبرنی محمد بن ادم بن سلیمان المصیبری
 قال حدثنا ابی عیینة عن ابیہ عن ابی اسحاق عن جسر و هو ابن عمیر قال دخلت مع
 ابی علی عائشہ را نا علم فاذ کوث لہا علیا رة فقالت ما رايت رجلا کان احب الی رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منہ وکذا امرأة احب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من امراتہ

لقد

ابی

بمجمع بن عمیر سے روایت ہو کہ میں اپنے باپ کے ساتھ حضرت عائشہ رضہ پاس گیا اس حال میں کہ میں لڑکا
 سوینے اس پاس علی رضہ کا ذکر کیا عائشہ رضہ نے کہا کہ بتے کوئی مرد نہیں دیکھا کہ محبوب تر ہو نزدیک
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علی رضہ سے اور نہ کوئی عورت کہ محبوب تر ہو نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
 بابی انگریزی یعنی حضرت فاطمہ رضہ سے حدیث ۱۱۲ - **أَبَانَا أَحْمَدُ بْنُ زَعْبِيبٍ قَالَ أَخْبَرَنَا**
مَرْوَانُ بْنُ عَمِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخَطَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ
بْنِ رَجَاءِ الزُّبَيْدِيُّ عَنْ أَبِي شَجَّاقِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ جَمِيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَدِيٍّ عَنْ
نَائِسَةَ رَضَةَ (رَضِيَ عَنْهَا مَا تَسْأَلُهَا) مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ بِمَنْ رَعَى رَضَةَ فَتَسْأَلُ بِنْتِي عَنْ دُخُولِي فَكَانَتْ
تَعْلَمُ لِحَدِّثِهَا أَنَّ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ مَنْ كَانَ أَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ مِنَ الشَّرَائِبِ
 ترجمہ جمیع بن عمیر سے روایت ہے کہ میں اپنی ماں کے ساتھ حضرت عائشہ رضہ پاس گیا سو سنی بیٹھوہ مجھ
 کہ میری ماں نے اس سے پردے کے پیچھے پوچھی علی رضہ کے حال کے سو عائشہ رضہ نے کہا کہ تو مجھ سے اس مرد
 کا حال پوچھا کہ میں کسی کو نہیں جانتی کہ محبوب تر ہو نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس سے اور نہ کوئی
 عورت کہ محبوب تر ہو نزدیک بچے عورت اسکی سے حدیث ۱۱۳ - **أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ زَعْبِيبٍ قَالَ**
أَخْبَرَنِي ذَكْرِيَّانُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِذَا عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَحْمَدَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى أَبِي فَسَأَلَهُ أَيْ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّبِيُّ قَالَ
فَاطِمَةُ وَمِنْ الرِّجَالِ عَلِيُّ رَضَةَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ عَطَاءٍ لَيْسَ بِالقَوِي فِي الْحَدِيثِ تَرْجَمَهُ
 ابی بربیدہ رضہ روایت ہو کہ ایک مرد میرا باپ آیا اور اس سے پوچھا کہ سب لوگوں سے زیادہ تر پیارا حضرت صلی
 اللہ علیہ وسلم کے نزدیک کون آدمی تھا اسنے کہا کہ سب لوگوں سے زیادہ تر پیارا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
 نزدیک عورتوں میں سے فاطمہ رضہ تھیں اور مردوں میں سے حضرت علی رضہ تھے امام نسائی نے اسکی روایت
 عطا حدیث میں قوی نہیں **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک فاطمہ رضہ سے
 مردوں سے پیار علی رضہ تھے اور عورتوں سے بہت پیاری فاطمہ رضہ تھیں یہاں حدیث کو اسکی عمدہ
 فضیلت ثابت ہوئی **ذِكْرُ مِزْلَةِ عَلِيٍّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
وَسَلَّمَ عِنْدَ دُخُولِ مَسَاءِ بَيْتِهِ وَسَكُونَهُ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک

تو مجھکو دیتے ہو اور جب میں چپ رہتا تو مجھکو بے سوال دیتے حدیث ۱۲۰۔ ابن ابی احمد
 شعیب قال أخبرنا محمد بن المثنی قال حدثنا معوية قال حدثني الأعمش بن عمرو بن
 صرة عن أبي البختري عن علي رضي قال كنت إذا سألت أعطيت وإذا سألت ابتديت
 ابی البختری رضی سے روایت ہو کہ حضرت علی رضی نے فرمایا کہ جب میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگتا
 تو مجھکو دیتے ہو اور جب میں خاموش رہتا تو مجھکو بے سوال دیتے حدیث ۱۲۱۔ ابی بنی احمد
 ابن شعیب قال أخبرنا يوسف بن سعيد قال حدثنا ججاج عن أبي جبر قال حدثنا
 أبو حروب عن أبي الأسود ورجل آخر عن زاذان قال قال علي رضي كنت والله إذا سألت
 أعطيت وإذا سألت ابتديت قال أبو عبد الرحمن ابن جبر لم يسمعه من أبي حروب ترجمہ
 زاذان رضی سے روایت ہو کہ حضرت علی رضی نے فرمایا کہ قسم خدا کی جب میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگتا
 تو دیدیتے اور جب میں چپ رہتا تو بے سوال دیا جاتا ذکر ما خص به أمير المؤمنين
 علي رضي من صعوبه على منك النبي صلى الله عليه وسلم ونهى
 النبي صلى الله عليه وسلم حضرت علی رضی کے اس خاصہ کا بیان کہ وہ حضرت صلی
 علیہ وسلم کے مؤذنون پر چڑھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکو اٹھا کر کہے ہو حدیث ۱۲۲۔
 ابن ابی احمد بن شعیب قال أخبرنا أحمد بن حنبل قال حدثنا أسباط عن نعيم بن حكيم
 المدايني قال حدثنا أبو مريم قال قال علي رضي انطلقت مع رسول الله صلى الله عليه
 وسلم حتى أتينا الكعبة فصعد رسول الله صلى الله عليه وسلم على منبى فنهضت به
 فلما رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم ضعفت قال لي اجلس فجلست فنزل نبي الله
 صلى الله عليه وسلم وجلس لي وقال اصعد على منبى فصعدت على منبى فنهض
 نبي رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال علي عليه السلام فانه ينجي الى التي لو شئت
 لقلت أنت السماء فعدت على الكعبة وعليها مثال من صفر أو نحاس فجعلت
 مثالها لا يزيد يميني وشمالي وقد ايم ومن بين يدي ومن خلفي حتى اذا استعذت
 بغيري قال نبي الله صلى الله عليه وسلم اقدفه فندفته به فتكبير كما تكبير من استودع
 كبره من استودع كبره انما هو رسول الله صلى الله عليه وسلم

ابومعوية

ابن جبر

انه

ابن جبر

انه

شِبْهَةٌ أَنْ نَلْقَى أَحَدًا مِنَ النَّاسِ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہما کہ میں نے حضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلا یہاں تک کہ ہم کہے میں آئے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے مونڈھوں پر
رہے سو میں انکو اٹھا کر کھڑا ہوا سو جب حضرت نے میرا ضعف دیکھا تو مجھکو فرمایا کہ بیٹھے جا سو میں بیٹھ گیا سو
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اتنے اور میرے لیے بیٹھے اور فرمایا کہ میرے مونڈھوں پر چڑھا سو میں آپکے مونڈھوں پر
بٹھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھکو لیکر کھڑے ہوئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہما نے کہا کہ مجھکو معلوم ہوتا تھا کہ اگر میں

جاؤں تو آسمان کے کنارہ پر پہنچ جاؤں سو میں کہنے پر چڑھا اور اس پر تصویریں تھیں پتیل کے یا تانبے کے
سو میں انکو اٹھانے لگا تاکہ دور کروں میں انکو دائیں سے اور بائیں سے اور آگے سے اور پیچھے سے یہاں تک
جب میں اُپر قابو پا چکا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انکو پینکدو سو میں نے انکو پینکدو یا پس ٹوٹ
گئیں جیسے کہ ٹوٹ جاتے ہیں شیشے پر مین اُترا اور میں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے جلدی

چلی یہاں تک کہ گہروں میں چھو اس خوف سے کہ مبادا کوئی آدمی ہکولے اور یہ راز ظاہر ہو اور اللہ خوب جاننا
ہے اس حدیث سے حضرت علی رضی اللہ عنہما کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ انکے سو کسی کو حاصل نہیں کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے مونڈھوں پر چڑھے اور آسمان کے پاس پہنچ گئے ذکر ما خص یہ وہ حدیث ہے

أَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ مِنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ وَبِضْعَةٍ مِنْهُ وَسَيِّدَةٍ بِنَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أُمِّ بِنْتِ عَمْرٍو

اسی چیز کا بیان کہ فاطمہ کے گھر حضرت علی رضی اللہ عنہما سے اور پچھلے لوگوں کے فاطمہ بنت محمد رسول اللہ کے
سے اور وہ ایک مگر امین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نسبت کی عورتوں کے سردار میں سوا امیر نہیں

ہر کے حدیث ۱۳۳ - ابانہ احمد بن شعیب قال اخبرنا الجوزی عن حوریت قال ابانہ

الفضل بن موسی عن الحسین بن موسی عن واقد عن عبد اللہ بن بريدة عن ابيه قال

خطب ابو بکر وعمر فاطمة عليها السلام فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم

فخطبها على عاتقها فزوجها منه ترجمہ بريدة رضی اللہ عنہما کہ خطبم یہاں حضرت ابو بکر اور عمر

نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے یعنی تاکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکا دلچسپی سے کہ میں سو حضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ چھوٹی ہیں یعنی اور وہ ہرگز کسی سے نہیں نکلتی یہاں حضرت علی رضی اللہ عنہما
نے خطبہ کیا سو خطبہ کر دیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اور حضرت ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما

بیتنا

بیتنا

ابو سعید بن جبیر رضی اللہ عنہما قال حدثنا حاتم بن وهران قال حدثنا ايوب السجستاني
 عن ابي بريدة (ن - ابي يزيد المدني) عن اسماء بنت عميس قالت كنت في زفان فاطمة
 بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما اصبحنا جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فضرب
 الباب ففتحت له ام امين يقال كان في لسانها لثغة فقال ادعي اخي قالت هو اخوك
 ونكحك قال نعم يا ام امين وسمعت النساء صوت النبي صلى الله عليه وسلم فخبين قال
 احب نكحات انا في ناحية قالت فجاءني عليه السلام فدعا له النبي صلى الله عليه
 وسلم ونظر عليه بالملك ونتم قال دعوا لي فاطمة فجاءت عليها السلام وعليها خرقه من
 الثياب فقال لهما قد انكحت احب اهل بيتي الي و دعاهما ونظر عليهما من الماء فخرج
 رسول الله صلى الله عليه وسلم فرأى سوادا فقال من هذا قالت قلت اسماء قال بنت
 عميس قلت نعم قال كنت في زفان فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم تكرميني
 قلت نعم قالت فدعالي قال عبد الرحمن (ابو عبد الرحمن) خالفة سعيد بن ابي عمير
 فرواه عن ايوب عن عكرمة عن ابن عباس ثم حمه اسما بنت عميس من رواية يرك من فاطمة بنت
 رسول الله صلى الله عليه وسلم كخاج بين يمي سوجب منته صبحه كى او حضرت صلى الله عليه وسلم آوى اور دروازى
 چوٹ اري سوام امين نے آيكے يے دروازہ كهولا اور ام امين كى زبان ميں تہتلاپن ہتا سو حضرت صلى
 عليه وسلم نے اسكو فرمايا كه مير بہائى كو ملا اسنے كهادوہ آپكا بہائى ہے اور آپ اس سے اپنى بیٹی كا نكاح كرتے
 ہيں حضرت صلے اللہ عليه وسلم نے فرمايا مان اسے ام امين اور عورتوں نے حضرت صلے اللہ عليه وسلم كى آواز سنى
 اور چوب گكيں حضرت صلے اللہ عليه وسلم نے فرمايا كه تو بھی چپ سو ميں بھی ايك گوشہ ميں چپ گيى حضرت
 صلے اللہ عليه وسلم نے اور حضرت صلے اللہ عليه وسلم نے انكے ليے دعا كى اور اپنى پانى چيڑ كا پير فرمايا فاطمہ كو بلاؤ سو
 حضرت فاطمہ امين اسحال ميں كه انپر كير اہتاجيا كه تيك سو حضرت صلے اللہ عليه وسلم نے اسكو فرمايا كه نكاح
 كرو يا ميں پير اس شخص سے كه وير سے سبال بيت مير غزديك بہت پيارا ہے اور حضرت صلے اللہ عليه
 وسلم نے اسكے ليے جو دعا كى اور اپنى پانى چيڑ كا سو حضرت صلے اللہ عليه وسلم كے اور ايك وجود ديكھنا
 يه كورن ہے ميںے كهيا اسما فرمايا عميس كى بيٹی ميںے كهيا مان فرمايا تو فاطمہ بيٹی رسول اللہ كے نكاح ميں آئى تى
 انكى تعظيم كے ليے ميںے عرض كى مان حضرت صلے اللہ عليه وسلم نے ميرے ليے دعا كى امام نسائى نے كهيا كه

عروبة

خالف کی حاتم کی سعید بن ابی عمرو نے نہیں روایت کی یہ حدیث ایوب سے منکر ہے۔
 وحديث ۱۲۵ - ابنا احمد بن شعيب قال اخبرني زكريا بن يحيى قال حدثنا
 بن صدان قال حدثنا سهيل بن مخلاد العبدي قال حدثنا محمد بن سقر عن سيبان
 عروة عن ابي ايوب السخستاني عن عكرمة عن ابن عباس قال لما نزل رسول الله
 صلى الله عليه وسلم فاطمة من علي كان فيما اصابه من سرير مشروط وساءه من ايام
 حنوها اليك وقربته فقال وبعاء فاطمة والنكاح كالموت في البيت وقال لولا
 اذ اتيتها بها فلا تقربوا حتى اتيك فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر
 الباب فخرجت اليه ام ايمن فقال لنا اخي فالت وكيف يكون اخوتك وقد كنت
 ابنتك قال فانه اخي قال كذا قبل على الباب راي سواد فقال من هذا فقال
 ابنت عبيس فاقبل عليها فقال لها جئت تخرمين ابنة رسول الله صلى الله عليه
 قالت نعم فدعا لها خيرا الله قال ودخل رسول الله صلى الله عليه وسلم قال وكان
 اليهود ياخذون الرجل من امرائه اذا دخل بها قال فدعى رسول الله صلى الله
 عليه وسلم يتود من مائة فقتل فيروى عنه فدفعه ثم دعى عليا فرش من ذلك الماء على
 وجهه وصدريه وذراعيه ثم دعا فاطمة فاقبلت تغثر في ثوبها حياء عن رسول
 الله صلى الله عليه وسلم ففعل بها مثل ذلك ثم قال لها يا ابنتي والله اني والله
 ان ازوجك الا خيرا هلى ثم قام فخرج ترجمه بن عباس من رواية وكهيب حضرت علي
 عليه وسلم في فاطمة من علي من كذا فاطمة من كذا خيرا فاطمة من كذا خيرا فاطمة من كذا خيرا
 بنی ہوئی اور ایک تو شک چڑی کی کہ روی اسکی کہو کہ چیرا تھا اور ایک منک تھی ابن عباس نے کہا
 لوگ میدان سو ریت لائی اور گھریں بچھائی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؑ کو فرمایا کہ فاطمةؑ
 جاو بیانک کہ میں تیرے پاس آؤں سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم آؤ اور دروازہ پر دو گئے
 نکلی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا بھائی اسجگ ہے ام ایمن نے کہا کہ وہ ایسا بھائی اسطرح ہوگا حالانکہ
 اسکو اپنی بیٹی نکاح کر دی ہے فرمایا وہ میرا بھائی ہے ابن عباس نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دروازہ
 کی طرف متوجہ ہوئے اور ایک چوہہ دیکھا فرمایا یہ کون ہے ام ایمن نے عرض کی کہ یہ سمانت عیسیٰ ہے سو حضرت

یون حدیث

صلی اللہ علیہ وسلم اسکی طرف متوجہ ہو کر اور اسکو فرمایا کہ تو رسول اللہ کی بیٹی کی تعظیم کو آئی تھی اُسے عرض کی
 سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی لہجہ عارضہ فرمائی پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم گہرین داخل ہو این
 نے کہا اور یہود کا دستور تھا کہ بزرگ تھے ہتھوڑ کو اسکی عورت سے جبکہ داخل ہوتا مرد یا س عورت اپنی کے یعنی
 اسکو منگ کر لیتے تھے کہ اپنی عورت سے جماع کرے) سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کا پیالہ لیا اور اسپر
 لب ڈالی اور اسکو ڈیٹھا پھر علی رض کو بلایا اور اس پانی میں سے اُسکے منہ اور سینے اور بازوئیں پر چہرہ کا پھر
 فاطمہ کو بلایا سو سامنے آئین اس حال میں کہ اپنے کپڑے میں گر کر پانی تھین واسطے جیا کرنے کے حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکے ساتھ بھی اسی طرح کیا یعنی اُسکے منہ اور سینے پر پانی
 چہرہ کا پھر اسکو فرمایا اور میری بیٹی قسم ہے خدا کی ہنہین ارادہ کیا میں یہ کہ نکاح کر دوں تجھ کو مگر ساتھ بہتر اہل
 بیت اپنی کے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہہ رہے ہو اور باہر نکلتے اس حدیث سے حضرت علی رض کی بڑی
 فضیلت ثابت ہوئی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی اسکو نکاح کر دی اور اسکو سب اہل بیت
 میں سے بہتر فرمایا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اپنی بیٹی کو جہیز دینا سنت ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نکاح کے وقت
 دلہن کی تعظیم کیلئے عورتوں کا جمع ہونا درست ہے حدیث ۱۲۶ - أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ
 قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرَانُ بْنُ بَكَّارٍ عَنْ رَاشِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ مَعْوِيَةَ ذَكَرَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ
 اللَّهُ لَأَنْ يَكُونَ رَأْيِي إِحْدَى) خِصَالِهِ الثَّلَاثِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي مَا طَلَعَتْ عَلَيْهِ
 الشَّمْسُ لَأَنْ يَكُونَ لِي مَا قَالَهُ (فِي عُرْوَةِ بَنِي تَبَوَّكَ) أَمَا تَرْضَى أَنْ يَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مَوْجِ
 إِلَّا أَنَّهُ لَا يَنْبَغِي بَعْدَ أَحَبِّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي مَا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ لَأَنْ يَكُونَ لِي مَا قَالَهُ
 بَوْمَ خَيْبَرَ لَا يُعْطِينَ الرَّأْيَةَ رَحْلًا يَحِبُّ اللَّهُ وَمَسْئُولَةٌ نَفْتَهُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ كَمَا أَرَأَيْتَ لَيْسَ بِفَرَادٍ
 أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي مَا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ لَأَنْ أَكُونَ صِهْرَهُ عَلَى ابْنَتِهِ وَلِي مِنَ الْوَالِدِ
 مِنْهَا مَالَهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي مَا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى نَجْمِ رَمِ رَوَيْتُ بِهَا رُوَيْتُ
 عَلَى رَمِ كَمَا لَيْسَ اسْكُورًا كَمَا سَعْدُ رَمِ كَمَا قَسَمَ خَدَا كَالْبَيْتِ حَاصِلٌ هُوَ نَالِكٌ خَصْلَتٌ كَاتِبٌ خَصْلَتُونَ اسْكُورًا
 سے عبرت ہے جو بھراؤں کے کہ سویرے لیے وہ چیز کہ چڑھتا ہے اسی پر سورج یعنی تمام دنیا اور جو کہ دنیا میں سے البتہ کہ
 ہو سیرے وہ چیز کہ فرمائی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (پھر حق علی رض کے) جب کہ پھر اسکو جب تک تو کہ کیا تو

ابن

لی احمد بن
بن رجب ہمن

نی نہیں اس سے کہ ہورتبہ تیرا میرے نزدیک جیسا ہارون کا رتبہ موسیٰ کے نزدیک تھا مگر ان دونوں میں سے ہر ایک کو نبی بننے میں محبوب تر ہو کر نزدیک میرا اس چیز کے کہ چڑھتا ہے اس پر آنا عجیب لبتہ ہو میرے لیے وہ پیر کو فرما گیا
 عزت صلی اللہ علیہ وسلم نے دن خیر کے کہ مقررین دو نکات نشان اس مرد کو کہ خدا اور رسول کو دوست کرنا
 ہے اسکے ہاتھ پر خدا فتح کریگا جملہ کر نیوالا ہے یہاگنے والا نہیں محبوب تر ہے نزدیک میرا اس سے کہ ہر ایک
 ہے وہ چیز کہ چاہتا ہے اس پر آنا البتہ کہ ہون میں دانا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انکی مٹی پر اور ہر ایک
 ہے اس سے اولاد جو کہ علی رضی اللہ عنہ کے لیے محبوب تر ہے نزدیک میرا اس سے کہ چڑھتا ہے اس پر آنا
 ذکر الاخبار الماثور بیان فاطمة بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

سیدۃ نساء اهل الجنة الامیر بنت عمران ان صحیحین کا بیان ہے کہ اس کا نام
 نہیں یاد کرے کہ حضرت فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بہشت کی سب عمرتوں کی سردار ہیں

مریم مٹی عمران کے حال بیت ۱۲۷ - ابنا محمد بن بشر قال حدثنا عبد اللہ بن یونس قال
 حد ثنا محمد بن عمر عن ابی سلمة عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت قرص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 وسلم فجاءت فاطمة فالت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسارها فیکت لکن

بیت علیہ نساها فضحکت فلما توفی النبی صلی اللہ علیہ وسلم سالتھا فاما لکن
 علیہ اولا خبرتی انه سیموت من وجعہ فیکت ثم اکبت علیہ اخی واکبر فی ان
 اسرع یہ نحو ذوا انی سیدۃ نساء اهل الجنة الامیر بنت عمران فرقت داس

ترجمہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہو سو فاطمہ بنت عمران اور حضرت ابراہیم بن ہاشم
 اللہ علیہ وسلم نے بات کی اُسے پوشیدہ سو روئین فاطمہ نے پیرا پیرا جبکہ پیرا پیرا لے پوشیدہ بات کی
 نہیں فاطمہ زوجہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے روئے اور

کا سبب پوچھا فاطمہ نے کہا کہ جب میں پہلی بار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جبکہ تو اس نے مجھ سے
 وفات پاوین گے اسی بیماری پر میں دوسری بار آپ پر جبکہ سو مجھ کو خبری کہ میں نے اس سے

اول تو ہی مجھ کو ملے گی یعنی جلدی اس جہان سے جاوے گی اور یہ کہ تو سردار ہے بہشت کی سب عمرتوں
 کی سو امیر بنت عمران کے سو میں نے اپنا سر اٹھایا اور پرسی حلیا بیت ۱۲۸ - اخبارنا اهل لکن
 بشر قال حد ثنا محمد بن خلف قال أخبرني موسى بن يعقوب قال حدثني هاشم بن

قرآن کا ایک بار دو رکعت اور تحقیق جبریل نے در کیا مجھ سے قرآن کا اس سال میں دو بار اور میں نہیں
اپنے تہین مگر نزدیک پہنچی اجل میری اور میرے ابن بیت میں تو مجھ کو پہلے ملے گی اور اچھا بیٹو
میں واسطے تیرے کہا فاطمہ نے سو میں واسطے وہی پہنچا یا کیا تو خوش نہیں اس سے کہ ہو تو سردار
کی سب عورتوں کی یا دریا بسون کی عورتوں کی سو میں سنسی حدیث ۱۳۲ - انبیا کا
ابن معمر الجمرانی قال حدثنا ابو داؤد قال حدثنا ابو عوانہ عن فراس عن الشعبي عن
مسروق قال اشهرتني عائشة ربه قالت كنا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم جميعا
ما يعاد زمينا واجده فجات فاطمة بنتي ولا والله ان خطي مشيتها من مشية رسول
الله صلى الله عليه وسلم حتى انتهت اليه فقال لها مرحبا يا بنتي فاقعد ها عزيمتي
او عن يساره ثم سارها بشي فبكت بكاء شديدا ثم سارها بشي فضحك فلما قام
رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت لهما ما خصك رسول الله صلى الله عليه وسلم من بنينا
يا لشرار وانت تبكين اخير بني ما قال لك قالت ما كنت لافشي رسول الله صلى
الله عليه وسلم لبيته فلما تفرقتي قلت لهما اسالك بالذي لي عليك من الحق ما ساراك
به رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت اما الان فنعم سارني المرة الاولى فقال
ان جبريل كان يعارصني بالقران في كل عام مرة وانه عارصني به العام مرتين ولا
ارزى الا اجل قد اقترب فاتفق الله تعالى واصبري فبكت ثم قال لي يا فاطمة اما
ترضين ان تكون سيدة نساء هذه الامة وسيدة نساء العالمين فضحكت ثم
عائشة بنت رويت انهم سب بي بيان حضرت صلي الله عليه وسلم کو پاس بھی تہین ہم میں گویا باقی نہ ہی سو فاطمہ
امین اور قسم خدا کی فاطمہ نے کی چال اور روش حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چال و روش کے مشابہتی
یعنی دو صاحب ایک ہی طرح چلتے تو یہاں تک کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس پہنچیں سو حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے انکو فرمایا کہ فراخی ہو بیٹی میری کو سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اپنے دامین یا امین
کہا یا بہرے سے چکے کچھ بات کہی سو فاطمہ بہت شدت سے روئیں پھر اس کے چکے کچھ بات کہی سو فاطمہ
ہفتین سو جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اترے ہوئے وہاں سے چلے گئے تو میں نے فاطمہ سے کہا کہ کیا
ہو وہ چیز کہ خاص کیا تجھ کو ساتھ اسکے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے در میان ہمارے ساتھ پوشیدگی کے

الاجل الا
انك تكوفي

تو روئی بھگو تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھگو کیا کہنا فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ نہیں ہوں میں نے کھانا کھانے سے روٹی ہونے سے بھگوئی ہے۔
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سوجب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وفات پائی تو بیٹے فاطمہ کو کہا کہ اگر
 رتی ہوں میں بھگو ساتھ اسچیز کے کہ میرے لیے ہوا پر پتھر سے حتیٰ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھگو
 یہ بات چکی کہی تھی فاطمہ نے کہا ایسا وقت پس کہتی ہوں جو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھگو
 چکی کہا پہلی بار مجھ سے چکی بات کی سو فرمایا کہ جبرئیل مجھ سے ہر رب میں قرآن کا ایک بار دور کرتے تھے
 اور تحقیق جبرئیل نے دور کیا قرآن کا مجھ سے اس سال میں دو بار اور زمین گمان کرتا میں گمراہ میری اصل
 نزدیک پہنچی پس اللہ سے ایسا طریقہ کیا تو خوش نہیں اس سے کہ سو تو سرور اور بہت کی عورتوں کی میں
 ہنسی ذکر الاخبار الماتورة بان فاطمة بضعة من رسول الله صلى الله
 عليه وسلم بيان ان حديثون كاضمين به ذكره كفاطمة بنت محمد
 ابنا احمد بن شعيب قال اخبرنا ابن فضال بن سعيدي قال حدثنا الليث عن ابي مليكة
 عن المسور بن مخرمة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول فاطمة بنت محمد
 ان بنى هاشم بن المغيرة اسنادوني ان ينيكوا بنتي عن علي بن ابي طالب فقالوا انك
 لست لا اذن الا راى ان يزيد بن ابي كالب ان يفارق ابنتي وان ينيكوا بنتي قال فاطمة بنت محمد
 عنى يزني ما را بها ويؤذي ما اذا اها ومن اذى رسول الله فقل يوجب طهره ما حرمه رسول
 محمد بن روايت ان منى حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا کہ بنو ہاشم نے فرمایا کہ فاطمہ بنت محمد
 اذن چاہتی ہیں یہ کہ نکاح کر دیں اپنی بیٹی یعنی ابو جہل کی بیٹی کا علی بن ابی طالب سے اور جو یہاں
 دیتا میں پہنچا ہوں اور دیتا میں مگر یہ کہ ارادہ کرے بیٹا ابو طالب کا یہ کہ طلاق دے جو علی میری کا اور نکاح
 کرے بیٹی انکی سے فرمایا فاطمہ میرے گوشت کا ٹکڑا ہے یعنی وہ جز ہوتا ہے سے فاطمہ میں رسول اللہ
 بھگو وہ چیز کہ قلق میں فاطمہ سے فاطمہ کو اور ایسا کہی ہے بھگو یعنی باطن میں وہ چیز کہ اولاد
 سے اسکو اور حسو ایسا ہی رسول اللہ کو اسکا کیا اکارت ہوا کہ کہ اختلاف الماتورة بان
 هذا الخبر بيان اختلاف ناقلين كواوسطه احمد بن حنبل قال حدثنا الليث عن ابي مليكة
 احمد بن عثمان قال حدثنا يحيى بن ادم قال حدثنا ابن اسود عن ابي جهم قال حدثنا
 الليث بن سعيدي قال حدثنا ابن ابي مليكة قال سمعت المسور بن مخرمة

۱۳۰۰
 اور حضرت جبرئیل میں اور وہی جبرئیل

۱۳۰۰
 اور وہی جبرئیل

۱۳۰۰
 اور وہی جبرئیل

يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ يَخْطُبُ ثُمَّ قَالَ بَنِي هِشَامٍ اسْتَأْذِنُوا
 أَنْ يُخَيَّرُوا بَيْنَهُمْ عَلِيًّا وَرَافِيًّا كَأَذْنِ شَمْلَا أَذْنِ الْإِنَّا أَنْ يُرِيدَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنْ يُفَارِقَهُ
 وَأَنْ يَكْفِيَ أَيْتَهُمْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ فَاطِمَةَ بَضْعَةٌ أَوْ قَالَ بَضْعَةٌ مِثِّي يُؤْذِنُنِي مَا إِذَا هَا وَبِرِيدٍ
 مَا إِذَا هَا وَمَا كَانَ لَهُ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنَ بِنْتِ عَبْدِ اللَّهِ وَبَيْنَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ ثُمَّ جَرَّ حُرْمَةَ
 حُرْمَةَ رَوَيْتُهَا مِنْ مَعِينِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُطْبِهِ بِرَيْسِهِ تَوْبَهُ فَرِيًّا كَمَا تَحْتَقِقُ
 كَيْفِيَّةَ أَذْنِ بِنْتِ بِنْتِ بِنْتِ بِنْتِ بِنْتِ بِنْتِ بِنْتِ بِنْتِ بِنْتِ بِنْتِ بِنْتِ بِنْتِ بِنْتِ بِنْتِ بِنْتِ بِنْتِ بِنْتِ بِنْتِ بِنْتِ
 أَذْنِ دِيْنَامِينَ مَكْرِيَّةَ كَمَا إِدْوَهُ كَرَسِيًّا الْوَطَالِبُ كَمَا يَدْعُو بِنْتِ مِيرِي كُوَ أَوْ رَخْلُ كَمَا بِنْتِ الْكَلْبِ
 فَرِيًّا كَمَا مَعْرِفَةُ فَاطِمَةَ مِيرِي بَدَنِ كَمَا كَرَّ أَسِيءُ إِذَا وَبِتِي هِيَ مَجْهُوْمٌ وَهِيَ حَيْرٌ كَمَا إِذَا وَبِتِي هِيَ
 هِيَ مَجْهُوْمٌ وَهِيَ حَيْرٌ كَمَا قَلْبُ مِيرِي وَبِتِي هِيَ أَسْكُو أَوْ زَهْدِيْنَ جَارِزِ عَلِيٍّ رَضَا كَمَا يَدْعُو كَرَسِيًّا
 مِثْلُ كَمَا أَوْ دِيْنَامِينَ سَبِيٍّ رَسُولُ خَدَا كَمَا هِيَ حَدِيثُ لَيْتِ لَنْ ابْنِ مَلِيكَةَ حُرْمَةَ رَوَيْتُهَا كَمَا
 سَوْرَةُ حَيْكَلِ يَتَشَاهِدُ سَوْرَةَ ابْنَانَا أَحْمَدُ بِنِ شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَدِيثُ بِنِ مَسْكِينِ قَدَاةً
 وَأَنَا أَسْمِعُ عَنْ سَفِيَانَ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فَاطِمَةَ بَضْعَةٌ مِثِّي مِنْ لَعْضِبِهَا أَعْضَبِي ثُمَّ جَرَّ حُرْمَةَ رَوَيْتُهَا
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرِيًّا كَمَا فَاطِمَةَ مِيرِي كَمَا كَرَّ أَسِيءُ إِذَا وَبِتِي هِيَ مَجْهُوْمٌ وَهِيَ
 وَالْأَفْ هِيَ حَدِيثُ عُمَرَ وَبِنْتِ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ حُرْمَةَ رَوَيْتُهَا كَمَا هِيَ حَدِيثُ لَيْتِ لَنْ
 مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحَدَّادِ
 أَنَّ الْمِسْوَرِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ رَضَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فَاطِمَةَ بَضْعَةٌ
 مِنْ بَضْعَةِ مِثِّي ثُمَّ جَرَّ حُرْمَةَ رَوَيْتُهَا كَمَا فَاطِمَةَ مِيرِي كَمَا كَرَّ أَسِيءُ إِذَا وَبِتِي هِيَ
 كَمَا هِيَ حَدِيثُ لَيْتِ لَنْ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ حُرْمَةَ رَوَيْتُهَا كَمَا هِيَ حَدِيثُ لَيْتِ لَنْ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ
 عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ الْوَلَدِ
 ابْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْمَةَ أَنَّ ابْنَ شَهَابٍ حَدَّثَنَا أَنَّ عَلِيَّ بْنَ كَلْبَةَ
 حَدَّثَنَا أَنَّ الْمِسْوَرِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ رَضَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلِيًّا مِنْهَا
 هَذَا وَأَنَا أَبُو سَعْدٍ مُحَمَّدٌ فَقَالَ إِنَّ فَاطِمَةَ رَضَا بَضْعَةٌ مِثِّي ثُمَّ جَرَّ حُرْمَةَ رَوَيْتُهَا كَمَا فَاطِمَةَ مِيرِي

حُرْمَةَ رَوَيْتُهَا مِنْ مَعِينِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُطْبِهِ بِرَيْسِهِ تَوْبَهُ فَرِيًّا كَمَا تَحْتَقِقُ

حُرْمَةَ رَوَيْتُهَا مِنْ مَعِينِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُطْبِهِ بِرَيْسِهِ تَوْبَهُ فَرِيًّا كَمَا تَحْتَقِقُ

وہ اسد علیہ وسلم سے سنا کہ اس منبر پر خطبہ فرماتے ہو اور میں اس وقت بلوغ تھا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گوشت کا کڑا ہے و ابوجہل کی بیٹی سلمان ہوتی تھی علی رضی اللہ عنہ نے اس کو
 انتہ تکاح کا ارادہ کیا تھا تب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ میں حلال کو
 حرام نہیں کرتا اور حرام کو حلال نہیں کرتا یعنی ہر چیز دو سہ تکاح حلال ہے لیکن خوف تھا کہ حضرت
 طہرہ سو گن کے رنج سے کہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اطاعت میں توقف نہ کریں تو ان کے دین میں
 ملل پڑے اس واسطے کہ خاوند کی اطاعت جو رو پر فرض ہے اس واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو
 منع فرمایا اور نیز یہ باعث تھا فاطمہ زہرا کی ایذا کا۔ اور ایذا ایسے اس سے نہیں ہلاک ہوتی علی رضی
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایذا سے پس مشر فرمایا ان کو یہ سبب شرفقت کو اور پانکے اور شریح محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں

لکھا ہے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حرام ہے ایذا دینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حال اور ہر حال میں
 پیدا ہوا ایذا سونے کے ہوا صلح بیاہ اور یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خواص سے ہرگز نہ کرنا
 یہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما و الحسن و الحسین ابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم و سر جانیہ من الدنیا و سیدتی شہابیا ہل الجنتہ
 الاربعین بن مریم و یحیی بن زکریا علیہما السلام بیان ہے کہ

کہ خاص کئی گئی ساتھ اسکے حضرت علی رضی اللہ عنہما و حسین سے کہ وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
 میں اور آپ کے دو بیٹوں میں دنیا سے یا اللہ کو رزق ہے جو آپ کو دنیا میں دیا اور میں اس وقت کہ
 سوا علیہ بن مریم اور علیہ السلام حدیث ۱۳۸ - ابانہ احمد بن یحییٰ الخزازی قال
 حدیثنا محمد بن سلیمان عن ابن اسحاق عن یزید بن عبد اللہ بن قسطنطین عن محمد بن اسحاق
 ابن زید عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما انت یا علی فحسبک و

ابو ولدتی و انت مینی و انا منک ترجمہ اس میں یہ روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
 نے فرمایا کہ ابو علی رضی اللہ عنہما تو تم میرا ماں ہے اور باپ ہے میرا اور میں نے تم کو میرا بیٹا بنا دیا ہے
 ذکر قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 اسد علیہ وسلم کی حدیث کا بیان کہ حسن و حسین
 القاسم بن زکریا بن دینار قال حدیثنا خالد بن محمد قال حدیثی موسیٰ بن ہشام

بِعَفْرِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ زَيْدٍ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَ أَخْبَرَنِي مُسْلِمُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ
 الْبَلَّالُ قَالَ أَخْبَرَنِي جَرِيرٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ قَالَ طَرَقْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ لَيْلَةً لِبَعْضِ الْحَاجَةِ فَخَنَجَ وَهُوَ مُسْتَقِيمٌ عَلَى نَتْفِ لَا أَدْرِي مَا هُوَ فَلَمَّا فَرَغَتْ مِنْ
 حَاجَتِي قُلْتُ مَا هَذَا الَّذِي أَنْتَ مُسْتَقِيمٌ عَلَيْهِ فَكَشَفَ فَإِذَا الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَى وَرِكَيْهِ
 فَقَالَ هَذَا ابْنَايَ وَابْنَا ابْنَتِي اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنِّي أَجْرُهُمَا فَاجْتَبَهُمَا

زید بن ربیع سے روایت ہے کہ میں کسی کام کے لیے ایک رات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا سو حضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم باہر تشریف لائے اور اس حال میں کہ کوئی چیز لپٹی تھی میں نہیں جانتا وہ کیا تھی سو جب میں اپنے کام سے
 فارغ ہوا تو میں نے عرض کی کہ یہ کیا چیز ہے جسکو آپ لپٹے ہیں سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑا کھولا اور
 ناگوان وہ حسن اور حسین تھے آپ کے دو نونو کو لون پر سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دو نونو میرے
 بیٹے ہیں اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں انہی کو جانتا ہے کہ میں انکو دوست رکھتا ہوں سو تو بھی انکو
 دوست رکھو ذکر اخبار الملائکہ فی ان الحسن والحسین سیدنا شباب

أهل الجنة ان حدیثوں کا بیان کو داروہوی ہیں اس باب میں کہ حسن اور حسین دو نونو سردار ہیں

بہشت کو جو انون کے حدیث ۱۴۰ - ابنا نا عمرو بن منصور قال حدثنا ابو نعیم قال
 حدثنا ابو یزید بن عمر عن عبد الرحمن بن ابی نعیم عن ابی سعید الخدری عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قال
 رسول الله صلى الله عليه وسلم الحسن والحسين سيدنا شباب أهل الجنة ترجمہ الی سعید

خدری سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسن اور حسین دو نونو سردار ہیں بہشت کو جو انون

کے حدیث ۱۴۱ - اخبارنا احمد بن حریز قال حدثنا ابن فضیل عن یزید عن عبد الرحمن

عن ابی نعیم عن ابی سعید الخدری عن ابی سعید الخدری عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قال حسن

وحسين سيدنا شباب أهل الجنة ما استثنانا من ذلك ترجمہ الی سعید کہ روایت ہے کہ حضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسن اور حسین دو نونو سردار ہیں بہشت کو جو انون کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

کسی مرد کا اس سے استثناء نہیں کیا حدیث ۱۴۲ - أخبرنا يعقوب بن ابراهيم ومحمد بن

ادم عن قرآن عن الحكم بن عبد الرحمن وهو ابن نعیم عن أبيه عن ابی سعید الخدری

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الحسن والحسين سيدنا شباب أهل الجنة

أَبْنِي الْخَالَةَ عَيْسَى وَيَحْيَى بْنِ زَكْرِيَّا مَرْحُمِهِ أَبِي سَعِيدٍ فَذَرَى الرَّقْمَ رَوَيْتُ وَكَرَّ حَضْرَتُكَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 سلم نے فرمایا کہ حسن اور حسین دونوں سردار ہیں بہشت کو جو ان کے سوا اور بیٹوں خاندان کے عیسے اور یحییٰ کے
 ذِکْرُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رِيحَانَتَا
 مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ حَضْرَتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي الْحَدِيثِ كَابِيَانِ كَحَسَنِ كَحُسَيْنِ كَمِيرِ

دو پھول ہیں اس امت میں حدیث ۱۴۳۱ - ابنا نا محمد بن عبد الاعلی الصغافی قال حدثنا
 خالد عن اشعث عن الحسين عن بعض اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم يعني اس
 ابن مالك رضي قال دخلت اوقربا دخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم والحسن
 والحسين يتقبلان علي بطيخ قال ويقول هما ريحانتي من هذه الامة ترجمہ اس کے

سے روایت ہو کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس حاضر ہوا یا کہا کہ میں اکثر اوقات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 حاضر ہوا اور حسن اور حسین دونوں آپ کے پیٹ پر بیٹھے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ وہ میرے
 دو پھول ہیں اس امت میں حدیث ۱۴۳۲ - ابنا نا ابراہیم بن يعقوب الجرجاني قال حدثنا

وهب بن جرير ان اباہ معوية قال سمعت محمد بن الحسن بن عبد الله بن ابي يعقوب
 بن ابي نعيم قال كنت عند بن عمر فانا رجل يسأله عن دم البعوض يكون في ارض
 ويصلي فيه فقال ابن عمر ممن انت قال من اهل العراق قال من بعد ذلك من
 هذا ابياتي عن دم البعوض وقد قتلوا ابن رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد سئمت
 رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الحسن والحسين هما ريحانتي من الامة ترجمہ

ابو نعیم سے روایت ہو کہ میں ابن عمر بن عباس مہیا تھا سو ایک مرد آیا اور ابن عمر سے پوچھا کہ اگر مچھر کا خون کھڑے
 میں لگا ہو اور کوئی اسمین نماز پڑھے تو اس کا کیا حکم ہے سو ابن عمر نے کہا کہ تو کن لوگوں میں سے ہے
 اس نے کہا اہل عراق میں سے ابن عمر نے کہا کون کہ مجھ کو اس سے معذور کہہ دو مجھ کو
 پوچھتا ہے اور حالانکہ انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا قتل کیا ہے

سنا فرماتے تھے کہ مقرر حسن اور حسین میرے دو پھول ہیں دنیا سے ذکر قول النبي صلى الله عليه
 وسلم لعلي كرم الله وجهه انت اعز علي من فاطمة وفاطمة احب
 الي منك حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کا بیان جو علی رضی اللہ عنہ کے حق میں فرمائی کہ تو عزیز تر ہے

نزدیک میری فاطمہ سے اور فاطمہ مجھ سے بہت مجھ سے حکایت ۱۴۵۔ اخبیرنی زکریا بن یحییٰ
 قال حدثنا ابن ابی عمیر قال حدثنا سفيان عن ابن ابی بختیمة عن ابيه عن رجل قال سمعت
 علياً قال لعلي بن ابي طالب يا رسول الله صلى الله عليه وسلم فاطمة عليها السلام
 فزوجيني فقالت يا رسول الله صلى الله عليه وسلم احب اليك ام هي فقال هي احب
 الي منك وانت اعز الي منها ترجمہ ایک مرد سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علیؑ سے سنا کہ انہوں نے کہا
 کہ میں نے کہا کہ میں نے حضرت علیؑ سے سنا کہ فاطمہؑ کے نکاح کا پیغام کیا سو حضرت علیؑ نے فرمایا
 کہ نکاح مجھ سے کر دیا میں نے عرض کی کہ یا حضرت میں محبوب تر ہوں نزدیک آپ کے یا فاطمہؑ حضرت علیؑ نے فرمایا
 نے فرمایا فاطمہؑ مجھ سے مجھ سے محبوب ہے اور تو مجھ کو اس سے عزیز تر ہے ذکر قول النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم لعلي كرم الله وجهه ما سألت لنفسي شيئاً الا وقلة
 سألت لك حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کا بیان جو علیؑ کرم اللہ وجہہ کے حق میں فرمایا
 ہے اس لیے کوئی چیز نہیں مانگی مگر کہ تیرے لیے بھی مانگی حکایت ۱۴۶۔ انبانا عبد الاعلیٰ

قال صلی بن عبد الاعلی قال حدثنا علی بن ثابت قال حدثنا منصور بن ابی اسود عن
 ابن ابی زباید عن سليمان بن ابی عبد الله بن الحریب عن جده عن علی رضی اللہ عنہما
 رسول الله صلى الله عليه وسلم فدخل علي وأنا مضطجع فأتاني الى جنبی ثم تجعاني يتوبه فكدت
 رأی فتهديت قام الى المسجد يصلي فلما قضى صلوته جاء فرفع الثوب عني وقال ف
 باعني رفقاً برأت ففقت كان لمرأسك شيئاً قبل ذلك فقال ما سألت ربي شيئاً
 صلاتي الا اعطاني وما سألت لنفسي شيئاً الا قد سألته لك قال عبد الرحمن خالفة
 جعفر الاحمر فقال عن يزيد بن ابی زياد عن عبد الله بن الحریب عن عليؑ ترجمہ حضرت علیؑ نے فرمایا
 ہے کہ میں نے کہا کہ میں نے حضرت علیؑ سے سنا کہ فاطمہؑ کے نکاح کا پیغام کیا سو حضرت علیؑ نے فرمایا
 کہ نکاح مجھ سے کر دیا میں نے عرض کی کہ یا حضرت میں محبوب تر ہوں نزدیک آپ کے یا فاطمہؑ حضرت علیؑ نے فرمایا
 نے فرمایا فاطمہؑ مجھ سے مجھ سے محبوب ہے اور تو مجھ کو اس سے عزیز تر ہے ذکر قول النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم لعلي كرم الله وجهه ما سألت لنفسي شيئاً الا وقلة سألت لك حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کا بیان جو علیؑ کرم اللہ وجہہ کے حق میں فرمایا
 ہے اس لیے کوئی چیز نہیں مانگی مگر کہ تیرے لیے بھی مانگی حکایت ۱۴۶۔ انبانا عبد الاعلیٰ

وہاں تک کہ اس کا ترجمہ

کی طرف پہنچے تو اپنے چہرہ کو ایک بات کہی کہ میں دوست رکھتا ہوں ہر ایک کے تمام دنیا کو ذکر ما خصل
یہ علی عن صروف اذی الحسن والبرد بیان اس چیز کا خاص ہے کہ جو ساتھ اس کے حضرت

علی رضی اللہ عنہ اور سردی کی یہ حدیث ۱۵۰ - اخبرنا محمد بن یحییٰ بن ایوب بن
ابراہیم قال حدثنا ہاشم بن محمد الثقفی عن ایوب بن ابراہیم قال حدثنا محمد بن یحییٰ

وہوحدی عن ابراہیم الصایغ عن ابی اسحاق الهمدانی عن عبد الرحمن بن ابی لیلیہ
ان عیثا خرج علینا فی حیر شہید وعلیہ ثیاب الشتاء وخرج علینا فی الشتاء وعلیہ ثیاب

الصیف ثم دعا بماء فشرب ثم صب العرق عن جہتہ فلما رجع الی امیہ قال یا ابی
ارایت ما صنع امیر المؤمنین کہ خرج علینا فی الشتاء وعلیہ ثیاب الصیف وخرج علینا

فی الصیف وعلیہ ثیاب الشتاء فقال ابولیلی ہل تطیب وَاخذ بید ابنہ عبد الرحمن
فاتی عیثا نہ فقال لہ علی رض ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یبعث الی وانا امرہ

الرکب فبرق فی عینی ثم قال افم عینک ففتحتہما فما استکنتھا حتی الساعۃ و
لی فقال اللہم اذہب عنہ الحر والبرد فما وجدت حرا ولا بردا حتی یوفی ہذا امر

عبد الرحمن بن ابی لیلیہ کہ روایت ہے کہ کلے ہم پر علی رضی اللہ عنہ سخت گرمی میں اور اپنے سردی کے کپڑے پہن کر اور ان کے کپڑے پہن کر سردی

میں اور اپنے گرمی کے کپڑے پہن کر سردی سے پانی منگایا اور پیا اور اپنی پیشانی سے سینہ کو چھوا سو جب اس نے

اپنے باپ کی طرف پہنچا تو کہا امیر المؤمنین نے کیا کیا کہ ہم سردی میں نکلے اور اپنے گرمی

کے کپڑے پہن کر اور اپنے گرمی میں نکلے اور اپنے سردی کے کپڑے پہن کر سو ابولیلی نے کہا کہ کیا تو خوش طبعی کرتا ہے

اور اپنے بیٹے کا ہاتھ پکڑا اور علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو میر

پاس بھیجا یعنی میرے بلانے کو اور میری آنکھیں بہت دکھتی تھیں سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لب

میری آنکھ پر لگا کر بہا دیا اپنی آنکھ میں کہول سو میں نے آنکھیں کھولیں سو نہ شکایت کی میں نے انکی آنکھ اور

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے یورد عاکی سو فرمایا کہ الہی دور کر اس سے ایذا سردی اور گرمی کی سو بعد

اس وقت مجھ کو گرمی محسوس ہوئی اور نہ سردی ذکر ما خفقت بامیر المؤمنین علی بن
الی طالب عن ہذا الامہ بیان اس چیز کا کہ تحیف کی کسی طفیل حضرت علی رضی اللہ عنہ کے

عَنْ سَفِيَانَ عَنْ عُثْمَانَ وَهُوَ ابْنُ الْغُبَيْرَةِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ
 يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جِئْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ جُحُومِكُمْ صَدَقَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ عَنْهُمْ أَنْ يَتَّصِدَ قُوا قَالَ بِيكُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بَيْنَ يَدَيْ
 قَالَ لَا يُطِيقُونَ قَالَ فَنُصِفُ دِينًا قَالَ لَا يُطِيقُونَ قَالَ فَبِكُمْ قَالَ لِيَسْتَعْبِرَةَ فَقَالَ لَرَسُولِ
 اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ لَرَهْبِدٌ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى أَنْ تَقْدِمُوا بَيْنَ يَدَيْ

جُحُومِكُمْ صَدَقَتْ آيَاتُ الْخَيْرِ الْآيَةُ وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ فِي عَهْدِهِ الْأَمَّةُ تَرْتَمِي جَمْرًا عَلَى رَأْسِهِ رَضِيَ
 رَجَبِيَّةَ آيَةِ تَارِيخِ الْوَجِبِ سَرُوشِي كَرِيمِ رَسُولِ تَوْبِيهِ وَأَسْكَرُوشِي نَبِيٍّ كَسَدَرُهُ تَوْشِي
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيٍّ عَلِيٍّ رَضِيَ كَوْزِيَا كَلَوْ كُونِ كَوْ عِلْمِ كَرِيمِ خَيْرِ أَمْتِ كَرِيمِ عَلِيٍّ رَضِيَ كَرِيمِ كَرِيمِ كَرِيمِ
 صَدَقَ بَيْنَ فَرِيَا كَلِيمِ عَلِيٍّ رَضِيَ كَرِيمِ كَرِيمِ كَرِيمِ كَرِيمِ كَرِيمِ كَرِيمِ كَرِيمِ كَرِيمِ كَرِيمِ كَرِيمِ كَرِيمِ
 نَبِيٍّ فَرِيَا كَلِيمِ عَلِيٍّ رَضِيَ كَرِيمِ كَرِيمِ كَرِيمِ كَرِيمِ كَرِيمِ كَرِيمِ كَرِيمِ كَرِيمِ كَرِيمِ كَرِيمِ كَرِيمِ
 وَسَلَّمَ نَبِيٍّ فَرِيَا كَلِيمِ كَرِيمِ كَرِيمِ كَرِيمِ كَرِيمِ كَرِيمِ كَرِيمِ كَرِيمِ كَرِيمِ كَرِيمِ كَرِيمِ كَرِيمِ
 بِي رَضِيَ كَرِيمِ كَرِيمِ كَرِيمِ كَرِيمِ كَرِيمِ كَرِيمِ كَرِيمِ كَرِيمِ كَرِيمِ كَرِيمِ كَرِيمِ كَرِيمِ كَرِيمِ كَرِيمِ
 بِنِيٍّ صَدَقَ أَمْرِيكَ وَرَضِيَ كَرِيمِ كَرِيمِ كَرِيمِ كَرِيمِ كَرِيمِ كَرِيمِ كَرِيمِ كَرِيمِ كَرِيمِ كَرِيمِ كَرِيمِ
 النَّاسِ سَبُّ لَوْ كَرِيمِ كَرِيمِ كَرِيمِ كَرِيمِ كَرِيمِ كَرِيمِ كَرِيمِ كَرِيمِ كَرِيمِ كَرِيمِ كَرِيمِ كَرِيمِ كَرِيمِ كَرِيمِ

الْقَائِمِ سَبُّ لَوْ كَرِيمِ كَرِيمِ كَرِيمِ كَرِيمِ كَرِيمِ كَرِيمِ كَرِيمِ كَرِيمِ كَرِيمِ كَرِيمِ كَرِيمِ كَرِيمِ كَرِيمِ كَرِيمِ
 ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَمَّاكَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ
 ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَتِيمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبِ الْفُرْطِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَتِيمٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ
 قَالَ كُنْتُ أَنَا وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَفِيقَيْنِ فِي عُرْوَةِ فَلَمَّا نَزَلَ هَارِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ وَأَقَامَ بِجَارِ بَنِي أَنْسَامِ بْنِ مُدَلَجٍ يَعْمَلُونَ فِي عَيْنِ لَحْمًا وَفِي حِلْمٍ
 فَقَالَ لِي عَلِيُّ يَا أَبَا يَظَانَ هَلْ لَكَ أَنْ تَأْتِيَ هُوَ لَا فَسْطَرُ كَيْفَ يَعْمَلُونَ

نَبِيَّتِ نَحْنَاهُمْ فَنَطَرْنَا إِلَى حَمَلِهِمْ سَاعَةً ثُمَّ عَيْنِينَا النَّوْمَ فَأَنطَلَقْنَا
 فِي مَخَلِّ سُوْرِيٍّ مِنَ النَّخْلَةِ فِي دَفْعَاتٍ مِنَ التُّرَابِ فَمِنَّا فَوَيْلٌ لِي وَالرَّسُولُ اللَّهُ جَوْرِيٍّ
 بِرَجُلِيٍّ قَدْ تَرِيْنَا مِنْ تِلْكَ الدَّفْعَاتِ الَّتِي مَنَاعَ عَلَيْهَا فَيَوْمَئِذٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ يَا أَبَا تَرَابٍ لَمَّا رَأَى مَدَامِيٍّ مِنَ التُّرَابِ ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا تَرَابٍ

الناس قلنا بل يا رسول الله قال اعلموا اني سافر النفاق والذين يضررك يا علي
على دينه ووعظ بكم على خيرة مني بل منها دينه واخذت بدينه ثم عمار بن ياسر

روایت ہو کہ میں اور علی رضو نو ایک جنگ میں فیق ہو جو جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس جنگ میں آئے
اور وہ ان اہل بیت سے تھے بنی مدہجہ کے کچھ لوگ دیکھے کہ اپنی بہر با کھجوروں میں کھام کرتے تھے سو علی رضو نے جوسے
کہا کہ اے ابوقحطان (یہ عمار رضو کی کنیت ہے) کیا تو چاہتا ہے کہ ان لوگوں پاس چلے اور دیکھے کہ کس طرح کھام
کرتے ہیں عمار رضو نے کہا کہ اگر تو چاہتا ہے تو چل سو ہم ان پاس گئے اور انکا کام گہری ہلک دیکھتے رہے پھر

ہم پھر نیند غالب ہوئی سو میں اور علی رضو نو چلے یہاں تک کہ ہم کھجوروں کی دیوار کے ساتھ میں لہجے سے پوچھا
مٹی کے سو ہم سو سو قسم خدا کی نہ جگایا ہمکو کسی نے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اپنے پاؤں سے
ہلکو ہلاتے تھے اور تحقیق خاک آلودہ ہو ہم ان رہیلوں کہ انہر سو تھے سو اس دن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے علی رضو کو کہا گہرا ہواسے اباراب یعنی اسو باب مٹی کے اس سبب کہ یہی اہل بیت تھے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سلم نے فرمایا کیا نہ بتلاؤں میں تمکو بد بخت سب لوگوں میں ہم نے عرض کی کیوں نہیں فرمایا بد بخت سب لوگوں
میں وہ آدمی سرخ رنگ متو دکا ہے جس نے صالح پیمبر کی اونٹنی کی اہو عین کاٹیں اور وہ شخص کہ مارنگا کچھ کو
او علی اسجگر پور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اسگر پر رکھا یہاں تک کہ تر ہوگی اس صر سے یہ آدمی

آخر

ذکر احدث الناس عهدا برسول صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کو
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کو وقت تازہ زمانہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کون تھا یعنی آخر
وقت میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کس شخص سے بات چیت کی حدیث ۵۳۱ اب اباننا ابو الحسن

علی بن حجر المرؤزی قال اباننا جری عن المغيرة عن أم المؤمنين أم سلمة رضي قالت احدث
الناس عهدا برسول الله صلى الله عليه وسلم علي بن ابي طالب ثم حمزة بن عبد المطلب ثم رسول الله
عليه وسلم في وفات كذا وقت جس سے بات چیت کی وہ علی رضو نے حدیث ۵۳۲ اب انجور

محمد بن قدامة قال حدثنا جرير عن مغيرة عن أم مؤمنة قالت قالت أم سلمة رضي
والذي يحلت بي أم سلمة ان اقرب الناس عهدا برسول الله صلى الله عليه وسلم علي بن ابي طالب
لما كان غداة قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم فارسل الي رسول الله صلى الله
عليه وسلم وكان اري في حاجة اظنه بعثه فجعل يقول جاء علي ثلث مرات فجا

ہنہین عمر نے کہا وہ میں ہوں فرمایا نہیں ولیکن وہ جو تاسینے والا ہے **الرَّحِيْبُ لَصْرَةَ عَلِيٍّ** حضرت علیؑ کی مدد کے لیے رغبت دلانے کا بیان **حَدِيثُ ۱۵۶** - ابنا نا یوسف

ابن عیسیٰ قال ابنا نا الفضل بن موسى قال حدثنا الاعمش عن ابي اسحاق عن سعيد بن وهب قال قال عليؑ في الرحبة اشدُّ بالله من سميع رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم غدٍ برحيم الله وليي وانا ولي المؤمنين ومن كنت ولي فهدا اوليئه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه وانصر من نصره واخذل من حذرك قال سعيد فقام الى حبيبي سته وقال حارث بن مضر فقام من عندي سته وقال زيد بن سبيع فقام عندي سته وقال عمر بن ذر مري احب من احبه والغيب من الغيب ترجمہ سعید بن وہب سے روایت ہے کہ حضرت علیؑ نے ایک جگہ میں فرمایا میں قسم دیتا ہوں اللہ کی اس شخص کو کہ غدیر خم کے دن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو کہ اپنے فرمایا اللہ دوست ہو اور میں دوست ہوں ہوسنوں کا اور جبکامین دوست ہوں اسکا یہ بھی دوست ہو ابھی دوست رکھے کہ دوست رکھے علیؑ کو اور دشمن رکھے اسکو کہ دشمن رکھے اسکو اور مدد کر اسکو کہ مدد کرے علیؑ کو اور ذلیل کرے اسکو سعید نے کہا کہ میرے پہلو میں چھ آدمی کھڑے ہوئے اور عارت کہا

کہ میرے نزدیک سے چھ آدمی کھڑے ہوئے اور زید بن سبیح نے کہا کہ میرے نزدیک چھ آدمی کھڑے ہوئے اور عمر بن ذر مری نے کہا کہ دوست رکھتا ہوں میں اس شخص کو کہ دوست رکھے علیؑ کو اور دشمن رکھتا ہوں میں اس شخص کو کہ دشمن رکھے اسکو ذکر قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم **لِعَمَّارٍ تَقْتُلُ الْفِئَةَ الْبَاغِيَةَ** حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کا بیان کہ عمار کے خین زنائی کہ بھوکہ باغی گروہ قتل کریگا۔ **حَدِيثُ ۱۵۷** - ابنا نا عبد اللہ بن محمد بن عبد الرحمن الزهری قال حدثنا

عند عن شعبة قال سمعت خالد بن الحذافیر حدث عن سعید بن ابی الحسن عن امیہ عن ام سلمة روت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لعمار تقتلك الفئة الباغية وخالدة ابوداؤد قال حدثنا شعبة قال حدثنا ايوب وخالد عن الحسن عن امیہ عن ام سلمة روت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لعمار تقتلك الفئة الباغية قال ابو عبد الرحمن وقد رواه ابن عون عن الحسن ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

عمارہ کو فرمایا کہ تجھ کو باغی گروہ قتل کریگا اور مخالفت کی غنڈر کی ابو داؤد نے کہا کہ حدیث بیان کی ہے

کہنے کہا کہ حدیث کی ہیکو ایوب اور خالد نے حسن سے اُسے روایت کی اپنی ماں سے اُسے ام سلمہ سے کہ

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمارہ کو فرمایا کہ تجھ کو باغی گروہ قتل کریگا اور امام نسائی نے کہا اور روایت

کی یہ حدیث ابن عون نے حسن سے **حَدِيث ۱۵۸** - ابنا محمد بن مسعدة عن يزيد وهو

ابن زمرية قال حدثنا ابن عون عن اُمِّه عن اُمِّ سلمة رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَهُوَ

يَوْمَ يُعْطِيهِمُ اللَّهُ الدِّينَ وَقَدْ أُعْطِيَ شَعْرَةَ صَدْرِهِ قَالَتْ فَوَاللَّهِ مَا نَسِيتُ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ

إِنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الْأَخِرَةِ فَأَغْفِرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرِينَ قَالَتْ وَجَاءَ عَمَّارٌ فَقَالَ ابْنُ سَمِيَةَ

تَقْتُلُ الْفِئَةَ الْبَاغِيَةَ ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے کہ جب جنگ خندق کا دن ہوا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اپنے بال گردا لودہ ہو گئے تھے اور آپ کے سینے کو بال گردا لودہ ہو گئے تھے اور امام سلمہ نے کہا کہ قسم

خدا کی میں نہیں ہولی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ الہی بہتری بہتری آخرت کی ہے سو

بخشد و انصار اور مہاجرین کو ام سلمہ نے کہا کہ عمار آئے سو فرمایا کہ سمیہ کے بیٹے کو باغی گروہ

قتل کریگا **حَدِيث ۱۵۹** - ابنا احمد بن شعيب قال اخبرنا محمد بن عبد الله بن احم

حدثنا خالد قال حدثنا ابن عوف عن الحسن قال قالت اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ

اُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَهُوَ يُعْطِيهِمُ اللَّهُ الدِّينَ وَقَدْ أُعْطِيَ شَعْرَةَ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُ

إِنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الْأَخِرَةِ فَأَغْفِرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ وَجَاءَ عَمَّارٌ فَقَالَ تَقْتُلُ الْفِئَةَ الْبَاغِيَةَ

ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے کہ میں خندق کا دن نہیں ہولی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکو انٹھین دیتے تھے اور

آپ کے بال گردا لودہ ہو گئے تھے اور آپ فرماتے تھے کہ الہی بہتری بہتری آخرت کی ہے سو بخشد و انصار اور مہاجر

کو اور عمار آئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے سمیہ کے بیٹے تجھ کو باغی گروہ قتل کریگا

حَدِيث ۱۶۰ - ابنا احمد بن شعيب قال اخبرنا محمد بن عبد الله بن احم

محمد بن الوليد قال حدثنا ابن محمد بن جعفر قال حدثنا شعيب

عن ابي سعيد الخدري رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَمَّارٍ تَقْتُلُ الْفِئَةَ

الْبَاغِيَةَ ترجمہ روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمارہ کو فرمایا کہ تجھ کو باغی گروہ قتل

کریگا **حَدِيث ۱۶۱** - ابنا اسحاق بن ابراہیم قال ابنا اسحق بن شعيب

عن ابي سعيد الخدري رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَمَّارٍ تَقْتُلُ الْفِئَةَ

الْبَاغِيَةَ ترجمہ روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمارہ کو فرمایا کہ تجھ کو باغی گروہ قتل

کریگا

سائی نے کہا کہ مخالفت کی جبریگی ابو معاویہ سے سو روایت کیا اسکو انشعاب سے اسکا کہ اسکا کہ

عبداللہ بن محمد نے ابو معاویہ سے کہا کہ حدیث بیان کی ہے اسے اسے کہتے روایت کی عبدالرحمن بن ابی

ابی زیاد سے حکایت ۱۶۵ - اخبرنا احمد بن شعیب قال اخبرنا عمرو بن منصور

الثیبانی قال اخبرنا ابو نعیم عن سفيان عن الأعمش عن عبد الرحمن بن أبي زياد عن

عبد الله بن الحارث قال اتى لاسائر عبد الله بن عمرو بن العاص ومعه نية فقال ل

عبد الله بن عمر وسمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول عمارة تقتله الفيلة الباء

قال عمرو معاوية اسمع ما يقول هذا فجدد به فقال نحن قتلناه انما قتله من جاء بيلا

يزال داحصا في قولك ترجمہ عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ روایت کر کے کہ میں نے عبداللہ بن عمرو اور معاویہ کے ساتھ

سیر کرتا تھا سو عبداللہ بن عمرو نے کہا کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ عمار رضی اللہ عنہ کو یا

کہ وہ قتل کریگا سو عمرو نے کہا کہ معاویہ سن یہ کیا کہتا ہے سو معاویہ نے اسکو اپنی طرف کھینچا اور

کہا کہ ہم نے اسکو قتل کیا یعنی ہم نے اسکو قتل نہیں کیا بلکہ قتل کیا اسکو اس شخص نے کہ آیا اسکو یعنی

علی رضی اللہ عنہ کہ وہ اسکو اپنے ساتھ لائے کہ وہ ہمیشہ تیرے قول میں پہلیکا یعنی تجھ سے الزام کہا اور یہاں کہ وہ

اسکو اپنے ساتھ کیوں لایا ف عمار علی رضی اللہ عنہ کے رفیق تھے جب معاویہ اور علی رضی اللہ عنہ سے لڑائی ہوئی یعنی

جب صفین میں تب عمار شہید ہو کر معاویہ کے لشکر کے ہاتھ سے سو معاویہ کہتے تھے کہ ہم نے عمار کو قتل نہیں کیا

بلکہ انکو علی رضی اللہ عنہ نے قتل کیا کہ وہ انکو اپنے ساتھ لائے اور انکے قتل کا سبب ہوا اور درحقیقت معاویہ کا

کہنا خطبہ اور جھوٹا ہے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ امام حق علی رضی اللہ عنہ تھے اور معاویہ کا لشکر باغی تھا

گو اسکے لشکر میں بعض اصحاب بھی تھے ذکر قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم

تمرق ما یرقت من الناس سبیل قتلم اولى الطائفتین بلکہ

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کا بیان کہ لوگوں میں ایک فرقہ نکالے گا کہ مبتدا ہوگا اسکا

کے نزدیک تو دونوں فرقوں کا ساتھ حق کے حکایت ۱۶۶ - اسکا کہ اسکا کہ

حکایتی عبد الاعلی قال حدنا داود عن ابی نصرہ عن السید الخدیجی عن

رسول الله صلى الله عليه وسلم قال تمرق ما یرقت من الناس سبیل قتلم اولى

الطائفتین ترجمہ ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کر کے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں میں سے ایک

فرقہ نکلے گا یعنی خارجی لوگ کہ قتل کر گیا انکو نزدیک و نو فریقوں کا ساتھ حق کے یعنی حضرت علی رضہ

حَدِيثُ ابْنِ اَسْمَاءَ قَالَ اخْبَرَنَا شُعَيْبُ قَالَ اخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابُو عَوَّانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ ابِي نُضْرَةَ عَنْ ابِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُونُ فِيَّ اُمَّتِي فِرْقَتَيْنِ فَيُخْرَجُ مِنْ بَيْنِهِمَا مَارِقَةٌ بَلَى قَتَلَهُمْ اَوْلَاهُمْ بِالْحَقِّ رَحِمَهُمُ اللهُ

سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں دو فرقے پیدا ہونگے اور ان کے درمیان ایک فرقہ نکلے گا کہ بتلا ہوگا قتل کرنے سے نزدیک انکا ساتھ حق کے حدیث ۱۶۸ - ابنا احمد

بن شُعَيْبٍ قَالَ اخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا ابُو نُضْرَةَ عَنْ ابِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَفْتَرِقُ اُمَّتِي فِرْقَتَيْنِ تَمْرُوقٌ بَيْنَهُمَا مَارِقَةٌ تَقْتُلُهُمْ اَوْلَى الظَّالِمَيْنِ بِالْحَقِّ رَحِمَهُمُ اللهُ

ابو سعید نے فرمایا کہ میری امت دو فرقے ہوں گی کہ انکے درمیان ایک فرقہ نکلے گا قتل کر گیا انکو

حَدِيثُ ۱۶۹ - ابنا احمد بن شعيب قال اخبرنا محمد بن سليمان بن عبد الله بن عمر قال حدثنا بهز عن القاسم وهوابن الفضل قال حدثنا

ابو نضرة عن ابى سعيد رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال تفرق مارقاة عند فترقتين من الناس المسلمين تقتلها اولى الظالمين بالحق رحمة ابى سعيد خدرى

روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک فرقہ نکلے گا وقت مختلف ہونے سے انوں کے

قتل کر گیا انکو نزدیک و نو فریقوں کا ساتھ حق کے حدیث ۱۷۰ - ابنا احمد بن شعيب

قال اخبرنا محمد بن عبد الاعلى قال حدثنا المفيم قال سمعت ابى قال حدثنا ابو نضرة عن ابى سعيد الخدرى رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انه ذكر اناسا من امة يخرجون

في فرقتين من الناس سيماهم التحاليف يفرقون من الدين كما يفرق الشحم من الرصية هم من نير الخلق او من اتير الخلق تقتلهم اذنى الظالمين الى الحق قال وقال كلمة اخرى

قلت لرجل بنى وبينة ما هي قال قال ابو سعيد وانتم قتلتموهم يا اهل العراق رحمة ابى سعيد

خدرى نے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیے کہ لوگ اپنی امت میں کہیں گے بیچ وقت اختلاف لوگوں کو نشانی انکی سر سندان ہے یعنی انکے سر منڈی ہوئے ہونگے و سے لوگ نکلیں گے اسد سے جیسے

المعظم
تخلين

ہاں تا ہے تیر نشانی سے ہر لوگ سب مخلوق سے بدتر میں قتل کر گیا انکو تو ایک دو دنوں فرعون کا ساتھ
 اور نے کہا کہ ابو سعید نے ایک بات اور کہی سو کہا میں اس مرد کو کہ میرے اور اسکے درمیان تھا کہ
 سعید نے کیا بات کہی کہا کہا ابو سعید نے کہ تم قتل کرو گے ان کو اور اہل عراق حدیث بیث ۱۷۱
 اَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنِ وَاصِلٍ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُحَاطِرُ بْنُ الْمَوْزِعِ قَالَ حَدَّثَنَا
 أَحْمَدُ بْنُ حَبِيبٍ أَنَّهُ سَمِعَ الطَّيْبَانَكَ الْمِسْرَقِيَّ جَدِّي نَقَصَهُ مَعَهُ سَعِيدُ بْنُ جَبْرِ وَسَمِعْتُ
 ابْنَ شَيْبَةَ وَأَبَا بَخْرِي وَأَبَا صَالِحٍ وَبَدْرَ الصَّمْدَانِيَّ وَالْحَسَنَ الْعَرَفِيَّ أَنَّهُ سَمِعَهُمَا سَمِعْتُ
 مُحَمَّدَ بْنَ يَرْوَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمٍ يُكْرَمُونَ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ
 لَكَ كَرَمٌ صَلَوَاتِهِمْ وَمَنْ كَوْنِهِمْ وَصَوْمِهِمْ يَمُرُّونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا مَرَّتْ الشَّهْرُ مِنْ
 زَمِيَّةٍ كَأَيُّهَا وَالْقُرْآنُ مِنْ تَرَاقِيهِمْ يَخْرُجُونَ فِي فَوْقِهِ مِنَ النَّاسِ يُقَالُ لَهُمْ أَهْلُ
 الْحَقِّ تَرْجَمَهُمْ مِنْ رَوَيْتُ أَنَّ ابْنَ سَعِيدٍ سَمِعَهُ مِنْ حَضْرَتِ صَلَوَاتِهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَيْتُ كَرَمَهُ
 بچتی اس قوم کے کہ کلین گے اس امت میں سو بیان کی نماز انکی اور زکوٰۃ انکی اور روزہ انکا اور لوگ
 بلیا وینگے دین جیسے بچھا تا ہے تیر نشانی سے قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن انکے گلے کی سلوکی سے
 تیر کا یعنی دلین کی قرآن کا اثر نہ ہوگا کلین گے ہر وقت تمہارے لوگوں میں سے قتل کر گیا انکو تو ایک
 کا ساتھ حق کے ساتھ اس حدیث میں حضرت صلوات علیہ وسلم نے آئندہ کی ضروری کہ خارجی لوگ یہاں
 ہونگے سو سابق اسکے واقع ہوا کہ حضرت صلوات علیہ وسلم کے بعد وہ قوم خارجی پیدا ہوئی جنہوں نے
 حضرت علی مرتضیٰ پر خروج کیا اور انکی امامت نہ مانی اور حضرت علی مرتضیٰ نے انکو قتل کیا ابو سعید نے
 کہا میں بھی اس لڑائی میں موجود تھا جو حضرت صلوات علیہ وسلم نے نشانی فرمائی امین موجود تھے
ذِكْرُ مَا حَصَرَ بِهِ أَوْلِيَاءُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيَّ بِرَأْسِ طَالِبٍ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ
مِنْ قِتَالِ الْمَارِقِينَ بیان اسچیز کا کہ خاص کیے گئے ساتھ انکے حضرت علی کریم
 خارجیوں کی حدیث بیث ۱۷۲۔ اَنَا نَائِلُ بْنُ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى وَكَانَ
 قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا سَمِعْتُ وَاللَّفْظُ لِعَنْ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي
 أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ بَيْنَنَا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقِيمُ قِسْمًا أَنَّهُ ذُو الْخُوْبَيْرَةِ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعِدْ

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ يَعْدِلْ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ قَدْ خَبِتَ وَخَسِرَتْ
 لَمْ أَكُنْ أَعْدِلْ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا لَكَ لِي فِيهِ أَضْرِبُ عُنُقَهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا فَإِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يُحْقِرُ أَحَدَكُمْ صَوْتَهُ مَعْ صَلَوْهُمْ وَصِيَامَهُ مَعْ صِيَامَهُ
 يَقْرُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُونَ تَرَاقِيصَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ (كَمَا يَمْرُقُ) السُّهْمُ مِنَ الرَّمِيَةِ يُنْظَرُ
 إِلَى النَّصْلَةِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى رِصَافِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى الْبُضْبِ
 فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ وَهُوَ الْقِدْحُ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى قَدِيدِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ سَبَقَ الْقُرْآنُ
 وَالذَّمَّ آيَةُ هُمْ رَجُلٌ أَسْوَدٌ أَحَدَى عَصْدِيهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ وَمِثْلُ الْبُضْعَةِ
 وَيَخْرُجُونَ عَلَى خَيْرِ فِرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَأَشْهَدُ وَإِنِّي سَمِعْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ قَاتَلَهُمْ وَأَنَا مَعَهُ
 فَأَمْرٌ بِذَلِكَ الرَّجُلِ فَالْتِمَسَ فَوُجِدَ فَأُتِيَ بِهِ حَتَّى نَظَرْتُ إِلَيْهِ عَلَى النَّعْتِ الَّذِي نَعَتَ
 بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰
 وصیامہم مع صلوٰتہ
 و صیامہم مع صلوٰتہ
 ما شہدہ

علیہ وسلم کے پاس بھیجے ہو اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے تقسیم کرتے تھے تا کہ ان کے پاس ذوالبصر
 آیا اور وہ ایک مرد تھا قبیلہ بنی تمیم سے سونے کہا اسے حضرت انصاف کو تقسیم کرو حضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا کہ اگر میں انصاف نہ کروں گا تو پیر دنیا میں کون منصف پیدا ہوگا تحقیق نا امید ہوا تو اور لو
 میں پیر تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر حکم ہو تو میں گردن اسکی کاٹ ڈالوں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا جو زور اسکو اسلیئے کہ تحقیق واسطے اس کے تابع رہوں گے کہ حقیر جانیکا ایک تمہارا نماز اپنی پہ مقابلہ
 نماز انکی سے کہ بہت اچھی طرح پڑھیں گے ازراہ ریا اور سمعہ اور حقیر جانیکا روزہ اپنا پہ مقابلہ روزے انکی کے
 پڑھیں گے قرآن یعنی اسکی تلاوت ہمیشہ کریں گے اور مبالغہ کریں گے پہ رعایت مخارج حروف کو حالانکہ قرآن
 انکی کا کیا ہوں گے نیچے نہ ازبکا دی لوگ کل جاویں گے اسلام سے جسے نکلتا ہے تیر نشانے سے
 اسکی کانسی کو دیکھے تو خون کا کچھ اترنا پاوے پھر اس کے پارہ کو دیکھے تو کچھ اترنا پاوے پھر تیر کی لکڑی
 دیکھے تو کچھ اترنا پاور تیر کے پکر دیکھے تو کچھ نشان نہ پاوے تیر یا نکل گیا پیٹ کو گور در خون سے یعنی جسے پار
 ہو تیر میں جانور کا کچھ اتر نہیں نکارتا ہے اسی طرح اس قوم میں اسلام کا کچھ اتر باقی نہ رہے گا اس قوم کی
 پہچان یہ ہے کہ انہیں ایک سیاہ مرد ہوگا کہ اسکا ایک بازو جیسے عورت کا پستان یا جیسے گوشت کا

تہر اکبیش کیا کر گیا آدمیوں کے عمدہ تر گروہ پر خروج کرنے کے یعنی علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے باغی ہونے کے اکل امت
 مانینگے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا پس گواہ رہو کہ میں نے یہ حدیث حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اور گواہی
 دیا ہوں میں کہ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے انکو قتل کیا اور میں بھی انکی ہمراہ تھا اور جب فتیاب ہو گیا علی رضی
 اللہ عنہ کے تو حکم دیا اپنے ساتھ تلاش کرنے اس شخص کے درمیان مقتولوں کے پس تلاش کیا گیا۔
 پس لایا گیا وہ پاس علی رضی اللہ عنہ کے یہاں تک کہ دیکھا میں نے اسکی اور پاپا میں نے اسکو اور اس صفت کو کہ
 یان کی تھی ان حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حدیث سے کہ ا۔ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّاءِ
 لِبُهْلُولٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ وَحَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ وَذَكَوْا الْاِخْرَاقَ لِاحَدٍ نَسْنَا
 الْاَوْنَاعِي عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ اَبِي سَلَمَةَ وَالصُّحَّاحِ عَنِ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا كُنَّا
 عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ يُقْسِمُ فَمَا آتَاهُ ذُو الْخُوَيْرِ فَقَالَ يَا
 رَسُولَ اللَّهِ اَعْدِلْ قَالَ وَيْحَكَ وَمَنْ يَعْدِلُ اِذَا الْعَاذِلُ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اَلَا اَنْتَ
 لِي حَتَّى تَضْرِبَ عُنُقَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنَّ لَهُ اَعْمًا اِيحْتَرِقُ اِحْدَاكُمْ مَلُوكًا
 مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَامِهِمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ (كَمَا عَرِقُ) الشَّرْمُ مِنَ الرَّمِيحِ حَتَّى اَنْ اِحْدَاكُمْ
 نَظَرَ اِلَى نَصِيحَةٍ فَلَا يَجِدُ فِيهَا شَيْئًا ثُمَّ يَنْظُرُ اِلَى قَلْبِهِ فَلَا يَجِدُ فِيهِ شَيْئًا
 سَبَقَ الْفَرْتُ وَالِدَامُ يَخْرُجُونَ عَلَى خَيْرِ فِرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ اَيْتَحَمُّ رَجُلٌ مَخْدُجٌ
 رَجْمٌ اِحْدَى يَدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ اَوْ كَالْبِضْعَةِ تَدْوُرُ قَالَ ابُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اَشْهَدُ سَمِعْتُ
 هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَشْهَدُ اَنْيَ كُنْتُ مَعَهُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اَبِي طَالِبٍ حِينَ
 قَاتَلَهُمْ فَارْسَلُ اِلَى الْقَتْلِ فَاْتَى بِهِ عَلَى النَّعْتِ الَّذِي نَعَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ جس حالت میں کہ ہم ایک دن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے
 حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کچھ مال تقسیم کرتے تھے تو تا کہاں ذوالخویرہ (منافق) حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
 سو کہا ای حضرت انصاف سے تقسیم کرو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے کہ
 تو پرونا میں کون انصاف کریگا سو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ اسے کہہ دو میں نے اسے
 ڈالوں سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خبر دے دو اسے تاکہ تباہ نہ ہوئے کہ پھر بائیں ہاتھ سے
 نماز اپنی بیچ مقابلہ نماز انکی کے اور روزہ اپنا بیچ مقابلہ روزہ انکے کے وہی لوگ کلجا رہینگے ہیں جیسے

مشق

نکلنا ہے تیرا نشانہ ہی ہانتک کہ اگر تم میں سے کوئی اسکی گانسی کو دیکھے تو خون کا نشانہ کو پناہ
 اسکے پاؤں کو دیکھے تو کچھ اثر نہ پائے پیرس تیرکی لاکڑی کو دیکھے تو کچھ اثر نہ پائے پیر تیر کے پر کو دیکھے
 کچھ اثر نہ پائے تیر پار نکل گیا پیٹ کو گوبر اور خون سے اومیون کے ٹمہرہ زگر وہ پر خروج کرینگے اس قوم
 پہچان یہ ہے کہ انہیں ایک مرد ناقص سیاہ آنکھ والہ ہوگا کہ اسکا ایک ہاتھ مانناہستان عورت کی یا مانناہ
 کو تھڑے گوشت کی ہوگا کہ ایشا ہوگا ابو سعید نے کہا کہ گواہی دیتا ہوں کہ میں نے اپنے ہاتھ سے حضرت علیؑ
 سے سنی ہے اور گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضرت علیؑ کے ساتھ تھا جبکہ علیؑ نے انکو قتل
 کیا سو حضرت علیؑ نے کسی کو مقتولوں کی طرف بھیجا سو وہ لایا گیا اس وقت پر کہ حضرت علیؑ نے انکو قتل
 و سلم نے فرمائی تھی حکایت نمبر ۱۷۰ - اَبَا نَا حَارِثُ بْنُ مَسِيكٍ قَرَأَ عَلَيَّ وَ اَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ
 وَهَيْبٍ قَالَ اخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بَكْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ يَشْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْحَرْقِيَّةَ كَمَا خَرَجَتْ عَلَى عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ
 فَقَالُوا لَا حُكْمَ إِلَّا لِلَّهِ قَالَ عَنِّي رَفِئَةُ كَلِمَةٌ حَقٌّ اُرِيدُ بِهَا بَاطِلٌ اَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَصَفَ اُنَّاسًا اِنِّي لَا اَعْرِضُ صِفَتُهُمْ فِي هَوَاكِرِ الدِّينِ يَقُولُونَ الْحَقُّ بِاَسْنَدِهِمْ لَا يَجُوزُ هَذَا
 مِنْهُمْ وَ اَشَارَ اِلَى حَلْقِهِمْ مِنْ اَبْغَضِ خَلْقِ اللَّهِ اِلَيْهِ مِنْهُمْ رَجُلٌ اسْوَدَّ اِحْدَى يَدَيْهِ كَلْبَيْنِ بِنَاءٍ
 اَوْ حَلْمَةٍ تَنْدِي فَلَمَّا قَاتَلَهُمْ عَلِيٌّ رَضِيَ قَالَ اَنْظُرُوا فَانظُرُوا فَلَمْ يَجِدُوا شَيْئًا قَالَ اِرْجِعُوا
 اِلَى مَا كُنْتُمْ وَلَا كُنْتُمْ مَرْتَابِينَ اَوْ تَلْنَاكُمْ وَجَدُوهُ فِي خَرِيْبَةٍ فَانْتَوَرِبَهُ حَتَّى وَضَعُوهُ
 بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ اَنَا حَاضِرٌ ذَلِكَ مِنْ اَمْرِهِمْ وَقَوْلِ عَلِيٍّ مَرَّ حَمْرَةَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ اَبِي رَافِعٍ
 غلام آزاد شدہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہو کہ جب فرقتہ خروزیہ یعنی قوم خوارج نے حضرت علیؑ
 پر خرید کیا سو کہنے لگے کہ ہمیں حکم ہے مگر اللہ کا حضرت علیؑ نے کہا کہ یہ کلمہ حق ہے لیکن مراد اس سے باطل
 ہے کہ مقرر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صفت کی کچھ لوگوں کی کہ تحقیق میں پہچانتا ہوں صفت انکی پہچان
 لوگوں کے کہ اپنی زبانوں سے حق کہتے ہیں اور یہ حق انکے زبانوں سے آگے نہیں بڑھتا اور اشارہ
 کیا طرف گئے اپنی کسی سے لوگ خدا کے نزدیک سب خلقت سے بدتر ہیں پہچان انکی یہ ہے کہ انہیں ایک
 سیاہ ہے کہ اسکا ایک ہاتھ مانناہستان بکری کی یا مانناہستان کی ہے سو جب علیؑ نے اسے لڑے تو فرمایا
 وہ مرد تلاش کرو سو لوگوں نے تلاش کیا سو کوئی چیز نہ پائی فرمایا پھر جازہ قسم ہے خدا کی سینے پہوٹ

من کہا میں نے جھوٹ نہیں کہا اور بار بار میں بار یہ پکر کہا پھر اگر گرنے اسکو ایک بیان نہیں فرمایا اور
 ویسا تک کہ اسکو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے رکھا عبد اللہ نے کہا کہ میں اسوقت حاضر تھا جبکہ علی رضی
 اللہ عنہ نے کہا کہ اسکو فرمایا اور خوارج کے جہتین حدیث فرمائی **حَدِيثُ هـ** ۱- اخبرنا احمد
 بن حنبل قال اخبرنا محمد بن معوية بن يزيد قال حدثنا علي بن هشام عن ابي اسحق عن
 عتبة بن سويد بن عفاة قال سمعت عليا رضي يقول اذا حدثتكم عن نفسي فان
 لحرب خذ عني اذا حدثتكم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فلا تخرجوا من السماء
 احب الي من ان الكذب على رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يخرج قوم احد
 الاسنان سفهاء الاحلام يقولون قول خيرا البرية يقرؤون القرآن لا يجاوزها انما انهم
 حناجرهم يرقون من الدين كما يرق السم من الرمية فان ادركتهم فاقتلهم فان
 يقتلهم اجر لمن قتلهم عند الله يوم القيمة ترجمہ سوید بن غفلة سے روایت ہے کہ میں نے علی رضی
 اللہ عنہ سے سنا فرماتے ہیں کہ جبکہ میں تمکو اپنی طرف سے بات کہوں تو جب تک فریب اور اگر میں تم کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 سے حدیث بیان کروں تو اللہ مجھکو آسمان سے گزرا محبوب تر ہے اس کے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے
 جھوٹ کہوں وہ چیز کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ فرمائی ہو میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے
 تھے کہ ایک قوم پیدا ہوگی اخیر زمانے میں کہ کم عمر ہونگے اور بو بوقوف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث
 کہہیں گے اور قرآن پڑھیں گے انکا ایمان لگے گا لیکن بچے نہ اترے گا کھلے دین سے جیسے کھلے گا تا ہی
 میر نسل نے سو اگر لو انکو پاوے تو قتل کر انکو پس تحقیق جو شخص کہ انکو قتل کرے اسکو قیامت کو دن
 خدا کے نزدیک ثواب ہے وہ ایک شخص منافق تھا ذوالخویرہ اسکا نام تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کچھ مال تقسیم کرنے لگے اُسے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ انصاف سے تقسیم کرو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا اے کم نجات اگر میں انصاف نہ کروں گا تو پھر دنیا میں کون انصاف کرے گا عمر فاروق نے کہا
 اگر حکم ہو تو اسکی گردن ماروں یہ منافق ہے فرمایا لوگ بدنام گریں گے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو
 جب وہ اہل گیا تو تب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی ہے اسکی سبب سے بدین لوگ پیدا
 ہونگے سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خارجی لوگ پیدا ہوئے جبکہ حضرت
 علی رضی اللہ عنہ نے قتل کیا **ذکر اختلاف علی ابن ابی طالب فی حدیث**

Marfat.com

بیان اختلاف کا ابی اسحاق پر اس حدیث میں حدیث ۱۷۶ - انبانا احمد بن سلیمان
 ابن زکریا قال حدثنا عبید اللہ عن اسرائیل عن ابی اسحاق عن سوید بن غفلة عن
 قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج قوم فی آخر الزمان یقرؤن القرآن لا یح
 تراقیہم غیرتوت من الاسلام کما یحرق الشہم من الرمیة قتالہم حق علی کل من
 مخالفہ یوسف بن اسحاق فادخل بین ابی اسحاق و بین سوید بن غفلة عبد الرحمن
 مروان ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ اخیر زمانے میں
 ہونگے کہ قرآن پڑھیں گے کہ قرآن انکے گلے سے نیچے نہ اترے گا اور نیچے دین سے جیسے گل جاگے یہ
 سو فرض ہے ہر مسلمان پر قتل کرنا انکا مخالفت کی اسرائیل کی یوسف بن ابی اسحاق نے سو سوید بن غفلة
 ابی اسحاق در بیان ایک مرد عبد الرحمن کو داخل کیا حدیث ۱۷۷ - انبانا زکریا بن یحییٰ قال
 حدثنا محمد بن العلاء قال حدثنا ابراہیم بن یوسف عن ابیہ عن ابی اسحاق عن
 قیس لاذی عن سوید بن غفلة عن علی رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
 فی آخر الزمان قوم یقرؤن القرآن لا یجاوز تراقیہم یخرجون من الدین کما یخرج الک
 من الرمیة قتالہم حق علی کل مسلم ترجمہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 کہ کچھ لوگ اخیر زمانے میں پیدا ہونگے قرآن پڑھیں گے حالانکہ قرآن انکے گلے سے نیچے نہ اترے گا اور دین
 دین سے جیسے نکلیا جائے یہ نشانے ہو انکا قتل کرنا فرض ہے ہر مسلمان پر حدیث ۱۷۸ - اخبر
 احمد بن شعیب قال اخبرنا محمد بن بکار الحرانی قال حدثنا محمد قال حدثنا اسرائیل
 عن ابراہیم بن عبد الاعلی عن طارق بن زیاد قال خرجنا مع علی بن الخوارج فقتلنا
 قال انظروا فان نبی اللہ قال انہ یخرج قوم ینکمون بالحق لا یجوز حلو فہو یخرجون
 من الحق کما یخرج الشہم من الرمیة سیما ہرمان فیہم رجلا اسود محمد بن الید فیہ
 شعرات سوران کان ہو فقد قتلہ شر الناس وان لم یکن ہو فقد قتلہ خیر الناس
 فیکینا ثم قال اطلبوا فطلبنا فوجدنا المحدث فخرنا یجوز او حرة علی رضی اللہ عنہما ساجدا
 غیر انہ ینکمون بکلمة الحق ترجمہ طارق بن زیاد سے روایت ہے کہ ہم علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ خوارج کے لئے
 گئے سو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انکو قتل کیا پھر فرمایا تم لوگوں کو کہ تم لوگوں کو قتل کرنے کے لئے جو لوگ حق سے جڑے ہوئے ہیں

یقرؤن من الدین مروان

اِنْ شَهِدْنَا مِنْكُمْ لَعْنَةُ هَلَكْتُمْ لَوْ شَاءَ ابْنُ اَبِي طَالِبٍ لَا خَيْرَ كُمْ خَيْرَهُمْ فَجِئْتُ اَسْأَلُهُ عَنْ خَيْرِ
 فَلَمَّا فَرَغَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ ابْنُ الْمُنَادِ فَقَضَ عَلَيْهِ كَمَا قَضَى عَلَيْنَا قَالَ ابْنُ مَخْلَبٍ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ
 صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ عِنْدَهُ أَحَدٌ غَيْرَ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ لِي كَيْفَ أَنْتَ يَا
 وَقَوْمٌ كَذَا وَكَذَلِكَ أَقُلْتُ اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ نَقَّاشًا رَبِيدَهُ وَقَالَ قَوْمٌ يَخْرُجُونَ مِنَ الْمَشْرِقِ
 الْقُرْآنَ لِيَجْأَوْرُوا قَبَائِمَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ التَّمْرُ مِنَ الرَّمِيَةِ فَيُضْمَرُ رَجُلٌ عِنْدَ
 كَانَتْ يَدُهُ تَدْنِي الشِّدَّ كَمَا بِاللَّهِ أَخْبَرْتُمْ بِهِ قَالُوا نَعَمْ قَالَ أَنْشِدْكُمْ بِاللَّهِ أَخْبَرْتُمْ أَنَّهُ يَنْفَعُ
 قَالُوا نَعَمْ فَأَتَيْتُمُونِي وَأَخْبَرْتُمُونِي أَنَّهُ لَيْسَ فِيهِ مِنْ فَحْلَفٍ لَكُمْ بِاللَّهِ أَنَّهُ يَنْفَعُ فَأَتَيْتُمُونِي بِ
 تَسْحُبُونَهُ كَمَا نَعْتَكُمْ قَالُوا نَعَمْ قَالَ صَدَقَ اللهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ كَلِمَةٌ مِنْ رِوَايَاتِهِ فِي حَقِّ

علیؑ پاس بیٹھا تھا کہ اچانک ایک مرد آیا کہ سفر کے کپڑے پہن رہا ہے یعنی سافر تھا اور حضرت علیؑ نے لوگوں کے کلام
 کرتے ہوئے اور لوگ اسے کلام کرتے ہوئے سوائے کہا کہ اے سردار مسلمانوں کے اگر حکیم ہو تو میں بھی کچھ عرض کر
 سو حضرت علیؑ نے اسکی طرف کچھ خیال نہ کیا اور مشغول کہا انکو اٹھنے کے وہ اسہیں تھو سو وہ مسافر ایک
 پاس بیٹھا سوائے مرد نے اسے پوچھا کہ کیا حال ہے تیرا اس مسافر نے کہا کہ میں عمرہ کے لیے مکہ میں گیا سو
 عائشہؓ نہ سمجھا سو عائشہؓ نے کہا کہ یہ لوگ کہتہاری زمین میں پیدا ہوئے یعنی خارجی انکا نام حرورہ کیوں کہ
 کیا یعنی کہا کہ وہ ایک گاؤں میں پیدا ہوئے کہ اسکا نام حرورہ ہے پس انکا نام ہی یہی رکھا گیا سو عائشہؓ
 نے کہا کہ خوشخبری ہے واسطے اس شخص کے کہ حاضر ہو تم میں سے قتل آنکے کو اگر علیؑ نہ چاہیں تو تمکو خبر
 ہو میں علیؑ نے پاس انکی خبر پوچھنے آیا ہوں سو جب علیؑ نے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ اذن چاہئے والا کہاں
 ہے سو علیؑ نے اسپر یہ حدیث بیان کی جیسے کہ ہم پر بیان کی تھی کہا کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس حاضر
 ہوا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس عائشہؓ نے کہا کہ سو اگوی نہ تھا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو فرمایا
 کہ کیا حال ہو گا تیرا اے علیؑ اور ایک قوم ایسی ایسی پیدا ہوگی میں نے کہا اللہ اسکا رسول خوب جانتے ہیں
 پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہرہ سے اشارہ کیا اور فرمایا کہ ایک قوم مشرق سے پیدا ہوگی کہ قرآن پڑھیں
 کہ اسواں میں کفر آن آنکے گلے کو نیچے نہ اترے گا وے لوگ نکلیا وینگے دین سے جیسے نکل جاتا ہے تیرے شکار
 سے ایسے ایک مرد ناقص ماہرہ ہوگا گویا کہ ماہرہ اسکا پستان ہے قسم دیتا ہوں میں تمکو اللہ کی کہ اسنے
 تمکو اسکی خبر دی یا نہیں لوگوں نے عرض کی کہ مان کہا قسم دیتا ہوں میں تمکو اللہ کی کہ میں نے تمکو خبر دی

یہ رہا میں ایک مرد ہے لوگوں عرض کی کہ ہاں سو تم میرے پاس آئے اور مجھ کو نبی کہو وہ مرد ان میں سے نہیں تھا
 سو میں نے تمہارا ویسے اللہ کی قسم کی کہ وہ مرد بیشک امین ہے سو پہر تم اسکو کہیے کہ میرا پاس لاؤ مجھے
 لے میں نے تمہاری ویسے اسکی صفت بیان کی تھی لوگوں نے عرض کی کہ ہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ فرمایا خدا
 اور اسکو سوانے حدیث ۱۸۱ - **أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْرُوفٍ عَنْ الْأَعْمَشِ**
عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ لَمَّا كَانَ بَعْدَ الْمَهْرَوَانِ لَقِيَ الْخَوَارِجَ فَلَمَّ بِهِمْ
حَتَّى شَجَّرُوا بِالرِّمَاحِ وَقَتَلُوا أَجْمِيعًا قَالَ عَلِيُّ أَطْلَبُوا إِذَا الثُّبِيَّةَ فَطَلَبُوهُ فَلَمَّ بِمَعْدُوهِ فَقَالَ
عَلِيُّ رَضِيَ مَا كَذَبْتُ وَلَا كَذَبْتُ أَطْلَبُوهُ فَطَلَبُوهُ فَوَجَدُوهُ فِي وَهْدَةٍ مِنَ الْأَرْضِ حِينَ عَجَبَهُ نَأَسَ
مِنَ الْقَتْلِ فَاذْأَرَّ جُلَّ عَلِيٍّ يَدِيهِ مِثْلَ سُبُلَاتِ السِّتْرِ فَكَبَّرَ عَلِيُّ رَضِيَ النَّاسُ وَابْتَعْجَمَ ذَلِكَ
 ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ جب جنگ نہروان کا دن ہوا تو خاریجون کے مقابلہ ہوا پس نبی و وہ لوگوں کے ساتھ
 کہ گوند کے گوند ساتھ تیروں کے سورب قتل کیے گئے علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سپارح کے گوند ہونڈ ہو سو لوگوں نے کہا
 وہ ہونڈ اور اسکو نہ پایا علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سپارح نہیں کہا اسکو وہ ہونڈ ہو اور اسکو ایک پست زین میں
 پایا اسپر کئی مرد ہوئے تھیں انہوں نے کہا کہ ایک مرد تھا کہ اس کے ہاتھ پہلی کی جو چوں کی طرح بال تیر سو حضرت علی
 اور سب لوگوں نے کبیر کہی اور اس کے تعجب ہو حدیث ۱۸۲ - **أَنَا أَبُو عَبْدِ الْأَعْلَى بْنُ وَاصِلٍ**
عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ تَيْسٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ سَكِينَةَ بِنْتِ
عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ قَالَ خَطَبَنَا عَلِيُّ رَضِيَ بِفَطْرَةِ الدَّيْرَجَانِ فَقَالَ إِنَّهُ قَالَ ذَكَرْتُ خَارِجَةَ حَتَّى
مِنَ قِبَلِ الشَّرِيقِ وَفِيهِمْ رُذُ وَالشُّدَايَةَ فَقَالَتْ خَارِجَةُ لَبَّيْكُمْ بِبَعْضِ لَابِقِمْ لَابِقِمْ
بِكَلِمَةٍ فَرَدُّوا كَمَا رَدُّوا كَلِمَةَ حُرُودٍ أَنْفَعِي بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ بِالرِّمَاحِ فَقَالَ مِنْ جُلِّي مِنْ خَارِجَةَ
عَلِيٌّ رَضِيَ رَضِيَ الْعَوَالِيَّ وَالْعَوَالِيَّ الرِّمَاحُ فَرَدُّوا وَأَسْتَلُّوا وَقَتْلَ مِنْ أَعْمَابِ عَلِيٍّ الشُّدَا
عَمَّ مَرَّ جَلًّا أَوْ تَلَانًا تَعْتَمِرُ جَلًّا فَقَالَ عَلِيُّ الرِّمَاحُ وَالْمَخْدَجُ وَذَلِكَ فِي يَوْمِ شَارَةَ كَلِمَةَ
أَنْقَدَ عَلَيْهِ فَرَكِبَ عَلِيُّ رَضِيَ أَعْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّبُهَانَ فَانْفَعِي بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ
فَقَالَ الرِّمَاحُ فِي تَمُولًا وَأَخْرَجَ فَقَالَ مَا كَذَبْتُ وَلَا كَذَبْتُ فَقَالَ أَعْمَالًا وَالْمَخْدَجُ وَالْمَخْدَجُ
أَيْ أَخَاؤُكُمْ أَنْ تَمَلُّوا لِأَخْبَرْتُمْ بِمَا قَضَى اللَّهُ لَكُمْ عَدْلًا لِسَانَهُ بِمِخْرَافِ الشُّبُهَانَ كَلِمَةَ اللَّهِ وَكَفَدَ
شَرِيكَ نَا الْأَسْرُ مِنْ الْبَيْتِ فَقَالَ الْبَيْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ كَانَ شَوْقًا مَسْمُومًا بِبَعْضِ الشُّبُهَانَ

ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ جب جنگ نہروان کا دن ہوا تو خاریجون کے مقابلہ ہوا پس نبی و وہ لوگوں کے ساتھ
 کہ گوند کے گوند ساتھ تیروں کے سورب قتل کیے گئے علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سپارح کے گوند ہونڈ ہو سو لوگوں نے کہا
 وہ ہونڈ اور اسکو نہ پایا علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سپارح نہیں کہا اسکو وہ ہونڈ ہو اور اسکو ایک پست زین میں
 پایا اسپر کئی مرد ہوئے تھیں انہوں نے کہا کہ ایک مرد تھا کہ اس کے ہاتھ پہلی کی جو چوں کی طرح بال تیر سو حضرت علی
 اور سب لوگوں نے کبیر کہی اور اس کے تعجب ہو حدیث ۱۸۲ - **أَنَا أَبُو عَبْدِ الْأَعْلَى بْنُ وَاصِلٍ**
عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ تَيْسٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ سَكِينَةَ بِنْتِ
عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ قَالَ خَطَبَنَا عَلِيُّ رَضِيَ بِفَطْرَةِ الدَّيْرَجَانِ فَقَالَ إِنَّهُ قَالَ ذَكَرْتُ خَارِجَةَ حَتَّى
مِنَ قِبَلِ الشَّرِيقِ وَفِيهِمْ رُذُ وَالشُّدَايَةَ فَقَالَتْ خَارِجَةُ لَبَّيْكُمْ بِبَعْضِ لَابِقِمْ لَابِقِمْ
بِكَلِمَةٍ فَرَدُّوا كَمَا رَدُّوا كَلِمَةَ حُرُودٍ أَنْفَعِي بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ بِالرِّمَاحِ فَقَالَ مِنْ جُلِّي مِنْ خَارِجَةَ
عَلِيٌّ رَضِيَ رَضِيَ الْعَوَالِيَّ وَالْعَوَالِيَّ الرِّمَاحُ فَرَدُّوا وَأَسْتَلُّوا وَقَتْلَ مِنْ أَعْمَابِ عَلِيٍّ الشُّدَا
عَمَّ مَرَّ جَلًّا أَوْ تَلَانًا تَعْتَمِرُ جَلًّا فَقَالَ عَلِيُّ الرِّمَاحُ وَالْمَخْدَجُ وَذَلِكَ فِي يَوْمِ شَارَةَ كَلِمَةَ
أَنْقَدَ عَلَيْهِ فَرَكِبَ عَلِيُّ رَضِيَ أَعْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّبُهَانَ فَانْفَعِي بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ
فَقَالَ الرِّمَاحُ فِي تَمُولًا وَأَخْرَجَ فَقَالَ مَا كَذَبْتُ وَلَا كَذَبْتُ فَقَالَ أَعْمَالًا وَالْمَخْدَجُ وَالْمَخْدَجُ
أَيْ أَخَاؤُكُمْ أَنْ تَمَلُّوا لِأَخْبَرْتُمْ بِمَا قَضَى اللَّهُ لَكُمْ عَدْلًا لِسَانَهُ بِمِخْرَافِ الشُّبُهَانَ كَلِمَةَ اللَّهِ وَكَفَدَ
شَرِيكَ نَا الْأَسْرُ مِنْ الْبَيْتِ فَقَالَ الْبَيْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ كَانَ شَوْقًا مَسْمُومًا بِبَعْضِ الشُّبُهَانَ

زید بن وہب سے روایت ہے کہ خطبہ پڑھا پھر علی رضی اللہ عنہ نے پل درجیان میں سو کہا کہ تحقیق وہ کہہ گیا میرے یہ ایک
 فرقہ کہ پیدا ہوگا مشرق میں اور انہیں ایک مرد ہے کہ اسکا ہاتھ پستان عورت کی طرح ہے تم ان سے
 لڑا ہی کرنا سو خارجیوں میں سے بعض نے بعض کو کہا کہ نہیں جانتا تو اصحاب علی رضی اللہ عنہ کو کہ کلام کرے تو
 اُس نے پس بولیں تمکو جیسے کہ رو کیا تمکو دن ضرور کے پس مقصد کیا بعض نے بعض کو ساتھ تیروں کے
 اور علی رضی اللہ عنہ کے اصحاب میں سے ایک مرد نے کہا کہ قطع کرو نیزے اور پیرے اور گھوٹے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو
 اصحاب میں سے یارہ یا تیرہ آدمی مقتول ہوئے جو جب فتم ہوئی تو علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ناقص ہاتھ والا آدمی
 ڈھونڈو اور یہ معاملہ سردی کے دن میں تھا سو لوگوں نے کہا کہ ہم اسکو تلاش نہیں کر سکتے سو علی رضی اللہ عنہ
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حجر پر ہوا ہو کر اور ایک پست زمین میں گئے سو علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ان کو
 میں ڈھونڈو سو نکالا گیا سو علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بیٹے جھوٹ نہیں کہا اور میں نے جھوٹ نہیں کہا فرمایا عمل کرو
 تمکیر نہ کرو اگر مجھ کو یہ خوف نہ ہوتا کہ تم تکیہ کرو گے تو البتہ خبر دیتا میں تمکو ساتھ اپنے کے کہ حکم کیا اللہ نے
 واسطے تمہاری اور زبان پھر صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کچھ لوگ میں کے ہمارے پاس آئے سو انہوں نے کہا کہ
 کیا حال ہے ابو امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ بہت ضروری امر تھا از رو سے حاجت حدیث ۸۲
 ابنا العباس بن عبد العظیم قال حدثنا عبد الزنراق قال حدثنا عبد الملك بن ابی
 سليمان عن سلمة بن كهيل قال حدثنا زيد بن وهب انه كان في الجيش الذين كانوا
 مع علي رضي الله عنه الى الخوارج فقال علي يا ايها الناس اني سمعت رسول الله صلى الله عليه
 وسلم يقول يخرج قوم من امتي يقرؤون القرآن ليس فزأتم الى قرآنهم بشئ ولا
 صلواكم الى صلواتهم بشئ ولا صيامكم الى صيامهم بشئ يقرؤون القرآن يحسبون انهم
 لهم وهو عليهم ولا يجاوزون افيهم عرقون من الاسلام كما يمرق السهم من الرمية
 لو يعلون الجيش الذين يصيبونهم ما قضى الله لهم على لان بيهم لا يتكلمون العمل
 واية ذلك ان فيهم رجلا له عضة وليس ذراع على رأس عضة مثل حمة الشدبة
 للمرأة عليه شعرات بيض فقد هبوا الى معوية واهل الشام وشركون هو لا يخلفونكم
 في ذرايعكم واموالكم والله اني ولا رجوا ان يكون هؤلاء القوم فاشهم قد شكوا
 الدم الحرام واغاروا في سرح الناس فيروا على اسم الله قال سلمة فذري لزيد بن

فَانْحَايَ نَفَرٌ مِنْهُمْ قُلْتُ هَاتُوا مَا سَقَمْتُمْ عَلَيَّ اصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنِ
سَمِيئَةَ قَالُوا اثَلْتُ قُلْتُ مَا هُنَّ قَالُوا مَا رَأَيْتُ مِنْ قَبْلِكَ فَانَّهُ حَكَمَ الرَّجَالِ فِي امْرِئِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى اِنَّ الْحُكْمَ اِلَّا لِلَّهِ مَا شَاءَ الرَّجَالِ وَالْحَكْمُ قُلْتُ هَذِهِ وَاحِدَةٌ قَالُوا وَاَمَّا
الْثَانِيَةُ فَانَّهُ قَاتَلَ وَلَمْ يَسِبْ وَلَمْ يَغْلَمْ فَاِنْ كَانُوا الْغَارَ فَقَدْ حَلَّ سَبِيهِمْ وَاِنْ كَانُوا
مُؤْمِنِينَ فَمَا حَلَّ سَبِيهِمْ وَلَا قَاتَلَهُمْ قُلْتُ هَذِهِ اثْنَتَانِ فَمَا الثَّلَاثَةُ فَقَالُوا حَيَّ لِنَفْسِهِ
عَرَبُ امِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ امِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَهُوَ امِيرُ الْكَافِرِينَ قُلْتُ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ
غَيْرُ هَذَا قَالُوا احْبَبْنَا هَذَا قُلْتُ لَهُمْ اَرَأَيْتُمْ اِنْ قَرَأْتُ عَلَيْكُمْ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
وَسُنَّةِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَرُدُّ فَوْقَكُمْ اَتَرْجِعُونَ قَالُوا نَعَمْ قُلْتُ اَمَّا قَوْلُكُمْ
حَكَمَ الرَّجَالِ فِي امْرِئِ اللَّهِ فَاِنِّي اَقْرَأُ عَلَيْكُمْ كِتَابَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّهُ قَدْ صَيَّرَ اللَّهُ حُكْمَهُ
اِلَى الرَّجَالِ فِي شَيْءٍ ثَمَنَهُ رُبْعُ دِرْهَمٍ فَاَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يَحْكُمُوا فِيهِ الرَّجَالُ قَالَ اللَّهُ
تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرْمٌ وَمَنْ قَتَلَهُ مِنْكُمْ مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءُ
مِثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعْمِ يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ اَلَا يَتَذَكَّرُ اَلَا يَتَذَكَّرُ مِنْ حُكْمِ اللَّهِ تَعَالَى اَنْ صَيَّرَهُ
اِلَى الرَّجَالِ يَحْكُمُونَ فِيهِ لَوْ شَاءَ لَحَكَمَ فِيهِ فَيَجَازِ فِيهِ حُكْمَ الرَّجَالِ اُنْتَدَى كُمْ بِاللَّهِ احْكُمُوا
فِي صَلَاحِ ذَاتِ الْبَيْنِ وَحَقِّنْ دِمَانَهُمْ اَفْضَلُ اَمْ اَنْسَبُ قَالُوا بَلْ هَذَا اَفْضَلُ وَفِي
الْمَرَاةِ دِمْرٌ وَجَهَاوَانٌ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِنْ اَهْلِيهِ وَحَكَمًا مِنْ اَهْلِهَا
اَنْ يَرِيْدَا اِصْلَاحًا يُوَفِّقُ اللَّهُ بَيْنَهُمَا اَلَا يَتَذَكَّرُ كُمْ بِاللَّهِ احْكُمُوا فِي صَلَاحِ ذَاتِ
بَيْنِهِمْ وَحَقِّنْ دِمَانَهُمْ اَفْضَلُ مِنْ حُكْمِهِمْ فِي بَيْعِ امْرَاةٍ اَخْرَجَتْ مِنْ هَذِهِ قَالُوا نَعَمْ
قُلْتُ وَاَمَّا قَوْلُكُمْ قَاتَلَ وَلَمْ يَسِبْ وَلَمْ يَغْلَمْ اَفْتَسِبُونَ اَمْ كُمْ عَائِشَةَ تَسْتَحِلُّونَ مِنْهَا
مَا تَسْتَحِلُّونَ مِنْ غَيْرِهَا وَهِيَ اَمْ كُمْ فَاِنْ قُلْتُمْ اَنَا تَسْتَحِلُّ مِنْهَا مَا تَسْتَحِلُّ مِنْ غَيْرِهَا فَقَدْ
كَفَرْتُمْ وَاِنْ قُلْتُمْ لَيْسَتْ بِاِمْرَاةٍ فَقَدْ كَفَرْتُمْ لِاَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ النَّبِيُّ اَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ
مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَنْوَاجُهُ اُمَّهَاتُهُمْ فَاَنْتُمْ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فَاَنْتُمْ اَمْرًا يَخْرُجُ اَخْرَجَتْ مِنْ
هَذِهِ قَالُوا نَعَمْ وَاَمَّا قَوْلُكُمْ حَيَّ لِنَفْسِكَ مِنْ امِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فَاَنَا اَتَيْتُكُمْ مِنْ تَرْضَوْنَ شَهَدْتُ
اَنْ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ صَلَاحِ الشِّرْكَانِ فَقَالَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ

نَاثَا

کہ پہلا تباراً اگر بین قرآن اور حدیث کو تمپر کوئی چیز پڑھوین کہ تمہارا حق قول کو رد کرے تو کیا اپنے دین سے
 پیراؤ گے کہنے لگے ان میں کہا پیر یہ قول تمہارا کہ علی رضی اللہ عنہ کے حکم میں مردوں کا حکم جائز رکھا ستوں
 میں پیر قرآن پڑھا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے اپنا حکم لکھ کر کی طرف گردانا کی چیز میں کہ مول اسکا چوتھائی و ہم
 کی ہے تو خدا نے فرمایا کہ حکم کرین اس میں مرد فرمایا اسے ایمان والوں نہ مارو نہ شکار کرو اس حال میں کہ تم محرم ہو
 اور جو قتل کرے اسکو تم میں ہو جان بوجہ کہ تو بد ہے مانند اسیچیز کی قتل کی چار پاپوں سے حکم کرین سارے
 لکے دو صاحب عدل کے تم میں سے پس یہ اللہ کا حکم ہے کہ اسکو مردوں کی طرف گردانا قسم دیتا ہوں میں
 تمکو ساتھ اللہ کے کہ کیا حکم کرنا مردوں کا بیچ اصلاح درمیان لوگوں کے اور خون بچانے انکے کو افضل ہے
 یا بیچ خرگوش کے خارجیوں نے کہا بلکہ لوگوں کے درمیان اصلاح کے واسطے حکم کرنا افضل ہے اور خدا
 تعالیٰ نے بیچ حق عورت اور لکے جاندار کے فرمایا کہ اگر خوف کر دتم جدائی کا درمیان ان دونوں کے
 کہہ کر و ایک منصف خاوند کی قوم سے اور ایک منصف عورت کی قوم سے اگر ارادہ کریں وہ دونوں اصلاح کا
 تو موافقت دیگا خدا تعالیٰ درمیان ان دونوں کے پس قسم دیتا ہوں میں تمکو ساتھ اللہ کے کہ کیا حکم
 کا بیچ اصلاح کے درمیان لوگوں کے اور خون بچانے انکے کے افضل ہے یا بیچ فرج عورت کو کیا میں اس
 اعتراض سے خلاص ہوا یا نہیں خارجیوں نے کہا مان بیٹے کہا اور پیر یہ قول تمہارا کہ علی رضی اللہ عنہ نے جنگ کیا او
 نہ بندی کرے اور نہ مال لوٹا کیا پس تم بندی پکڑو گے اپنی مان عانت نہ کو حلال جانو گے تم اس سے وہ چیز
 کہ حلال جانتے ہو تم غیر لکے اور حالاً کہ وہ مان سے تمہاری پس اگر کہو تم کہ حلال جانتے ہیں ہم عانت نہ
 سے وہ چیز کہ حلال جانتے ہیں غیر لکے تو تحقیق کفر کیا تمہارے اور اگر تم کہو کہ وہ ہماری ان نہیں
 تو یہی کفر کیا اسو اسے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ بنی قریب تر ہو ساتھ ایمان لرون کے نفسوں انکو سے اور بنی
 کو بنی بیان انکی با پس یہ سوئم دو گراہوں کے درمیان ہو سولاؤ تم کوئی جگہ نکلنے کی اس سے یعنی کوئی جواب
 کیا میں اس اعتراض سے خلاص ہوا یا نہیں خارجیوں نے کہا مان اور پیر یہ قول تمہارا کہ علی رضی اللہ عنہ اپنا نام پیر
 اللہ نہیں مٹایا سو میں اتا ہوں جواب میں اس شخص کو کہ راضی ہو تم اس سے میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے دن مشرکین مکہ سے صلح کی سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ
 لکھو اسے علی کہہ وہ صلح نامہ ہے کہ صلح کی اسپر محمد اللہ کے رسول نے سوجب علی رضی اللہ عنہ نے یہ بات لکھی تو مشرکین
 کہا کہ اگر ہم جانتے کہ تو رسول اللہ ہو تو ہم تیری تابعداری کرنے سو مکہ محمد بیٹا عبد اللہ کا سو حضرت صلی اللہ

یہ وسلم نے فرمایا کہ اے علیؑ رسول اللہ کا لفظ مسادوی الہی تو جانتا ہے کہ میں تمہارا رسول ہوں مسادوی
 اور علیؑ اور لکہ یہ وہ چیز ہے کہ صلح کی اسپر محمد بن عبد اللہ نے قسم ہے اللہ کی اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 بہترین علیؑ رضی سے اور حالانکہ آپ نے اپنا نام مشایا اور اس مشائے سے آپکی نبوت نہیں منگلی کیا میں
 اس اعتراف سے خلاص ہوا یا ہندین خارجیوں نے کہا مان و انہیں سے دو ہزار خارجی ہر آسے اور
 باقی نے خروج کیا سو قتل کیے گئے اپنی گمراہی پر قتل کیا لکو مہاجرین اور انصار نے ذکر الاحباب
 المویذۃ لما تقدم وصفا ان حدیثوں کا بیان جو تائید کرتی ہیں واسطے اسپر

کہ پے گزری وصف اسکی حدیث ۱۸۸ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْوِيَةَ صَالِحٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ
 الرَّحْمَنِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ هَاشِمٍ الْجَشْتِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ
 الْقُرَظِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَعَلَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ ابْنِ أَكْلَةَ الْأَلْبَاءِ
 حَكْمًا قَالَ إِنْ كُنْتُ كَاتِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ لَكُنْتُ هَذَا

مَا صَلَّاهُ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ (فَقَالُوا لَوْ لَو الرَّبُّ عَلَّمَ) أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ مَا قَاتَلَهُ أَهْلُهَا فَكُنْتُ
 هُوَ وَاللَّهُ رَسُولُ اللَّهِ وَإِنْ نَعِمَ أَنْفُكَ لَا وَاللَّهِ أَفْهَمَ مَا كُنْتُ لِي رَسُولٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 إِنْ مَكَانَنَا فَأَرَبْنَا نَحْنُ مَا وَنَاكَ أَمْالِكُ مِثْلَهَا سَتَأْتِيهَا مِثْلَهَا ثُمَّ عَقِرَهُ سُرُورٌ
 جو کہ بیٹے علیؑ سے کہا گیا تو اپنے اور ابن ابی کثیر کے درمیان نصف پیر تائید علیؑ رضی سے کہا کہ حدیث میں

کہے دن میں حضرت علیؑ سے صلح کا تب نہا سویتے لکہ یہ وہ چیز ہے کہ صلح کی اسپر محمد اللہ کے رسول نے
 سو شریکین کہنے کہا اگر تم جاننے کہ وہ رسول ہے تو ہم اس سے کہی نہ کرے تو رسول کا لفظ مسادوی
 میں کہہ رہے اللہ کی وہ رسول ہے اگر خاک لودہ ہونا کہ یہ اقسام سے خدا کی ہر پاس کو نہیں ہاؤں گا

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو سے فرمایا کہ جبکہ اسکی جاہد کہا سویتے آپ کو اسکی جگہ دکھائی سو حضرت علیؑ
 یہ وسلم نے رسول کا لفظ مشایا اور فرمایا کہ خبر دار ہو کہ واسطے تیرے ہر مانند اسکی عنقریب کہ لو کہ
 مغلوب ہو کر حدیث ۱۸۹ - أَنبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ أَخْبَرَنَا

ابنُ نَشَائِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبُرَيْدَةَ قَالَتْ لَمَّا صَلَّاهُ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الْحُدَيْبِيَةِ وَقَالَ ابْنُ شَبَّاحٍ أَهْلُ مَكَّةَ كَتَبَ عَلِيُّ كِتَابًا بَيْنَهُمْ قَالَ
 فَكَتَبَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ الْمُشْرِكُونَ لَا تَكْتُبْ مُحَمَّدُ رَسُولُ اللَّهِ لَوْ كُنْتُ رَسُولَ اللَّهِ

تیس
 قیس
 قیس
 قیس

لَمْ تَقَاتِلَتْ فَقَالَ لِعَلِيٍّ رَدَّ أُنْحَاهُ فَقَالَ مَا أَنَا بِالذِّي أَحْوَهُ فَمَحَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ بِيَدِهِ فَصَالِحُهُمْ عَلَى أَنْ يَدْخُلَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَا يَدْخُلُونَ بِهَا لِأَجْلِ
 التَّلَاحِ فَسَأَلَتْهُ وَقَالَ ابْنُ بَشَّارٍ فَسَأَلُوهُ مَا جَاءَكُمَا التَّلَاحِ قَالَ التَّلَاحُ بِمَا فِيهِ تَرْجَمُ
 بَرَارٌ مِنْ رِوَايَتِهِ وَكَهْ مَضَرَّتْ عَلِيٌّ فِي مَنَاسِكِهِ كَمَا جَبَّ حَضْرَتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَهْلِ كُرَيْشٍ لِي تَوَلَّى
 فِي ذَلِكَ فِي مِيَانِ أَيْكَ صَلَاحًا مَهْ كَمَا وَحَضْرَتِ عَلِيٌّ فِي مَنَاسِكِهِ حَضْرَتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا جَاءَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ كَمَا
 مَشَرَّ كَيْفَ لَمْ كَمَا مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ كَمَا مَشَرَّ كَيْفَ لَمْ كَمَا مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ كَمَا مَشَرَّ كَيْفَ لَمْ كَمَا مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ كَمَا
 وَسَلَّمَ فِي مَنَاسِكِهِ عَلِيٌّ فِي مَنَاسِكِهِ عَلِيٌّ فِي مَنَاسِكِهِ عَلِيٌّ فِي مَنَاسِكِهِ عَلِيٌّ فِي مَنَاسِكِهِ عَلِيٌّ فِي مَنَاسِكِهِ
 حَضْرَتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنَاسِكِهِ عَلِيٌّ فِي مَنَاسِكِهِ عَلِيٌّ فِي مَنَاسِكِهِ عَلِيٌّ فِي مَنَاسِكِهِ عَلِيٌّ فِي مَنَاسِكِهِ
 وَأَرْكَبُكَ أَصْحَابُ تَيْمَنٍ فِي مَنَاسِكِهِ عَلِيٌّ فِي مَنَاسِكِهِ عَلِيٌّ فِي مَنَاسِكِهِ عَلِيٌّ فِي مَنَاسِكِهِ عَلِيٌّ فِي مَنَاسِكِهِ
 بِتَيْمَنٍ مِيَانِ وَبِأَيْمَنٍ كَالْبَيْتِ ابْنِ بَشَّارٍ كَمَا لَوْ كُنَّ فِي مَنَاسِكِهِ عَلِيٌّ فِي مَنَاسِكِهِ عَلِيٌّ فِي مَنَاسِكِهِ
 حَضْرَتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنَاسِكِهِ عَلِيٌّ فِي مَنَاسِكِهِ عَلِيٌّ فِي مَنَاسِكِهِ عَلِيٌّ فِي مَنَاسِكِهِ عَلِيٌّ فِي مَنَاسِكِهِ
 قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنَاسِكِهِ عَلِيٌّ فِي مَنَاسِكِهِ عَلِيٌّ فِي مَنَاسِكِهِ عَلِيٌّ فِي مَنَاسِكِهِ عَلِيٌّ فِي مَنَاسِكِهِ
 قَالَ أَحْمَدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنَاسِكِهِ عَلِيٌّ فِي مَنَاسِكِهِ عَلِيٌّ فِي مَنَاسِكِهِ عَلِيٌّ فِي مَنَاسِكِهِ
 أَنْ يَدْخُلَ سَكَّةَ حَتَّى قَاضَاهُمْ عَلِيٌّ أَنْ يُقِيمَ بِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَأَمَّا كِتَابُ الْكِتَابِ كَتَبُوا هَذَا مَا
 فَضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ الْوَالِدُ الْوَالِدُ الْوَالِدُ الْوَالِدُ الْوَالِدُ الْوَالِدُ الْوَالِدُ الْوَالِدُ الْوَالِدُ الْوَالِدُ
 أَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَنَا رَسُولُ اللَّهِ وَأَنَا مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ لِعَلِيٍّ أَجْرُ رَسُولِ اللَّهِ قَالَ
 لَا وَاللَّهِ كَأَنْتُمْ أَبَدًا فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِتَابَ فِيهَا مَا رَكِبَ فِيهَا خَيْسٌ مِنْ
 وَكُتِبَ مَكَانَ رَسُولِ اللَّهِ وَكَتَبَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَكَتَبَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَكَتَبَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
 مَكَرًا بِالسَّلَامِ إِلَى السَّيْفِ فِي الْفَرَابِ وَأَنْ كَيْفَ مِنْ أَصْلَابِهَا بِأَحَدٍ أَنْ رَأَى أَنْ يَتَّبِعَ
 وَلَا يَجْتَمِعُ أَحَدًا مِنْ أَحْبَابِهَا أَنْ يَقِيمَ فَلَمَّا دَخَلَهَا وَمَعْنَى لِأَجْلِ أَنْوَاعِهَا عَلَيْهِ
 فَقَالَ قُلْ بِصَاحِبِكَ فَإِنْ هُوَ عَنَّا فَقَدْ مَضَى الْأَجَلَ فَمَجْرَجُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَبَدَعَتْ مَابِنَةُ حَمْرَةَ ينادي يَا عَمِّمُ يَا عَمِّمُ فَتَسَلُّوا لَهَا عَلِيٌّ فَأَخَذَ بِهَا بِيَدِهِ وَقَالَ لِقَابِهَا
 عَلَيْهَا السَّلَامُ دُونَكَ بِنْتُ عَمِّكَ فَجَسَلَهَا فَأَخْصَمَ فِيهَا عَلِيٌّ وَزَيْدٌ وَجَعَمُ رَضِيَ اللَّهُ

واصلام
 محمد
 بن
 عبد
 الله

من
 كتاب
 بديع
 الزمان

پروردگار اسکی کا واسطے خالہ اسکی کے اور فرمایا کہ قابر ابرار میں کے جو میر علی رضی سے فرمایا کہ تو میرے اور میں
ہوں اور جعفر نے فرمایا کہ تو مانند میری ہے پیدائش میں اور خلق میں اور زید سے فرمایا کہ تو ہمارا بہائی اور
ہو اور علی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ کیا آپ حزن کی بیٹی سے نکاح نہیں کرتے ہیں فرمایا کہ
وہ میرے رضاعی بہائی کی بیٹی ہے یعنی میں وہ میرے لیے مثل نہیں۔ امام نسائی نے کہا کہ مخالفت
سوئے کی بیٹی بن آدم نے اخیر اس حدیث میں سو روایت کی اسرائیل سے اس نے ابی اسحاق سے اس نے
ثانی بن ماتی اور ہیرین مریم سے اس نے علی رضی سے حدیث ۱۹۱۔ ابن ماجہ نے عبد اللہ
ابن المبارک قال حدثنا یحییٰ ہوا بن آدم قال حدثنا اسرائیل عن ابی اسحاق عن ہارث
ابن ہانی و ہبیرہ بن مریم عن علی رضی انہما اختلفا فی ائمة حمزہ فقضى ہما رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لئلا یخافا و قال ان الخالة ام قلت یا رسول اللہ الا ان جبرائیل
انہما لاجل لی انہما ائمة اخری من الرضا عتہ قال و قال لی انت منی و انطعت و قال
انت اخونا و مولانا و قال لجعفر اشبهت خلقی و خلقی ہذا الخیر الکتاب و قال
اللہ علی سیدنا و مولانا محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین ترجمہ حضرت علی رضی سے روایت
کہ حمزہ کی بیٹی کی پرورش میں جبرائیل سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اسکی پرورش کا واسطے خالہ اسکی
اور فرمایا کہ خالہ بچاؤ مان کے جو میں نے من کی یا حضرت کیا آپ اس سے نکاح نہیں کرتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ وہ میرے لیے مثل نہیں کہ میرے رضاعی بہائی کی بیٹی ہے علی نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے جبکہ فرمایا کہ تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں اور زید کو فرمایا کہ تو ہمارا بہائی ہے اور آزاد شدہ ہے
اور جعفر کو فرمایا کہ تو مانند میری ہے پیدائش اور خلق میں یہ یہ اخیر کتاب کا ہے اور خدا کا درود ہو اور

بہائیوں کی کتاب ہے اور اس میں ہے کہ جبرائیل سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اسکی پرورش کا واسطے خالہ اسکی اور فرمایا کہ خالہ بچاؤ مان کے جو میں نے من کی یا حضرت کیا آپ اس سے نکاح نہیں کرتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ میرے لیے مثل نہیں کہ میرے رضاعی بہائی کی بیٹی ہے علی نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ فرمایا کہ تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں اور زید کو فرمایا کہ تو ہمارا بہائی ہے اور آزاد شدہ ہے اور جعفر کو فرمایا کہ تو مانند میری ہے پیدائش اور خلق میں یہ یہ اخیر کتاب کا ہے اور خدا کا درود ہو اور

اعلان

یہ کتاب اور کتب تفسیر و حدیث و فقہ و تصوف و لغت و صرف و نحو و منطق وغیرہ شمس
لاہور محلہ سادہ ہون مکان فقیر اللہ دور کشمیری بازار دوکان فقیر اللہ تاجر کتب موجود ہے
العبد فقیر اللہ عفی عنہ

اینهمه در کنار برنجی و بلای و تکلیف و اذیتی و نقصانی و بیماری و ابتلائی و عسرتی که
 برای هر یک اجری و بدلی جدا جدا معین حتی که اگر سوزن کفش و فزی هم گم شود و ما شرف
 و رانگان نبوده است که تدارک سببات نمیکند گما قال النبی صلی الله علیه و آله
 و سلم ما من مسلم یصیب نسیباً ولا وصیباً حتی الشوک
 یشاکها و حتی یقطع شسع یغالبه الا یدنب و ما یعفو الله کثیراً
 و هر چقدر که بلا اراده و مقدار و آنه خردول هم از تو واقع میشود و ترا بطرف آن نظری حساب
 نیست آنهم ضائع نبوده است و او خود محاسب است که میفرماید و ان کان مثقال
 حبة من خردل اتینا بها و کفی بنا حسابین یک ذرا گردت ببناید
 کفار و گناهان یکساله گناهان است حجاء یوم کفارة سنة و اگر مصائب و آفات
 روی اجرت حسابی نیست که خود بلفظ بغیر حساب تعبیر میفرماید انما یوفی الصائمون
 اجرهم بغیر حساب این همه اجر و پاداش است و در صورت صبر حساب و اگر
 نعمت و راحت هستی آنجا شکر نعمت مایه فرید نعمت و اجر است و لکن شکرکم فو
 لا زید لکم و ازین عبارتست برین هم بالاتر اینکه آنچه عیش و عشرت و نعم و مراعات
 با اهل و عیال خود موافق سنت میکنی بر آنهم اجری مترتب میشود و آنچه از طرف دمی افزاید
 و لکن یناهنزید ازان اشعار است و اجر صوم و صلوة و نوافل و دیگر عبادات مکتوبه خود
 معلوم است که محتاج بیان نبوده اکنون بدان و آگاه باش و بر حساب باید آمد که این همه
 معاملات و مراحم و تفقدات و این همه اجر و ثواب در همین اعمال است که در دنیا میکنند
 کشت کار درین فرعه همین تا از زندگی دنیاست چون چشم بند شدیح نیست که بجا
 خودت بخیر تقابن و حسرت دگر نخواهد بود در آن مان کن حسرت نمی کشاید که

پیش حسرت را که خاصین دل کاری کند صاحب دلان فرخ نام نهاد و آنکه زار الله
 اِقْدَانَةُ التِّي تَطَّلِعُ عَلَی الْاَشْدَاةِ و این است اوقتی و ساعتی معین است
 تو موکل و ترا از وقت آمدنش خبری نه تا پیشتر سامان تقدیم با حفظ کنی قیامت
 تَهُ وَهُمْ لَا یَشْعُرُونَ و هر گاه که نعبته فرسید هر چند نفس جان تن باقی است
 چون وقت احتضار رسیده توبه توفیق مرخص و توبه باز باشد که انما التوبه علی الله
 یُنْفِیْ عَنْکُمُ السُّوءَ بِجَهَادٍ لِّهٖ ثُمَّ یَقُولُ مَنْ قَرِیْبٌ فَاُولَئِکَ یَتَوَلَّوْنَ
 لِلّٰهِ عَلَیْهِمْ وَاَنْ كَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا حَلِیْمًا و لَیْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِیْنَ یَعْمَلُونَ
 السُّوءَاتِ حَتّٰی اِذَا حَضَرَ اَحَدُهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّیْ تَلَبَّتُ الْاِنَّ وَاِذَا
 الَّذِیْنَ یَتَوَلَّوْنَ وَهُمْ کَفَّارٌ و این است اوقتی معتبر که جان تن باقیست که قلبت
 یَقْتَضِیْهِمْ اِیْمَانُهُمْ اِنَّا رَاوْا بَاسْنَانَهُ یَا رَمِیْ حَسَنَاتٍ نَّهْ عِبَادَاتٍ اَزْهَمِیْنَ و تُوْبُوْا
 و سدر و ایمان تو نامعتبر و آنکه برای رفع هر عبادت و خیرات و حسنات احاطت
 و عا یابی تو رحمت حق جدا منتظر و ملائک جدا منتظر و مأمور بودند اینهمه تا زندگی
 دنیا بود و بجا رگی در چشم زدن منقطع و سدر و شد بخیر تار یکی گور و عذابات هیچ نخواهد بود
 آن زمان خود ظاهر که از حسرت و اندوه کار تو بجا خواهد شد **مصرع** چشم من در روز
 شوی بیدار یومئذ یتذکر الانسان و انی له الذکر یقول انما التوبه
 قَدَّمْتُ الْحَیَوٰتِ فِیْهِ مِیْذَ لَا یُعَذِّبُ عَذَابَهُ اَحَدٌ و تُوْبُوْا
 آنکه پسین این نفس که از وقت اینهمه حسرت و اندوه هیچ بکار تو نخواهد آمد
 و اندوه است که اگر در زندگی دنیا باشد از تمام دار و در که بر سر عبادت خالت می
 اَلْیَدِ اَوْهَا مِیْثَابًا اَزْهَمِیْنَ مفهوم خبریست پس از پیشتر توئی که با آن تصریح نامش

بران عاوت و کار کنی و ما وقت آخرت بران سانی بران حال البته همه صفات ما را با سوره
 طه بران خوانند شود و نیز او را این خطاب خواهد شد که یا ایها النفس المطمئنة
 ارجعینی الی ربک راضیة مرضیة فادخلی فی عبادی وادخلی جنتک
 پس آن وقت کار من وقت حال بالفعل است که ماضی گذشت و فردا معلوم نیست و ما
 ندانیم نفس تا آنکه آنکسب خدا پس همین امروز و اینوقت غنیمت و نعمت است کار
 فردا را که خود را با اختیار خالق فروست مصراع شاید همین نفس و همین بود با قاف
 مضی و کاسیاتیك فاین فم فاعتنم الفرصت بین العادین از اجتهاد
 احتضار که هنوز جان بین باقیست تا آخر قیامت همین حال است که توبه و استغفار رود
 را از و قبول نیست و فوره فوره حسنات و خیرات و اعمال حسنه تو که در زندگی دنیا که
 نوشته میشود و اجزیه چند و مضاعف المضاعف بران تشریح میشود اکنون بر این
 عمل انجام با رعایت و قبول برای یک فاتحه محتاج زندگان باشی چنانچه امروز مردگان
 محتاج حسنهات تو یک فاتحه بوده اند باقی از قبول و سکران و قهر و قیامت حکم که خود
 میدانی یوم که یوم فیق مال ولا یوم فی الا من آت الله یقلب سلیمت
 حیات دنیا که پس قلیل مقابل آن از روز وفات تا آخر روز قیامت بلکه تا ابد الابد و مقادیر
 زمانه مدت و توان بخیر پس آنقدر مدت قلیل زمانه حیات فقط برای شکرگاری است
 الذی یامر مع العاقبة قد عبارت ازین است و اینقدر مدت دراز تا ابد الابد زمانه درود
 و خوردن راحت و آسایش آرام است این از آنکه خیال با دیگر که زمانه مشقت کشتن
 چه قدر قلیل زمانه راحت و خوردن چه قدر دراز پس این زمانه قلیل شکرگاری افضل
 است از شکرگاری با رایگان داده بعضی آن همه راحت و آرام ابد الابد را بجز است ابد الابد

درون دیگر یاران خود را دیدن که یک و آنکه نشسته بودند و حرمین بر من از من و در آنجا
 کار خواهد کرد و نار الله الموقدة التي تطلع على الافئدة مراد از همین آتش است
 در صدمه آتش حسرت که در صورت غفلت و سهل بخاری باست و آن حسرت را و در آن
 در مدت قبیل زمانه که کاری معصیت گذرانیده بجای می شود پامی گوناگون قوم و خاسته
 شده شود و این ثمرات بر آن آتش حسرت مزید کرده شود که همین برای او را که افهام نام
 مانع نماید مار و کژدم و عذابات و در آن تعبیر کرده اند و الا لظهور صدمه که هم و صدمات این
 نش ظلمت و مار و کژدم بر جسم است و آنجا که عالم ارواح است آنجا که صدمات جسمانی
 مانند رسانید آری همچو صدمات روحانی نیز از مرتبه بر آن صدمات جسمانی ظاهر غالب تر می
 است سخن سخت و تلخ آنقدر بر روح کاری کند که هرگز زخم تیغ و تبر غالب نمی شنید که گفتند
 حَرَاحَاتُ السِّنَانِ لَهَا لَلِتِيَامُ وَلَا يَلْتَامُ مَا جَرَحَ السِّنَانُ
 بر غلبه صدمات روحانی بر صدمات جسمانی از همین جا قیاس ما یکدیگر و در آنکه امثال
 نَصْرَهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونُ عبارت از همین نظر و امثال است فَاذْكُرُوا لِلَّهِ
 وَتَذَكَّرُوا بِرِجْزِ عَيْشِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَكْفُرُونَ کس نماز در پیش تو مش فرستد و کس
 چون روح مجرد سخن بد بخارساند و مجال سخن بلفظ تنگ گرفت از نفس هم که اماره بود و سخن
 و روی خطاب بجانب روح نموده سخن در آمد جواب از جانب نفس اماره
 حضرت روح آنچه ارشاد رفت بجای و در است اَمَّا وَصَلَفُ قَوْمٍ مَثَلُكُمْ
 انکار مگر چونکه از پیشتر طلب جواب انصاف است و شاد رفت است اَمَّا الْعَبْدُ فَسَفِيحٌ
 از پیشگاه حضرت روح هم امیدوار انصاف نام سه چون انصاف است شی این
 من هم انصاف از تو نخواهم اندکی بیدر انصاف ملاخا بهر کار است که در نام

من است کسیت و مفهوم و الٰهی نفسی بیدار است عاقل و عاقل است در سرشت
 خود بود همان خلق کل چنین صفت ما را شکر که انسان مرکب من الخطا و اللذی
 هر بی وسیله که واقع نشود در آن محمول ام که ما اصابت من سئته من نفس
 از ازل اماره بالسور پیدا شده ام که ان النفس لامارة بالسوء غیر ان از دست
 من عاجز کرده اند که ما ابروی نفسی قولشان از زبان خلق کل است و هیچ نمی رانند
 اختیاری نداده اند که قل لا املاک لنفسی نفعا ولا ضررا عبارات این است
 عنان اختیار من بدست خاص اوست بدست انسان که الا ما رحم رنی و الا
 ما شاء الله اشارت باین است هر صلح در آن منوعات در اصل عاقل من نفس
 الا انسان حرص علی ما منیع و رغای به شیخ کنی نقصانی نو و همه بیام و دور
 موجود و تصرف بران حاصل فقط برای نزدیک فتن یک درخت گندم که مقابلک عجمی است
 حقیقی غرابت مانعت بود که ولا تعربا هذه النخلة فتكونا من الظالمین
 با اینهمه از خلیفه حق ضبط نشد و فرمان نفس کار کرد و از اینجا توان است که از روز ازل
 ما ابرو غلبه و تسلطی کشیده اند و مظهر صفت مفضل که از اسمای صفات اوست
 قرار داده اند تا نوع بشر که مظهر جامع جمیع اسمای صفات است از این صفت هم خالی نباشد
 برینهم که بقابل روح مجید و پای برتری و غلبه بود یک شمر محض قوی تر است و ملائک که
 بصفت مفضل محسوس بود معین عاوان من قرار داد که ما مثل المیس است اگر شاید گاهی نفس
 منساخت و عاقل است و عاقل است و عاقل است و عاقل است و عاقل است و عاقل است و عاقل است
 و نشان و حلت حکم داد که انک من المنظرین الی یوم الوقت المعلوم حکم جان
 بود که و استغفر من استطعت من صوتک و احلب علیهم بیک

وَسَائِرِكُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ أَخْرَجُونَ أَصْلَ قَطْرَةٍ وَجَبَتْ مِنْ شَرِّهَا

معاون من حیثان و حکم و مهلت و تسلط چنان پس الزام بر من چیست که همه افعال اعمال من

با اختیار خالق کل و مخلوق است که وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ هر الزامی که بجانب

من نسبت می کنند ملاحظه رود که یکی منتهی می شود و فاعل حقیقی کیست و در اختیار چه

علاوه در امور دنیوی ملاحظه رود که هیچگاه از آن مشغول باشم نیست زیرا که او کار و تعلقات

و اوقات پریشانها و باری غفلت و مشغولها بر من موجود و انصاف بود که در وقت همه نعمتهای حیوان

مهیما بیاج و حاصل از فقط یک است که ناقص تر بود و نیز در یک است که در تمام اوقات بود

از خلیفه حق ضابط آن صورت است بخلاف آن در دنیا که بیاج که در آنچه است اکثری حکم

می استطایع میباشد و صورت بدون حاصل و نوع است و منوعات بیشتر و اعتبار بر آن

حاصل و غالبه و حکم و تسلط نفس اماره نسبت آن خلیفه حق در غالب تر و در هر منوعات

بالطبع پس بدون ارتکاب آن نوع بشر را چاره چیست علاوه در جمله اعضا یک شکم است

سجیح چنان پیدا کرده اند که یک دم از کار او مهلت و نجات نیست آن فقط یک شکم خود

که بر حیوان قوی الروح دارد بلکه از یک شکم بسیار تکمیل علی قدر حال متعلق که چگونه از آن باز کرده

نموده است از کار شکم تعلقات اگر دل سخت کرده کنار دهنده و کار حقیقی خود را در بدنی حقیقی

و شباهی دنیا که ظاهر است در حقیقی هم ازین بخواهند نجات نموده است که حقوق الهی را

ذوق القربی حقوق عبادیه مقدم است اگر تا یک شکم نبود و مشاغل حیوانی با تمام احوال

بقدر ای نوزاد از الصبر و شکر و تحمل بر دشمنان و دشمنی که در بدنیست و در بدنیست و در بدنیست

پس درین مشغولی میراث آنها اگر بخارج سعادت است بطرف روده های معده خود

اهل عیال و حسب پس نفس بچاره چه چاره سازد و کدام کدام کار کند **۵** شش عقد نماز ندم
 چه خور و بامداد فرزندم و مورد طعن و تشنیع خلایق علاوه بر دم نشتر جگر است که قطع بین
 آن بی حمت را که هرگز نخواهد دید روی نیکبختی تن آسانی گزیند خوشین بر آن و ندم
 بگذارد و سختی و اگر حکیم روح برزق حلال نعمت خود را مقصود کند آن خود در عالم مقفود و آنچه
 اینج تنگدیش نبوده است آنم اگر از صبح تا شام ریاضت و مشقت و دیر زری و مزدوری کند آنم
 برای کسیکه کدام حرفتی و صنعتی و کاری داشته باشد و الا سبب در یوزگی یا بارگشی و مزدوری است
 در چنین حال التزام اوقات نماز کجا و چنین جا کجایی با که چند فیلس برزق حلال بدست هم آمدند فقط
 اگر بیک شکم و پارچه خود کفایت کند پس غنیمت است و در گران و عیال را جواب است و همان کار
 جان موجود و اگر محتاجانه سوال کند آنم حرام و ممنوع برزق حلال کجا معند سوال هم کسی کنی
 و اگر بعد در یوزگی و کوچ کردی و ذلتهای تا شام چیزی مسیر هم شد تا هم مقدار آن ظاهر برای
 اهل عیال چه تدبیر و ذلت سوال خود معلوم است که کار افتاده گفته از طهر **۵** قدر و وقت
 دوستی الفت محبت اعتبار غیرت و شرم و حیث آبرو و غرور و قار اینهمه رفت از میان
 چون در میان آمد سوال ذلت و خواری و نکبت جای آن گیر و قرار پس چه باید کرد چون
 بضرورت قوه اهل عیال از استحصان دنیا چاره نیست و آن بی مکر و زور و خیانت کمتر
 حاصل میشود که **اللَّهُ يَأْتِيهِ الْغُيُوبُ لَا يَخْفَى عَلَى اللَّهِ سِتْرٌ وَلَا يَخْفَى عَلَى اللَّهِ سِتْرٌ** و آنچه حلال بی زور است حاش
 بالاندک و رشد و آنم خالی از مشغولی نبوده است پس صح توان کرد در رضیوت درباره نفس بچاره
 چه صلاح و چه تدبیر و چه ارشاد است کار حضرت روح که همین عبادت و یاد الهی است و غذای
 من زمین فکر الهی است که **لَا يَذِكرُ اللَّهُ تَطْمِئِنُّ الْقُلُوبُ** نفس بچاره چه
 که همچو بلا مستبلا و چنین کار با مجبول و نامور و شرم حضرت و املین حاکم است **۵** در میان

ریخته بندم کرده اند باز گویند مگر دامن ترکین بسیار باش کاری که برین بچاره ^{بسیار} _{بسیار}
 مرت روح از ان نابلد و محفوظ اند که قیل الروح من امر کبری صفت روح است مقام
 مرت روح علوی و مثال ملائک همین که روح بی شقیقت و محنت هر دم بر زبان
 غذای نفس از روز ازل خود معلوم است که همان گندم است و آن بون مشقت و زور خاگرد که
 ندب است یعنی آید پس چون ان کرد بخلاف ملائک که لا یعصون الله ما امرهم و
 فعلوا ما یقرون صفت آنهاست چون شکم و شهوت ندارند بار اول و عیال نه فکر
 ندم همین عبادت عادت شان است نه عبادت ضروری کسی اندک او را هم بود و در
 پس حضرت روح هر چه فرماید بجا است که یقیس علی نفسیه و چنین بقامه گفتن کسی
 از رودگری آگاه نباشد کی عند الانصاف کافی و معتبر تواند بود که در حال باشد
 همچون حال من نبود ترا افسانه پیش گفتن از زبور ملاحظه بود با کسی غمخوار و مانور
 غیبی آخیر شخص ثالث که حکم بین کجا بین کار افتاده و عاقل هم باشد باره است
 اوراک صورت مقدمه ج انصاف میکند لایزم حضور عقل سلیم محاکمه باید بود که فاعل
 بیننا بالحق روح نیز جوئی منظور داشت انکه هر دو بالاتفاق عقل سلیم را حکم قرار داد
 و بدآوری پیش او رفتند و در خواست انصاف کردند و تخریفات از جهت نموده اند
 ترتیب داده منتظر حکم خیرت است عقل سلیم تمام مقدمه از اول تا آخر است
 کار و غور بلنج کار برده نمی خورد و فایده که میجو مقدمه که گاهی پیش آورده اند که عقل
 به مجال دارد که در ابع اوست و همه تحت و دلائل اسلم و منقسم است اگر نفس را هم در
 تنگ گیر و غیر حجتی ندارد که او هم بچاره غمخوار و مجمل است به حال بعد فکر و غور بسیار
 تبعیت روح بچاره ندیده روزی خاص برای روح جاری معین کرده اظهارات طرفین

بعد از سر نو بگویش و این شایسته قلم بند نموده اول سب است و از روح منجر بعد گرفتن بصریح و در حضور غوغا
 وجود ثبوت و گویا این طلب نمود روح بجواب گفت که من بمقام دعوی و حکم نگفته ام که بنده
 علی المردعی لازم آید بلکه از نفس النصف خواست تمام تا از بر وجه انکار کند عطف کند که و الی عبار
 تکلیفی است اگر تسلیم کند انصاف بود و صورت تسلیم به ما علیه خود حاجت گویا
 نمی باشد معذرتا امکان در سخن خود قول سمیع و صبر حاضر و ناظر شاید قبول خود آورده ام
وَإِنَّهَا عَلَىٰ ذَٰلِكَ لَشَهِيدَةٌ و **كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا** باری از نفس سب به شود که
 آنچه من گفته ام از کدام کدام سخن انکار دارد نفس او در بیجا مجال سخن انکار و تکذیب خود بود
 همه تسلیم کرده گفت که آخرین هم آنچه التماس کرده ام بپذیری و صریح گفته ام محتاج بمنزور
 نبوده است فضلا علیه که تخیر مخصوص هم نبوده است اگر خلاف واقع گفته باشم ملزم خودم
 انصاف در کار که برای این انصاف خود با استدعای خود درین محکم آمده ام اکنون باز
 عتقا سلیم در مقام خود را کم کرده باندیش فرورفت و استند او از عقل کل نبود و از سب کل
 استغانت حجت از با عقل کل پس از تامل بسیار بخود آمده برسد قضاست
 در این محرم است اوب و عظیم تمام غریب تر جا داده کا و با نه گفت که مرتبه روح از همه بالاتر
 پس از آنکه در ده است و این است که کسی از اینها هم خبر نداده اند و از آنکه خبرت ز خبرت با زینام
 سخن که نشان المار و حبیب و محرم است در فاء و حی الی عبیده را جز این قدر حکم گفتن نداد
 قال الروح منزله فی و چگونه توان است سر و ما بیت آنرا که خالق الارواح است
 خود انصاف فرموده فرماید و گفت **فَإِنَّهُ مِنْ رُوحٍ** چه زیاده این چه باشد که ملائکه
 حکم میدادند که صا سبیل است **فَإِنَّهُ مِنْ رُوحٍ** که نبود بی ذات حق اندر وجود
 است در این که کسی خود در سخن خود را هم در بیجا باریست که گفت اند **عَمَلٌ**

بنی اولنگ با این علم بر بالا اوتنگ مقام روح تقدیر برست که عقل و علم هم در اینجا که کافرا و کفار این
 که در پیش آمده عقل معلس علم در پیش آمده بنزیرا که عقل و علم حراغ راه مقصود اند نه مقصود
 است که بی علم نتوان خدا را شناخت پس حراغ تا همان زمان در کار است که سالک در راه باشد هر
 سو در سید از حراغ راه چه کار یاند مرتبه روح با این علو و تقدیر و مقابله این مقام نفس اسفل الال
 منکی از ان در کتاب **ظهور ایمان** بمقام معرفه الروح و معرفه النفس شرح داده اند
 نرت روح را چنین نفس اماره بالسور که شمر خلقت اعتراف است مطیع و محکوم
 ح فرار داده اند با این طور یاد بانه بنی ولایت سخن گفتن و انصاف خواستن و کارها که مقابله
 جا داشت چو با سفله گوئی لطف و خوشی فزون گرددش که بر و گردن کشی حریکه واضح برجا
 بر و بر بار برای صف فعال وضع کرده است هر دو را بجای خود صرف کردن بجای و با حکم
 بر او بر واضح وارومی شود ککل شتی **خَلْقُهَا بِقَدْرِ سِفْرِ مَا يَدِيرُ كَاهِ** این جمله محض معرفت
 شمر و محض نموده الزام خلقت خود بجانب خالق کل نموده خود را بچاره بر و مغذ و نموده بود و همان
 بعین سخنش ایجاب است گرفته بنزدی و شتی حاکمانه و غالبانه سخن که در آن می است از سفلگی او
 ذیت محاکمه و مقابله با این مقام می سید که ایراد بر خالق کل عاید می تواند شد که او را برای همین جمله
 فرو تر است اند که اطاعت فرمان برداری روح کرده باشد که ناقص خدای کامل علی و آفرینش
 و محال و سبب باشد از چنین سفله شمر محض حکم کار باید گرفت و رام خود باید داشت
 بنی و اخلاق پیش می آید و هم انحصار و فروتنی کرده فرمان بردار شود **وَلَا تَسْبِغْ**
 که سرتدر با و رعایت و پرورش می کنی همچنان غرور تر شد و به حکم می آفرید که کار افاده
 می گوید مراد هر که بر آری مطیع حکم شود خلاف نفس که فرمان بردار و بی بافت مراد بر قدر که
 سفلد را بر و زندمان قدر به حکم می آفرید تا اینکه **سَبَّ** است روح را هم مطیع و سخر خود کرد

خوب با سفل السافلین می بود که و کان عاقبتهمما الهما فی النار عبارت ازین است پس اکنون چشم
روح خاموش و عذاب نشینند و صبح و دم نماند من اینک نفس را طلب کرده آنچه ما ویت و معقول سلیم و بر جسم
می روم ملاحظه شود و طلب نفس از راه محکم و از القضا با جلاسل عقل سلیم حشمت و عدالت
اطلاع نماید طلبی نفس از راه بالا صلات از محکم و از القضا جاری شد که روح هم بالا صلات و عبادت
آمده بود اول عقل سلیم نبر می آید است که تمام پیش آمد تا طرفی روح یافته نشود و نفس از عذر حکم نشود
نشود و تا اینکه بعین تمام همه سوالات معنی نموده اظهارات قلم بند کرد و نفس خست که فریب رحمت او
عقل سلیم را طاهر متوجه بحال خود دانسته بجز و بیچارگی تمام همه عذرات خود بیان کرده گفت که من بجا
چکنم همه بار تعلقات و افکار و شغولها بر سر من نهاده اند تمام روز و شب در میان دور می جاگاه
مشقت بسیار برده بهر لحظه که میشود بحکمت تدبیر و زور و فریب محنت و درستی و زنی از بنانی مهرساند
بهمه تعلقات و اهل عیال میرسانم و خود را هم می بردهم که شکم دارم و از اطاعت روح هم تا اسکان فاضله
روزه هم میدارم نماز هم بخوانم مگر گناه گناهی که بیهوش پشیمانها و وادوش کم و صغیرها فوت هم میشود
لبته معذورم که یک سر و نبر از سودا چکنم که انهم ضرورت نماز و صوم را قضا و کفاره هم آمده است
یک شب اگر باره نانی متعلقان میرسد عاقبت تلخ است که قضا و کفاره ندارد و این شکم من
چچ صبر ندارد که بسیار هیچ آخر مونت و اتفاق اهل عیال هم حکم خدا و اصل عبادت از نظر
و عیب است از کار روح هر روز نیست و من هم آخر شکم و ضرورتات لایبی دارم اگر قبول حضرت
نعمت از کار گفته شب روز تسبیح در سخنان مدیحان باشد گفته به تسبیح و خستی در بشت کا با
ما که آن تسبیحات در حین طیاره داراسته شود و من بخا بهیم اینجا مظلوم اهل عیال سر
امروز اینجا و آنجا عذاب النار در سرد و همان موجود در آن حال مانع تسبیحات که در حین طیاره
شفا عظمی میسرود و کار می آید که باش حضرت روح که بخیر ذکر و عبادت غذای و کاری ندارد

در کرمی و دانش زور و من کسی اندک او را هم بود و سفیر مانند که یک ساعت یکدم از یاد خدا
 یاد بود که آخر کار کمال با حیرت و ندانست است و نیز سفیر مانند که عمل آتش حسرت که خاص بود کمال
 اندر باب حقیقت و وزخ نام کرده اند نارا الله الموقدۃ التي تطلع على الافئدة
 بیچاره تنها چه کنم و کدام کدام کار کرده باشم که برای محنت مزدوری تلاش نیامد قبول شد
 بین کار ما نور کرده اند چنانکه دنیا خشن و خست است و بی نور و کرم حاصل نمیشود همچنان با اتم
 عن نور محرم شده اند که نجاست بطهارت حاصل نمیشود و دنیا اگر حقیقت است که نفس هم عمل
 لابد است الدنيا حقیقة و کمالها کلاب از همین مفهوم خبر میدهند پس حقیقت بهم رسانیدن کمال
 نگاشت نه کار آدمیان اینکه گاه گاه نماز هم بخوانم و روزه هم میدارم خلاف عادت و حلیت خود
 بعضی بتبعیت روح است چون نیامدین هم تضاد اند و ما ابرای کارهای بیایم شده باید تعلقات
 زینوی کرده اند چگونه مثل روح همه تن شب روز کارهای من مصروف نوانم مانده هم ضد خواهی
 هم نیامی دون این خیال از تو محال است و چون خندان که اجتماع انداختن من
 که عاقل و نصف و کار افتاده اند و عند بجا و سخن ساری و تشنه را بگویند نمند و از درد و الم کافیه
 خود استند ما کرده و بدوری آمده ام مثل حضرت سابق از درد من با شناسانوده اند ما چه حکم انصاف
 باشد و احکم بلینا با حق این گفتگوی نفس که و تخالیه بود همه حضار صحبت می شنیدند نفس هم
 عادت خود با شاره و کتابه شیم و ابر و هر یک از حاضرین صحبت بجانب خود و جوع و اینها
 کرده بود و هر نفس طایفه بود لاجرم هر یک از حاضرین صحبت با نفس کمال از من است
 بیچاره هم ناچار است هر چه بگوید حق بجانب دست کدام کدام کار کند وجه کار که با خداوند سخن
 چون از همه بغور تمام شنید و بنجد اندکی خود هم سزایان تا ترشد که نفس هم چنان می گوید البتة خصم بها
 بخود می نماید چون عقل سلیم بود نه عقل ذلیل که مطلع نفس است و از پیشتر از سید عقل مدوی بنام

باز خود آمده بر سر بر عدالت نشست و نفس را حاکمانه بر سر عالم در معرض بازخواست است
 روح را هم بواجب طلب است هر گاه روح رو بر و آمد عقل سلیم ضبط خود نتوانست تلبلی اختیار
 برخواست مگر بجایست سندان فنا که روح در اینجا اهل مقدمه و عقل در اینجا حاکم بود روح ابر
 خود که باند او گنود و پاسبان ب فرود آمدند نشست که روح بمنزله بادشاه و عقل بمنزله وزیر
 بر حال انحرکت که انداز بنظر نفس در آمد با احتمال ظرف داری مدعی پس متاثر و متروک شد مگر مجال
 انحراف نداشت که خود عقل سلیم را حکم قرار داده رجوع آورده اقرار نامه حسب سرشته و خل
 ناگزیر از کرده خود پشیمان فرو استاده آخر عقل سلیم اول حسب سرشته بجانب شرح مخاطب شد که
 دعوی چه تصریح دعوی چه صبر دعوی چند گویا بان داری روح همان عجب بیان واقعی که با
 شد بزبان آورد باز از نفس سوال شد که ازین همه اظهارات روح انکار داری یا انحراف یا اقرار
 مذکوره بالا بیان کرده عذرات خود پیش نموده انصاف خواست عقل سلیم بجانب نفس خطاب
 گفت که باری از هیچ دعوی و ارشادات روح انکار نداری عذرات که داری هیچگونه مانع احکام روح
 فکر و تدبیر معاش الابدی هرگز مانع حسنات و عبادات نمیشد بلکه خود داخل عبادات و حسنات
 بیشتر که حکم روح کار کنی و روح خود این داخل حسنات و عبادات بوده اجر و ثواب بسیار و
 این خصوصیت بیان کرده است و آنکه حصول معاش را بکفر و فریب زور و خیانت مقصود میدانی از
 نفس تقاضای طبیعت خوش طینت است که خود بشیر و خود معترف بوده هرگز بر حصول معاش
 فریب و خیانت جعل نمیشود است بلکه منع است که قول آنست که قوا انفسکم و اهلیکم ناراهن
 خطر و ضرر و مانع حصول معاش است مضار دنیا و خسرا ن عاقبت علاوه همیشه در دامن مسکاران و
 و حاسا از این رو فریب کنندگان در خابازان و وقف محسن و زیر ضرب شلاق و بحر
 عقل و قطع بدو نفسی بلدی باشند و هیچ جا و مقام آنها را بجز رحم و طرد و خلی نمی باشد و اهل و عیال آنها

ذات اعمال آنها با همه نیکبختی مبتدای غدا بابت می باشد تا اینکه حصول حاش را موقوف به شش ماه
 نیست و آنچه از این شایع حاصل شد نیز حرام و مایه خذلان دین است و آنرا که حکم روح است که
 ت کرداری امانت و دیانت علم و فضل و شرح فقه را در کتب معاش کار می کنند همه به غیر امانت
 رو اقتدار و متوال حکومت و اساسش نام سبری ز بند و بر امثال آن احکام حسن و قبح و منصف
 مع بدوشی بلد جاری می نماید آنقدر نفوس که اطاعت روح اختیار کردند مرتبه تسلط و اساس
 در دنیا چنین و بعضی میان که لا ایتها النفس الطمینه الخ اولئك علی عهد
 لا یفسدکم و اولئک هم المفلحون صفت آنهاست نیا و عقی سر و ورا آنها
 شتر و مثل تو بندگان نفس اماره از احکام آنها بجز روی رسد و آنکه در پرده خجسته و بار
 علم و غلبه خود و انموده و مغناز عم خورد روح را ترسانیده که انبیا را ازین اختیار داده اند و شتر
 بی پایه بسته اند و آیه قل لا املک لنفسی و ما ابری نفسی را غلبه خود
 نفس آورده و گندم خوردن و مع علی السلام حکم و غلبه خود گفته و آیه اولک من المفلحین
 بر روی و استغفر من استطعت بر مجاز بودن و سند آورد و اینها کسی که در استغفار
 فقط لا تقرّبوا الصلوة راجت می آری و انکم سکاری را و ابروش مکتبی با کافران
 لا املک لنفسی و ما ابری نفسی و استغفر من استطعت زودتر
 اینهم بعد مان آیت میفرماید الا ماشاء الله و الا ما ارحم کرئی و ان عماد
 لک علیهم سلطان اگر ترا شتر محض سرشته انداری روح را برای نیا اختیار و قبول
 سرشته اند که او را از علوی و ترا از سفلی فریده اند علوی او سر حال مظلومی غلبه است و حاصل
 در آن شتر که ترا محکوم بر مطیع و زیر دست روح کرده اند و محض انضام اطاعت روح صفت
 اماره ترا و مطیع و لو انما تبدیل کرده چنان مترجمان شد اند که لا ایتها النفس الطمینه

وَ اَقْسَمُ بِالنَّفْسِ الْوَالِدَةِ عِبَارَتِ از آنست مرتبه بنیاد و کنار ندانی که اولی از اولی فقر می
 تمام نفس کشی با چهار یا عینت شامه از کم خوردن و کم خفتن بر تو نهاده از آنجا غلبه و تسلط و حکم
 رفتاری غلبه تو بر جهان کسانست که ترا ساز و نعم هوای تومی پروردگارنا سلطان
 الذین یؤمنون انما نزلناهم علی قلبه انما سلطناه علی
 که عبارت ارا ماره است که از قضای او بیخ و ملال و ضحلال و افروزی کی حاصل میشود که گفته اند از ظهیر
 از قضای جمله حاجت احتیاج نماید و از قضای حاجت ماره او فراید ملال این طلال است
 حالت که باشد از ملال ورنه اینجاست و خواری ضرر نجا و بال اینجا که بر حمایت شرع حکم
 الله نفسا الا و سعها انکلی از تکالیف شامه نجات یافتی که لا هبائیت فی الایه
 و روح حکم اخلاق خلقی تو بر منی نام سخن گفت و انصاف طلب نمود برین مآ آمده که بالا خوانند
 و در پرده عجز زور خود و حکم مینایی و حمایت بر بی خود که البیس است می سالی ندانی که همان بی تو که
 نفختت فی من و حی حکم و اذ قلنا للذکاة ان سجده اولادم سجده کرد و سبانه مرد
 و کافر شد که آنی و استند بر و کان من ال کفرین اگر بر بی تو البیس است بر بی روح
 خالق الارواح است که ان عبادی لیسرک علیهم سلطان سفیر ما یدر را غوا می البیس
 بخورون و انه گندم که انهم حکمت و صلحت الهی حلیه برای خلقت عالم ماسوت بود از پشت تنها
 فردا برین مغفرت و رحمت و ربوبیت بر بی خود بالکوک در لکوک ذریات خود مایه ظهورشان توانی کرد
 و انما نزلنا انزلنا اولادک هم الوارثون الذین یرون انهم یفرون الفردوس هم هم
 خلدون غلبه بر بی خود بر حضرت آدم بخورون گندم که انهم مصلحت الهی بود و امی غالی و مردود
 - سطرد و ملعون ابدی بودن بر بی خود که منصوص است و مقبول بودن توبه آدم و تمام انبیا
 تا طلوع آفتاب از مغرب و ما مقبول بودن توبه بر بی خود و بجای بیان نمکینی و خود را بر بی خود را

Marfat.com

و ملعون مرد و بودن مثل روح غالب می نمی و حقیقت خود و مری خود می شناسی که تو
تا بدی بحکم این علیک لعنتی الی یوم الدین بگردن اوست برو و باطاعت روح
ان دل مصروف باش که فخر و نجات و این نور راست و الا هر چه بینی از خود بینی فقط
راف کردن نفس اماره از فیصله عقل سلیم و دور و مقابله پیش آمده عقل
لیم را معقول کرده به ترویج فیصله عقل سلیم حجتش کردن و عقل را
ماکت و بند کردن چون نفس اماره از ابتدای رو بکاری مقدمه تا انتها همچو تقریرات و
و الزامات بر عایت جانب روح شنید و هم ابدار تعظیم تو کریم روح از جانب عقل دیده ستاژ و
شده عقل اطراف روح گمان برده از محاکمه خود و حکم پذیرش تشکیان شده بود و آخر نفس بود و
نفس اماره کی از عادت خود بازمی ماند لاجرم از فیصله عقل سلیم سرمازده گفت که عقل سلیم
منصف و کار افتاده و عقل است به بدخواهست خود بنا بر انصاف آمده بودم بدست خود
عقل سلیم خود مدعی طرفدار یکدیگر و پس مدعی است اول خلاف دستورات ما را با این رو بکاری
استاده کردند مدعی برابر خود جا داده به تنظیم او از سند حکومت فرود نشسته و هم
که از مدعی هم سوالات حجت میکنند و تصحیح و حصر دعوی و دلالت و گواهان طلب میکنند
اینجا مجرب اظهار یکطرفی مدعی **اَمَّا وَصَدَّقْنَا كُنُوْدَهُ بِالْعَكْسِ** آن با من چهاره عیان
و حاکمانه پیش آمده بوکالت و طرفداری مدعی تقریر کردند آنچه انصاف است
و نصوص و غدرات صریح ما را یک یک معاینه قطع و در کرد و از مدعی شاهدان طلب
تسلط روح بر نفس با این آب و تاب شد و در میان شد که خبر خوانده شد باری کدام حقوق عایت
هم بر روح بود و انوار از قطعان و گذاشته هم بر حضرت موسی و هارون علیهما السلام که شد که
از باگوازی سخن بایست و زنی بگویند که **فَقُلْ لَآ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَبِحُكْمِ اللَّهِ**

و بعد عیان من خطاب شده منصفانه ششم رعایت و سفارش خلق النور من صریح پسین
 سن از کای کف الله نفسا و یزید الله بکم الیسر بیست و ایجا که روح بانند
 بزوی کلام کرده از من الضاف است بروم الزام است که چرا بزوی سخن گفتی سبحان الله ما زوم
 بین الضاف مدعی است و گواهی است شده بودم ایجا ما شمار الله حاکم خود مدعی بلکه برده
 هم است مضمون خود را وزیر روح قرار داده انقدر حکم و بالا خواننها میکنی و بناسزل و مقامات روح
 پس پایشوی و بازمی مانی که چراغ راه هستی نه عین مقصود و بالذات و مرا با این جفارت و تدبیر که
 می نگری در من این استقل و نعم نمانده اند که خود از من ترس مقصود و بهر رضا و خوشنود و به اندامی آید
 یا ایها النفس العظيمة ارجعنی الی ربی راضیة مرضیة ساخر من کرا ما
 بالسور ام باری انهم استعدوا و آتشد اندک همراه روح خاص مقصود بالذات منو انهم رسیدن
 پاهم و دعوی وزارت و بالا خواننها بیجا حکم در بارگاه عشق از نیست و ان امر بالسور که میکنم نه حکم
 و ارادت او برای امتحان روح است و الامر بنفسه جطاعت و بار اندالی مضمون جدید از اینجا آید
 و حق که معرفت ذات باری معرفت من نسبت داده اند که من عرف نفسه فقد عرف ربه
 و انما انتم کما ان ات واحد لا شریک ات خود را بنام من تعبیر میفرماید که چقدر که الله نفس
 عبارت از نیست منم که عرش بالعالین ام و فی انفسکم افلا تتصدرون اشارت است
 که مکین الی مکان در هر مکان باشد مکین خاص شد برین مکان ان مکین الی مکان منم که او تعالی شان
 عیب خود را بنام من صفت کرده برندگان خود منت می نهد که لقد من الله علی المؤمنین
 اذ بعث فیهم رسولا من انفسهم و نیر سفیر ما یکم لقد جاءکم رسول من
 انفسکم منکم که او تعالی مرا بقسم یاد میکند و تفسیر و اسواها منم که همه تقوی و فحورین بالهام
 است فلهما وجهی لها و تقویها منم که همه زینت و لذات و نعمتها و عیش و عشرت و

راحت های عالم که از خطوط نفسانی است محض برای من مخلوق حلال طیبیت میفرماید و آنرا
 حَرَمٌ زِينَةُ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ الزُّنُقِ انهم که صحیح بر
 من و تصرف من از لذایذ نفسانیست و عیبی هم همه از جور و قسور و فواکه و درمان و جمیع نعمای
 برای من است که فیها ما تشتهیه الا نفس عبارت از نیت در همه نعمتهای دنیا که ظاهر
 اند و نعمتهای عقیبی که موعود و منصوص اند همه از خطوط نفسانی محض برای نفس اند نصیب درین
 است که آن جدا سوای نیت که از نفس بوی شیده است اند و نفس را علم برایش داده اند که فلا
 تعلم نفس ما اخفي لهم من قرة اعين با عبارت ازین است و مفهوم که دنیا عزیز است
 باین است در مقام نفس بشر بقدر رای مذمب و عقیده خود مضبوطی می باشد که از اصل کسی
 خبر نداده اند که خود فلا تعلم نفس مع میفرماید همه جز خیرات و حسنات عبادات و صفات
 نوافل که مترتب میشود از محض برای نفس است نه برای روح که من عمل صالحا فلنفسه
 و هم نفس قطعی لفظ انفسکم وارد است هیچ جا ذکر روح نیامده است از لفظ که دنیا عزیز است
 نیز بصراحت نام روح مستحق بوده است بخلاف نفس که هر جا بصراحت بقید نام بالاجماع علی العموم آمده است
 که و ما تقدوا اول انفسکم من خیر تجاوه عند الله عبارت از نیت برای دین و غیر نیت
 روح معا و الله که کلام است که از عالم علوی است انهم که از خطوط نفسانی شرح داده ام و در
 روح است که نیت نفخت فی مزو و چه از کمال مرتبه روح خبر میدهند که در
 که این نیت و نعمای ظاهری دنیا و عیبی که سرشته اند همه محض برای نفس است و اینها هم در
 پس حکم فانقلبوا بنعمة من الله وفضل انهم یغفون هم و چون نعمت لذتهای دنیا که
 سر و دست تقدیرت چو این عاقبت ترک کنم فایف انهم نعم دیوی از نعمای اخروی هم بوده است
 که ما مورثیت خدا و از یلنته عند کل مسجد آمده است بلکه بخلاف این که چون نعمتهای

نداده و در دنیا که هیچ محرومی محسوس و شاق بر نفس داخل نمیشود است و عقوبتی نیز بر سرمان
 ندارد همانند فی الاسلام زیرا که همه نعمای ربوبی مخلوق و موضوع برای خطا نفس است و ما مویز
 حکم و مصلحتی که نمودن عدول از حکم است که قول **قَالَ رَبُّكَ لَوْلَا رِزْقُ اللَّهِ الَّذِي اسْتَعْتَمَدَ**
 بیشتر بیان کرده شد پس از آن معلوم که از سلیم خیر بانی ماری چه جبر است و چه حجت بخوشامد و وفادار
 در و داری روح چنین حکم نافعند مگر این آنچه ما را با روح قدرتی استراحتی و عیبی بلکه عیبی و مشرقتی
 بلکه از و حاجی از ازل تا ابد حاصل است عقل در الوقت که با بود معاد و العقل حاره که در عین علم
 است با ضرورت مصالح و فواید جمله معترضه از خیر و شر که است حاشا است بر عین حساب
 عارضی خیر و زوره بد عوی و زارت بخوشامد روح برآمده این سبزه گوی بانی که ای عقل سلیم
 ازل که ما را با روح ترکیب داده بودند که با بودی در شکم مادر و سن صغیر و ایام طفلی که با بودی
 هر گاه آهسته آهسته و خل ذات شریف تو از سن شعور شروع شد از همان وقت همه تکلیف
 شرعی و هر گونه افکار و تعلقات و محنت و مشقتها شروع شد که **لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ**
فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ عبارت از این است هر گاه در عالم جوانی مصاحبت عارضی تا اندکی قوت افروز
 معاد و اندام کار با میکنی و چه زنده در دین می اندازی و در دنیا و ظلمت و عالمی را بر عزم سیر
 بشیطان نام حقی که همین است این حمدی انهداد و سه فرقه افتراق دومی که کمال هم فی
الذَّالِكِ لَا وَاحِدَةً است طائفه را در فلاسفه بر عزم زدی که معاد و اندام و الهیات و خل و اولاد
 و با عقل شده طائفه و مطلق و لامل عقلی او در نقولات و خل داده و در عین و در بر عزم می زند که صاحب
 گفته است که مصلحت کسی که بود **بِوَسِيلَةِ الْعَمَلِ** بود بعضی حقوق بر عقل نام نهاده با استند
 یا بر کرده و در دنیا است فتوری اندازند که کار افتاده و روم ازین مقام خبر میدهند با استند
 چون بود و این بعضی قائلند بر خود بوده و سکر قدرت شده اند بعضی از خدا منکر شده و عقل را که محضی است

و عقل اول نامش نهاده از همه معجزات انبیا که عقلشان بجا پیشتر شده اند تا که تو با من سخن بگو
 سر کشیده این همه فتورات در بین می اندازی که شیطان الان شده بر شیطان سخن سبقت برده
 شیطان سخن که از سوسه پیش برده است از او و خلاق مطلق میفهمد که کید شیطان گناه
 عیفا بخلاف تو که این همه فتورات در بین انداخته است شیطان سخن که از یک لاجول میگزیرد و سخن
 و خیالات انقدر طاقت و قوت مثل تو که لاجول میگزیرد و منطقی می آموزد از اینجا است که
 در از تو بتنگ آمده که میگوید که ز تو ای خردمندیم جوکشا و کار خود را همچون عواله کردیم که
 بار خود را کسی خراب کرده میسر آید که جنونی گوید که از قیام خردمندان با او که نمیخیزد با او سخن
 دامان صحرار اکتسی بعضا بزرگان می آید که دیوانه باش تا غم تو دیگران زنده آید که عقلش غم زده
 پیش کسی از تو بیخ آمده سخن نیز که فارغ از دغدغه گبر و سلمان دی ای سخن کرد و مردم که چهار
 زدی پستی که از زبان صاحب لایگان افتاده هم چنان آید که به عقل خردمندان بر عازان سخن خدا
 به خیریت و این عطا هر که سر قدر و ضل و صاحب تقرب باری و نفس تنی می کند با تقدیر و همه کای
 و احکام شرعی بر می افزاید و اگر تو شایسته هیچ کلاف بخون نبوده است که مرفوع القلمت چنانکه در آ
 طفلی از نبودن تو بی فکری فارغ البالی و مرفوع القلمت بوده اند آفات بصابت کالیف بر روح
 در دنیا و عقبی بدولت است همچو خرابیها و مصائب کالیف نیال سبب بر روح و نفس که نظام است در
 هم همه بال و مو از خود بر ذوی العقول تقدیر عقول است و قدر رسا و مرتبه تو در این مصداق
 فقط تا طایفه شرعی است در باطن شریعت که عبارت از طریقت حقیقه و معرفت است بدان
 پی کرده اند در اینجا سیران پریشان و سرگردان شده و از گون بی افنی گاهی بجانب کاه و گاهی
 بطرف زرقه گابی و هر چه لازم شد که حریف و بیای می آید که عقل الهانی بر اخطات
 آنچه و عقلت آید این است باین تقریب این سالی پیش ما و هم سیرانی و ادنی عشق مجازی که

روح نفس را گذاشته بفرنگها میگردد زین تا بحقیقت چه رسد که پیش از شریعت قدم نتوانی گذاشت
 اجرش تا جنت است و بس و عشاق صاحب حقیقت و معرفت کی گویند ششینی بجانب روح و تصور فروری آن
 که ما زاغ البصر و قاطع عبارت ازین است آن جنت و جور غلمان که کمال مرتبه اجرت است
 نفس و ان لذات هم شریک است مگر حد تو با ما این جا بست و نفس بر یافت روح همه مقامات و حقیقت
 معرفت باقیست و مرتبه رسائی دارد که انجا این است البته می گویند که از غایت ابله می رسد
 از یکین غافل شسته اند و درین مقام مانع جنت و محبت نام نهاده می گویند که سه دلی بیار و مکن گفتار
 شرح و گرنه قید کنندت بحسب جنت و بعضی چنان می سرزنند که سه تنگ است عاشقان تیر جنت
 بین سوی مکان نگذرد عاشق مکن و ای برین عقل و دانش که باین حقیقت و باین مرتبه اجرت
 حکم بر نفس میکنی فیصله چنین رزق کسبیه البته که با چنان ابله عقل سلیم نام خود نهاده است در با
 چنان عالی قدر بلند پایه چه پایه اعتبار دارد که انهم بوجه مصدره بالا رود کرده شد لاجرم همچو فیصله
 حکم بدعیانه بلکه خوشامد بانه منظور ندارم و بجز قضا و قدر مشگاه احکامی که بر افعی بر من نقل فیصله
 ازین محکم حساب سرشته محنت شود فقط لهذا با جلاس عقل سلیم کار گزاران محکم حکم
 شد که محل مقدمه بحقیقت و ثبوت دعوی عمی همچو جبهت های واضحی است و او
 و روکاری مقدمه نوشته نقلش حسب دستور بر کاغذ شام بدعا علیه
 داده شود فقط نقل فیصله که ضمنش در او مسل مقدمه پیداست بنظر بکار مضمون و آوینش
 خاطر مطالعه کنندگان بخانه سپرن ضرورت نمود که تحصیل حاصل است زیرا که طبایع ملاحظه کنندگان
 باستدراک مضمون آینه شتاق ترمی باشند و مضمون گذشته سیری حاصل پس بار دیگر طبایع
 شتاق مضامین آینه را حکایات گذشته شتاق که دن با یه برخاستگی طبایع بیایدند
 شغف خاطر لمدار و کاری محکم قضا و قدر که خاطر ملاحظه کنندگان بدان شتاق بوده باشد

پس برده میشود و فانظر و ادتدبر و تفحصا آدم بر اصل سخن آن نفس مبارکه بقصداکی
 ات خود ازین فصیله سر باز زده باظهار مرافعه نقل فصیله بر اسرارم گرفت مگر پیشتر جان بود که
 عقل سلیم هر بنط گفتگو کردم و بازی بروم بازی شین آن عالم السر و الحقیات چه پیشتر تو اندر رفت که
 باید و آن تبد و اما فی النفسکم و تخفوه لیا سببکم فی الله الخ
 م که بفرق خلق را بفرسیم با او حکیم که یک یک میزند آنجا هم که نفخت زنده من روحی
 قال الروح من امر ربي و ایدنا ه بروح القدس و در کرات بیات بصر و سواد عظمه
 نعت روح ارشاد است و بمقابله آن در قرقر معاتب و مظالم جانب نفس منسوب ما اصدرك
 سبب من نفسك و ان الله لا یظلم الناس شیئا و لكن الناس انفسهم
 ظلمون و انکم ظلمتوا انفسکم علی ذلک انما مصحف عزیز از معاتب و مظالم دشکایا
 من تردید و تکفیر و استکبار نفس و شیطان که معاون نفس است مملو بخلافت آن مجامد و روح
 بر قدر که منصوب من محتاج بیان نبوده است عقل اسیم هر جا که یاد فرموده است بخیر یاد فرموده است
 افلا یعقلون و افلا تعقلون و ان فی ذلک لآیات لِقَوْمٍ یعقلون
 آنجا دراک همه عجایب قدرتهای فرخ در عقل حواله فرموده و هیچ جا شکایت عقل نفرموده و آن
 که شرف انسان حیوان و این همه اعتبارات تسلط و غلبه و ظل و تصرف و تملک انسان بر حیوان
 چه بلکه بزمه ما سواهی بدولت عقل است و الا انسان هم از یک با ضعیف تر نبوده است که
 من دآیه فی الارض و لا طائر ینحنا حسلا اهم امثالکم و انما یرید ان یضربکم
 با زمین دشمنان قوی و غالب است شرف و افضل مشینان حکم که میباید برائی و تفضل و ترجیح
 پنچو خصمان مرجوح و مرود مکن است نفس روح که بر حیوان را پیش عقل انسانی معالیه حیوانات
 با همه طاقت و توانائی باطایه و باسیر که اولی اولی الناس از آدمیان اقوی ترین حیوانات

قالوا سئلوا انك تعلم انهم كونه عقل تصير الكانه وازدادك خود خلاق مطلق سفیر ما پید او
 بروا احد قنا انك ما عقلت انك بنا انما ما هم لها ما يكون وذلكنا
 فتم فنما انك انهم ومنها يا يكون انهم بیشتر فقط باروح گفتگو نبر می اصلاح بطول
 ووضوح و افهام و فهم بود اننون که با چنین ذات شریف مقابله افتاده گفتگو بطول کشید
 با چنین حکم اما کمین عالم الغیب افتاده و روح هم صحت لامجاله عقل شریک اید بود باز
 تبیین نه با مقابله محمود عیان در چنان حکم چه تو اتم کرد که معین مختار در آن محکم قرار هم که در
 مجال سخن در چنان محکم یعنی یا هم فقط انظرف و زیر عقل که از پیشتر از نفس میاید و باروح آید
 داشت از چو گفتگوی بیجا گانه که نفس که بود آشفته تر و مدعی تر شد هر چند که آنوقت تقاضا
 شرح داد که عقل بود و مگر در دل خود به اعانت رفاقت اید و روح خود تر شد یکی محبت روح دوم
 نفس محبت علی علیه السلام و بعض معاویه هر دو درین مقام جمع گردیده مرتبه خاصمت نفس را قوت بخش
 لاجرم عقل سلیم با اعانت اید و روح همه تن مصروف شد و در نظرف که نفس اماره و فکر و کاری
 حکم قصدا و قدر متبحر و مشرود شد بر لی قدیم او که ابله بود با اعانتش بر خاست و نفس اماره اید بر
 تسکین و لاسا و ادانشود که عاجز آمده اطاعت و وح اختیار کند هر چند ابله عین بقاضای حاجت
 هر که تسکین و لاسا به نفس میداد مگر پیش خودش هم جانداشت که از جای که رانده و مردود
 شده است همانجا مسرکه افتاده است گفتگوی ابله با نفس اماره اول ابله با نفس گفت
 نوجرا سخن مقام عظیمی از پیشتر اظهار مرافعه کردی چرا چنین علانیه بی برده با عقل سلیم گفتگو
 کرده از عقلش بر آورده پوش بار کردی با و را همچنان غافل داشتن بوده و در برده دوستی خاطر
 هشته کار خود کردنی بود و مقام نفیس دوستی را آمده همه منهیات و معاصی ابدایل عقل خاطر
 معلوم داده با نفع شریک و موافق کردنش بود تا خود بموافقت تو در آمده روح ساده مزاج صفا

طینت را در لباس خویهای عقلی و شرعی و عقلی و فابوی نومی در نفس گفت که عقل سلیم انسان
 چه کار میکرد و زیاده تر ذلیل میشدم همین گفت معاذ اللہ عن عقل سلیم بقول تو محض نیام بود اگر
 سلیم بودی با تو با بطور گفتگوی حکمانه و در عیان بهتری نکردی که تو هم در ابطر فدا می روح بی روی
 ساکن با جواب کردی اگر عقل سلیم بودی چنان است و خوبی تمام تر تفهیم کردی که بر دل تو کار میکرد
 و بخوشی تمام تسلیم کرده با طاعت روح در می بودی عقل سلیم را چه فهمید و چه شناخت و خود عقل
 سلیم در عالم کجاست نشان عقل سلیم محض حکمت است که همان حکیم ربوبت حکمت را اختیار کرد و
 من یوت الحکمة فقد اوتی خیرا کثیرا عقل سلیم کی محتاج به استنباط است که
 بلا واسطه انبیا نسبت خاص بل به کل استحقاق اشیا آگاهی دارد و بخواهد هر چه محتاج
 هدایت دارد مگر از مرتبه و مقام و تقرب انبیا انکار ندارد که دیگران به معجزات انبیا را شناختند
 و او منبره مشاهده رای العین مرتبه انبیا را می بیند که از حقایق اشیا آگاهی دارد مگر عالم حضرت
 موسی علیه السلام و افلاطون شنیده که پیش عقل افلاطون عوی نبوتش کار می نکرد و نصرت
 این حکایت که در اکتب تواریخ و سیرت عجماله الوقت برای انبیا هم تو محملا میگویم که موسی علیه
 مناجات گفت که خدایا کسانی را که بی واسطه هدایت انبیا حقایق اشیا آگاه و مبرورین ما
 حکمت که بفلان کوه و فلان مقام باید رفت چون سید و بید که در دامن کوه شخصی را بخواهد
 پیشم بند و ستغرق در زاویه که در صورت ظرف مدور و عمیق است بخود نشاند
 افلاطون عبارت از همین مقام است موسی علیه السلام تا او را رساندند از اهل بیابان
 کشا و تا آنکه حضرت موسی علیه السلام تاب نظر را بر آورده سلام علیک استبداد سخن فرمودند
 دیری آواز از خم برآمد که سلام است که موسی نامی شخصی از جانب سید کن ای ای
 مقامی زمانه و تبلیغ رسالت پیش فرعون نامی شخصی که از کوری چشم نصیرت با کار سید کل عالم

Marfat.com

بود ما مور شده است تو همان موسی بوده که بدین رسالت و هدایت حمقا از جانب سید بر کل لقب
 نبوت یافته باری اینجا کار تو بصیرت که خارج وقت باشد و برو و بکار خود مصروف بوده
 حمقانی لبصیرت ابه نمودن حکمت خلاف عادت متعارف که ناشی معجزه نهاده اند
 هدایت خانه پدری مورثی نشان که ناشی خست نهاده اند میکرده باشن بر ای حمقانی لبصیرت
 تا خانه پدری هم رسیدن لبصیرت و نعمت است و عاقل کی مگرین با گذارنده بر مکان سر
 فرومی آرد که گفته اند قناعت کن فقط بر شرع گرد دنیا و دین حج ای که اهل الجنة بلکه
 عبارت از همین باشد چنان هم یکسان باشد برود لبستن از حتم است بود اهل خدا عاقل
 که شتاق مگرین باشد موسی علیه السلام هم چو سخنان که گاهی گوش شناسان بود گوین بود بختی خود
 فرود رفت آخر جز این مقام سخن نیافت که تبلیغ احکام رسالت نبوت حسب دستور انبیا فرمود باز
 از خم آوازی برآمد که انکار نبوت تو که حمقانی نابینا دارند با آنها حسب دستور تبلیغ میکرده باش
 عاقل که مرتبه نبوت از پیشتر دانسته و شناخته است باری انکار از نبوت تو کی کرده که حسب
 به تبلیغ تو بوده باشد برو و بکار خود که بدان ما موری مصروف باش زیاد برین نقص اوقات ما
 نمودن چه حاصل که تحصیل حاصل است فقط هر چند سخن معقول و درست بود مگر چو طریبان که
 صحیح چنین گوش نشناختن ان می نماید لاجرم موسی علیه السلام بعد بنا جا و استحضارت از
 خدا تکلیف بیرون آمدن فرمود ا فلاطون که بعلم حقابق اشیا و طریق اشراقین از مناجات
 و استحضارت حضرت موسی علیه السلام اشرف شد از خم برآمده گفت که چرا مرا تکلیف دادی
 که از نبوت تو منکر نبوده ام مگر این قدر دانم که در معجزه عاجز بوده و انقدر اختیار نداری که از خود
 به اراده و مقصد خود بدون استناد سبب کل که ام معجزه نمائی اگر میتوانی باری این پایه چو
 که بر زمین افتاده است بگو که درخت منبر شود آنحضرت که از پیشتر باین معجزه اختیار حاصل کرده بود

بین که دست به بار داشت مناجات کرد و حکم کن فیکون بد شد باز افلاطون گفت که بخواب
 مناجات کن تا همین درخت همین وقت گل و ثمر پیدا کند و کما وقع باز افلاطون گفت که همین وقت آنما
 پخته از درخت فرویزند که بخورون در این انیمیم بحیر و مناجات واقع شد بروی علیه السلام است
 که اکنون اینکس بدین نحو معجزات متواتره نمایان بر سر حساب مده بطور آنکه سخن این بزرگوار
 میخوابا خواهد کرد بدین تصور فرمود که همین بخور به قبولیت مناجات پیشگاه و کمال کرامت او میسر
 را کجا میسرست گو در غایبی شایسته است شبانید است باشد افلاطون هم خفیف گفت
 که انیمیم مکرکاری است مگر البته برای گردیدن جمیع خفاوش است که پیشتر هم سخن گفته بودم این حرف
 زیاد تر از آنست که آن مریخ انجمنی حضرت که از عالمه حضرت بارون علیه السلام از آنجا
 که تا خدا بدین معنی آنچه معلوم است طبعش و آمده فرمود که باری تو هم اگر توانی کاری مثل این
 و از مرتبه افراستگان سر اسمری خفیف مان برین حرف افلاطون بار بسم شد و علی شاگرد
 حاضر الوقت اشاره کرد که فوراً از همان رخت شاخی باریک گرفته گوشه آن بزمین فرود کرده گفت
 که بستمو شجر کامل شده بار برگ آورده بر حاضران مبارک بخورند و بی زدن گفتن همان بود و نظر بر آن
 همان بدین چنین حال حال موسی علیه السلام عجیب شد و حسب از و نیاز می داشت عجیب مناجات
 که تا خانه نموده است در آن حال نمود حکم شد که از همین حکیم افلاطون مغز این سخن هم معلوم
 . آخر از افلاطون پرسید که آنچه من از مناجات متواتره بدفعات کرده بود و تلمیح
 اشاره تو بدون مناجات چنان نمایان شد افلاطون گفت که همین شی ای که بعد بودم که ترا
 حقایق کل شایگانای نموده اند برای هدایت حقایق مانده خوش بود همین محامله تو که انوقت
 در اینجا واقع شد هر که از حقایق مانده دیگر گریه تر میشد مگر عقلا که از اصل کار آگاه اند می مانند
 که انیمیم انموبیش آن کار فرمای کن فیکون دشوار این خود ثابت و متحقق که تو بی شکی پیشگاه

قادر علی الاطلاق هدیست خلق عالمی بوده و برای تصدیق رسالت تو خلاف عادات هم بدعا
 تو جاری میکند که معجزه نام آنست پس بدیش بینندگان ظاهر بر رسالت تو شبیه باقی نماید پس
 هر گاه چنان ثابت و محقق شد و چشم هم دیده شد که بجز دعای او و این توحید فوراً تمام سطح زمین حکم شد
 که همه قوت نامیه خود همین جایی خاص بجای کن و قوت بعد از آن بجز دعای ثانیه تو همه قوت گل و تر
 آوردن همین جامع شد بعد بدعای ثانیه تو قوت چمن و فرورختن هم حکم کن پس چون جمع شد که این
 همه قوت در آن واحد جمع شدن عبادت الهی بوده است هر قوت افضل جداست مگر باس دعای
 تو که در ساده همان قادر علی الاطلاق بوده هر گاه در آن احد این همه قوت همین جایگاه در آن
 عاجب بودست که کسی بخایزمین فروری کرد همین حکم میداد مگر درین موقع موقوف بود که از شرک
 آگاه نبودی و تخریب شدی همچنان کل راهی خلاف عادت تو که در آن می بینند عاجز شده معجزه
 کرده کرده تر میشوید همچنین اگر در آن هم از اصل کار و حقایق آشنا آگاه بودید با چهره این عاجز
 شوند و چهره از نبوت و رسالت اینها نکند و چرا حاجت تبلیغ رسالت آنها باشد هر قدر که آنها
 را تصدیق رسالت نبوت خواهد بود همچو معجزه میان ظاهری الکی تواند بود که باندک صدای موسی
 علیه السلام مرتد شده گو ساله پرستی آغاز نهادند که عجل الجسد آله خوارج عبارت از آنست
 پس نفس عزیز از اینجا توان آنست که نموده عقل سلیم نیست فریاد اگر کسی است که نبوت هم با عقل
 سلیم جمع داشته باشد رسم از قوی که با این عقل سلیم آخر کار ناگزیر کار افتادنی است که شریعت
 او بر عقل حکمت محض است و بچگونه بیسایه و تکلیف نفس در و نبوده است بلکه همه سانس و لذات
 نفس شریعتش جمع است که تو خود در گفتگوی مطارحه که با عقل کرده یک یک بقصد نصوص
 آیات قرآنی نشان داده ای نفس عزیز از نبوت که شریک نشد بهر منط که میشود همان عقل ظاهر
 ابع روح مطیع و خسر نمیکند مگر آخر کار که با جان عقل سلیم حکمت محض کار خواهد افتاد در چنان حال

نامی بدیچون دوست و معاون قیوم را ترک کرده شرک و عقل سلیم شوی نفس را برده که
 زج وقت از گفتگوی و مقابله عقل به تنگ بود بر اصالت و نفسانیت خود بود. هرگونه عهد و پیمان
 به عقد و امانت و موافقت با ابلیس است زیرا که از روح و عقل که هر دو مانع دخل ابلیس و ماصح نفس را
 رو مخاصم افتاده بود و الغرض که هر دو با هم که عهد موافقت است کرده در پی کار شد زداوی
 بین نفس گفت که تو ضعف خود و ضعف حجت و دلائل خود در پیشگاه مجسم حکم احکامین عالم است
 هم قوت و تقرب جلالت قدر روح و عقل سلیم و علو مرتبه هر دو پیش حاکم محک قضا و قدر خصوص قطعیه
 میدانی باز بگردم حجت و دلیل از پیشه براراده و مرفعه چنین محکم نقل فیصله حاصل کردی هر گاه
 چو مجبور دلائل واضحی که میدانی بند و لا جواب کرده خواهی شد و همه جرائم و معیبات و معاصی
 ظاهر و صریح است نسبت تو ثابت و محقق خواهد شد در آن حال حجت و جوابی اری نفس
 هر چند در آن معرکه از غایت غیظ و غضب با اخیال این افتاد کار نامزد مگر آن کار که در اول عهد
 است که میگویی سنجیدم مجبور می بودی اختیار می خویش معنی و جوابی در اول من جانمی ندیدم که
 افعال معاصی و معیبات بیشتر ارادت و مخلوق جان حاکم محکمانه که و الله خلقکم
 و ما تعلمون و ما تشاؤون الا ان یشاء الله و یفعل الله ما یشاء و یحکم
 ما یرید و فعال لما یرید و ما تشاؤون الا ان یشاء الله رب العالمین
 ما یشاء الله کان و ما لو یشاء لویکن و قل کل من عند الله و ان الله
 غالب علی ارادة الناس عبارت ازین است پس الزامی و گناهی که بجانب من است
 محکمانه نخواهند کرد و همان یک جواب مجبور می در اختیار می گردی بر کافی نخواهد بود که حاجت
 دیگر باشد و اگر آنچه هم به حکم و جبروت و جلالت و هیبت مانند گفتگوی عقل جانب داری روح کلام
 نام هر چند بار در آن فرمان جبروت مجال سخن زبان نخواهد بود مگر در اول و نفس خود در مرتبه عذر

Marfat.com

ترخواهد شد که نشان محضی و داور می چنان نبوده است محض طرفدار می نماید اما فیها و کلام حکام
 در صفای او که عالم بذات اصدد است فورا خواهد فهمید و خواهد دانست تا هم طلب من
 است که مراد از آگاهی حاکم محکمه است این گفت که بگره بین خیال خام که مفهوم مستند و ضعیف
 است این عبارت بسته جواب اینهمه که سبک سخن تمام است باری تدبیر حاصل کاری با بیگانگی نیز
 همچو جواب همیاد قوی تر شود و نفس گفت که اگر کار گزاران محکمه ضنا و قدر گویند که البته تیرا فعال
 نفس بارادت و مخلوق خالق کل انداخته اند و اما محبت پانیز از جانب جان خالق کل تو
 و تاکیدات تمام مخصوص مودت است که لا ملک الا وجهکم منک و هم تبعک منکم
 این معنی آنهمه افعال نفس که لفظ و ارادت با بود باری امروز داخل گردن الیس و تابو
 هم لفظ و ارادت است چرا تعبیت الیس که می مگر روح و عقل و انبیا و کت آسمانی
 تشبیه کرده بودند با اینهمه که بعد مجبوری بی اختیار می و تعبیت الیس که می امروز رعایت جان
 و عین توارثه خصوص در خلوص فی النار هم همچنان مجبور بی اختیار بوده پس ان حال هم مجال سخن
 چه بخواهد باری عالمه آنچه اقوال و محبت های روح و عقل اند بر همه موافق حکم و رضا و کمال خوشنودی
 حاکم محکمه است و اقوال هم بالعکس و خلاف حاکم آن محکمه و آنچه مفهوم و استنفرد
 من استطعت بهم بفاد انک من المنظرین بر عزم خود حکم و اجازت و بنا بر عوا
 فهمیده اند که آن حکم و اجازت بر رضا و خوشنودی او مثل اجازت احکام عبادت نبوده است که
 محبت باشد بلکه مقام کمال زجر و توبخ طعن است که بر وجه از توبه و بر دارا هم تمام دوزخ را از توبه
 تمام تابعان تو بر خوانیم که و نفس که اجازت از صاحب روح بود گفت که هر گاه چنین اجازت نباشد
 حاکم سیدان پس چه استیجاب چه حکم خلاف مرضی حاکم همه تن مصروف بوده الیس گفت حکم چون
 بود که حضرت من حکم نیست آخر جز این چاره بود که هر خطا که تو انم دشمن خج در ا هم با خود و دوزخ

تمام جم و تنها با نفس و ذرخ نسوزم بلکه او هم همین ذرخ بسوزد که مر سوخته است لاجرم جز این
 نیست که آن ذرخ را هم همراه خود بدو ذرخ برمی و این بدون اینکه امروز حتی قایم کرده روح و عقلت
 را هم تابع مطیع نفس و البیس کنی ممکن نیست تا فردا او را هم مثل تو گنجایش عذر و حجت نماید البت
 با بر عادت و الا در حجت و نفسانت تو روح و عقل که اصل مدعیانند صاف محفوظ می مانند و همه ^{مطالع}
 بر سرین تومی افتد این مقدمه سر سری نیست بل از پیشتر فهمیدی و کار کردی است گفت که در آن
 وقت بدیدن حکمت و بالاخواهیهای عقل که مدعیانند سخن مسکروم اناب ضبط نماید تا او هم آنچه گفتیم
 استند و محقول گفتیم که عقل را هم مجال سخن و حجت نماید تو که در همچو معارک از پیشتر موجود میباشی
 مراد آنوقت از همچو گفتگو باز نشستی که اکنون الزام می نمی خود را بر می کنی که مثل الشیطان
اذ قال لِلْإِنسَانِ اَکْفِرْ فَلَا کُفْرًا لَّی بَرِّیْ مِنْکَ الْکُفْرَ الَّذِیْ کَانَ یَعْبُدُ
 افتاد تدبیر مرافعه و حجت مرافعه صیت البیس چون دیگر که کاربرد چاشنی در محکم قضا و قدر مجال سخن
 و کار هم ناتمام گذاشتی نیست و عقل و روح را تا که در اینجا از پیشتر مطیع و محکوم خود کنی در اینجا حجت
 چه خواهد بود لاجرم جز این چه چاره که با امکان هر منط که باشد روح را به تبلیس و وسوسه فریب داده
 نفس را بل کنتم تا همیشه است مطیع نفس گردد و عقل را هم نفرت یکسان کار کنتم تا آخر کار تو
 مرافعه هم نرسد و بدون همراهی من ذرخ در آیند که میفرماید و کان عاقبتهم اهل النار
 نفس گفت که من بطایر بطور خود روح را فریب می هم و تو از من جدا گانه حجت غیبات مراد
 قوت نفسانی و شهبوانی را قوتها داده و وسوسه ها را است کنی و چگاه از وسوسه نفسانی فارغ نگردد
 فقط انظرف که بیان نفس و البیس چنین قرار داد قرار یافته هر دو کار خویش مصروف شدند نظر
 وزیر عقل هم با تازیانه شرع شریک و ح شد تا اینکه روح از نفس نفرت کلی گزیده بخلاف نفس کارها
 ریاضت شروع کرده از صحبت و معاشرت مردمان هم که اکثر شیطان الانس اندکنار و گزیده

سانی بیچاره خاطر خود را خالی نمی بایم پس صفائی عبادت کجا سه چوبه ساش از تو بجای برود و دل
 نهانی اندر صفائی منتهی بی مضلالت گفت که چو صفای عبادت بدون کشتن نفس آسان نیست تو
 باطن نبوده نفس می بایم که بیچاره از خیالات نفسانی خالی نمی مانی روح گفت که سخن حال همین است
 طایفه لذات نفسانی مباحات شرعی اهم ترک کرده ام مگر تقاضای باطن ازین امتناع زیاد و برتری
 سابق نبود پیری میگفت که چنان سک نفس از پیشترنی کشتی تا نوبت چو خیالات نرسد روح
 بصوت کشتن نفس از ترک لذات نفسانی و ریاضات شاقه آنچه پوشتر میان کردم از آن کاری می
 و در تقاضای باشی یاده می افزاید باز چه بدیر سیرت زو خنده قاه فاه زد که این صورت نفس کشتی که تو میان
 کردی طریق نفس بروری است یا نفس کشتی ای حتی سفید مگر عقل هم همراهی می آید که اگر سگ
 گرسنه دیوانه و عقوبت کسی شور و عطف عطف می کند هر چند که او را می اند و میرند عقبت گذرد
 خصوصاً عقوبت بیکه گاهی از دست او مان و لقمه یافته باشد چه جا که از دست تو درها لقمه بلبه
 یافته باشد چنان چاشت خورده قدیم خواهی که با منظر و دفته بدون لقمه دفع شود شنیده که کا
 افتاده پیشوای طریقت و پیر و شریعت گفته رفتند شع و من سگ بلغم و دخته به غرض که چو
 مضمون آنکه آن پیری پیرای ناب تمام بیان کرد روح هم متامل شد و عقل هم گنجایش گرفت
 که نسلیم کرد هر قدر که عقل و روح در مقام فکر و تامل جاری بود همین مضمون با قوت می افزود که با
 هم نفس و شیطان بکار خود بود بلیس که در چنین حال اثر منضج کامل دید و با روح مافوق
 روح ساده دل اگر عقل درست داری در باب عقل کن که تا که در انسان تقاضای نفسانی با
 هیچ عبادت از بدست نمی آید که بطایفه بر صلی باشد دلش در دم هوای نفسانی در گروست
 هر قدر که نفس آنگ گرفته از هوای او باز داشته زعم خود نفس کشتی بهای کنی همان قدر در
 تقاضای نفس قوت می افزاید که در این منوعات سرت است و هر گاه از لذات که منسوب

شرح هم نیست پس با پیوسته حاصل شد باز از همه طلب و خواهش مستغنی بوده بجز او الهی ذکر کرد
 هیچ جانبی مشغول نشود که از همه چیز بیزبست و از هیچ چیز ممنوع نیست که همان کار افتاده شیرین
 و گریان و جاهت و ذرع و تجارت جووان با خدای است خلوت نشینی و قال الله تعالی
 لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ وَلَا تَكْفُرُوا بِاللَّهِ وَقَامُوا تَرَانِكُمْ تَوْجُو ضَلَالَتِ
 عِبَادَتِ مِائِي وَرِضْوَرَتِ غُرُورِ نَفْسِ سَبَابِ غُرُورِ مِائِي كَيْفَ فَلَ تَزَكُوا الْفَسَادِ وَارِدِ
 دنیای ترک لذات خدا و دست بلکه دل در دنیا گرو بودن محض نیست گویند ظاهر جسم در مسجد باشد
 مایه غرور نفس علاوه بخلاف این اگر دل با خداست تن اگر در تجانه هم باشد تبارک نیست گفت
 صحبت دنیا از خدا غافل بودن بی قماش و نقره و فرزندوزن در عین دنیا دل با او
 باید داشت که حب دنیا را ترک کردن آمده است نه دنیا را به تبارک ظاهر را که دل در دنیا است این
 و هر اسیر دنیا را که دل با خداست تبارک نیست پس این مشقت ربیبانی خلاف سخت نبود
 بر خود اختیار کرده خاطر خود را مشغول داشته بجان عبادت ضلالت سکینی و مایه غرور نفس
 صورت ریا علاوه چون پر ضلالت همچو منون بر پرده هدایت بگوش روح در رسید و نفس اما
 جدا بخار خود از پیشتر صرف بود و زیر عقل هم که ظاهر احزنی خلاف عقل و شرع نیافت تقاه
 نفسانی و شهوانی جدا دیده و دانش را بند کرده بودند که زری را که دیده بند آخر میکشاید و کورتالب
 نمی کشاید که حسن گمان فی هذه آملی فتوا فی الاخره آملی تا اینکه آخر کار پایی نیاید
 روح بر جانماند و از همان المیس آدم و تدبیر کاست المیس در پرده صلاح می بلیان صاحب
 در آمده گفت که ای روح تو همه ترک دنیا گفته و همه را گذاشته قدم درین راه نهادی و بگوشه
 نشستی و در همه عالم و عالمیان تیر کن دنیا و مردانگی نام بر آوردی اکنون که دفعه باز دنیا
 بدستور کار و دنیا صرف به مشغول خواهی شد پسندگان چه خواهند گفت هر چند دل با

و تن با خلاق واری گرانز با نهایی مردم نجات نخواهی یافت و عاقبت بر تو سنگ خواهد شد پس
 کنی بتدریج اولی می نماید تا کسی را مجال سخن و طفر و طعن جانب تو نباشد این سخن که بظاہر زیاد
 موافق روح و عقول عالم بود عقل هم پسندید و تفهید که نفس و المیس کار خود می کنند روح گفت که آنچه
 اندیشه و تر و در او بود تو خود بیان کردی پس چنین ناصح شفیق و مستشار مومن حسب طبیعت خود
 کجا خواهم یافت باری بفرما که باز علاج و ورشدن بواسطه نفسان حسیت المیس گفت که در میان
 و عقل هم قبول میکند که اگر سنگ عقور گرسنه عقب نگیرد و دروغ و سب کند زیرا که در دایره لغت
 از دست تو یافته است و بجای شستن حکم نیست که بهرین گفته پیش از ختمی چون شغول با کار
 و ساکت بود عقب تویی آویز و ترا از خودش فارغ دل و طمس میکند که ع و من سنگ بلغم
 همین حرف و ز اول گفته بودم و الحال هم مسکرم که هر قدر که او را از لغت باز میداری نعم خود
 این نفس کشتی نام کرده مگر کار یا العکس میشود که از طرف گرنگی تقاضای او این طرف شغولی
 و پریشانی تومی آفرید و ندانی و برین غافل و غمگین نباشی که بدون وقوع فعل فقط بر اراده قلبی و این
 شریعت نظام قصاص و مواخذه بوده است و عاقبت هم پیش از این عالم ذات الصدور سوانده
 نخواهد شد زیرا که آنجا کار با علم و حیرت با دنی او این خفیات باطن مواخذه خواهد فرمود که
وَإِنْ تَبَدُّوا فَأَنَا فِي النَّفْسِ أَوْ تَخْفَوْنَ بِمَا سَبَّكُمُ بِهِ اللَّهُ فَقَدْ لَبِثْتُمْ
الْقَابِ بِوَدَّتْ بَلْ كَذَّبْتُمْ عَنْهَا كَذِبًا عَلِيمًا لِمَنْ يُرِيدُ الْإِبْرَاطِ
فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
 فاسد و تو آفروده مایه عذاب خرونی میشود و انظرف شدت و تقاضای او و علبه که سنگی
 پس بر منظر و بن این سنگ نفس بلغم و وضن می باید روح گفت که اگر از شغولی این عیال دنیا بوجه
 مصدره بالا احتیاط است که خالی از الووگی نیست باری طریق و دفع کردن این تقاضای سنگ

نفس مع و ان احتمال با طول ان و نوبی حسب المیزان گفت که اصل ما به بودی نفسانی همین تقاضای شهوانی است
 که بر همه تقاضاها غالب حاکم است که دل مع و هم همین طریقت و همین خیالات مشغولی و مستغرق میباشد و
 همین شتهای کمال فتور و عبادات است و بخلاف دیگر خیالات مباحات شرعی که بهر حال از لذت
 نفسانی است مگر تصور و تعلق خاطر بان کمتر و چنان تعلق خاطر مایه گناه هم کمتر پس هر گاه این تقاضا
 شهوانی افریب داده و دفع کرده شد با هیچ فتور و مایه مشغولی در عبادت چندان محل عبادت و مایه
 عذاب اخروی نبوده است روح گفت که این صحت از غایت ادب و حجاب حضور پیر و مرشد است
 نمی توانستم مگر در حقیقت و فی الواقع حال همین است و اگر تقاضاها که چندان محل عبادت هم نبوده اند و تدارک
 آن نیز سهل و آسان است که میتوان خرید و خورد و بخلاف این تقاضا که بجز تحمل با طول ان و نیت ادا
 این عسیر و در تحمل با زایل و عیال همان فریج و لشکر مشغول میباشد و فکران و نفقه عیال و مفکرات خود
 غالب بالفعل که همین مشغولی خاطر و عبادت در ان تلاش معاش که قطعا ترک عبادت میشود و دیگر
 و مشتقها علاوه که گفته اند فکر فرزند و زمان جامه و قوت باز دار در سبب ملکوت لاجرم
 صورت دفع کردن این تقاضای خاص مع و ان در کتاب گناه که پیر حسیست و قطع نظر از گناه که پیر
 بدنامی دولت و مطعونی خلایق چه کم است بقول طبرسی از قضای حمله حاجت است و فر
 کمال و از قضای حاجت اماره افراید ملال این ملال است اندران حالت که باشد از طلال
 ورنه اینجا دولت و خواری ضرر آنجا وبال و مینه بهر قدر که تقاضای اصیاج قوی است
 بهمانقدر ز قضاستنش بدل شادوی است مگر عجب تقاضای نفس شهوانی که از قضه
 شدنش سستی است و بدفرگی است و شکل و گرانیکه که بعد ابتلا و پابندی دنیا آئینه نجات
 ازین شهوارا گرسن بالفرض دنیا را گذارم مگر دنیا کی سبکدار و که کار افتاده گفته است ای گرسنه
 پامی بند عیال و گرازا و کی میند خیال ابله گفت که البته راست است و بجا گفتی اول بجز

دنیا باز دنیا آمده پانصد شدن خالی از وقت و مشغولی مصارف و مطعونان خلاص شدن
 تیسیر مصارف خود عیسیر و دم بعد پانصدی نیاید آمدن ان شوارز بر و و صوت خالی از سوار
 بوده است که کار افتاده شیرازی گوید که اگر دنیا نباشد در و مندم و گراشد بهتر می باشد
 بلای زین جهان آشوب نیست که رنج خاطر است از است و نیست بروج گفت بهر خیر
 حضرت پیر و مرشد میشود مگر چون سخن بدینجا کشید متحیر از می پرسد که خالق این تمام دنیا و ما فیها
 حکیم کامل علی الاطلاق است که هیچ خلقت او خالی از حکمت و مصلحت نیست اینهمه طول این دنیا
 و هزاران هزار عجایب قدرت خود که درین نیاید کرده و او صاف یک عجب
 مخلیقات خود در صحف عزیزان فرموده بر بندگان منست های زود خلیفه خود را در دنیا و
 مسجد و ملاک گردانیده هر گاه ملاک غدر کرد که آنجمل فرما کن **بِقِسْمِ قَدَرِ**
جواب آن فرمود که انی اعلم ملاک تعلمون و ملاک است هم از سر گاه نظر و آیه
 کار حسبت با اینهمه اهتمام نمایان پیدایش دنیا که غدر ملاک هم نشیند از هیچ عیب
 از بجز و معائب دنیا خالی نبوده است که بهر و لعب تعمیر نماید و جسدی از عظم
 جدا جیفه و ملعون میفرماید و تمام برگزیدگان و خاصان گاه او ذوق و فرح خود دنیا
 ترک دنیا نموده اند که معلوم و معروف است و الحق که اگر با معان نظر دیده شود خالی از
 محروم آفات و فتن نیست پس آن حکیم مطلق که هیچ فعلش خالی از حکمت نیست
 را آفریده بچه مصلحت و چه حکمت آفرید البیس گفت که سخن بس از این
 از اصل کار و اصل سخن و می مانم که عجز از الوقت بقدر فهم تو بیک قطعه منظومه القمانی که
 که کدام کار افتاده گفته باشد هر که عاقل است یک شماره با اصل مطلب برسد و آنکه
 تلذذ بر قطعه منظومه است وانی که خالق همه دنیا و حکیم فعل خیر است

Marfat.com

پس این چه حکمت است که ویستاد استیلا بر رخ و بلا و فتنه و آشوب است نه خود جو این مله و ولع میکند خدا
 ملعون حیفه قول جناب سالت است زنگنه شمر محض حساست آن حکیم از درین نکته حکمت صفا
 یعنی برین سخن نهی اول خدا کنی با اینم که اگر نگذاری فهاست است با بچه عیبها تو چرا میکنی قول
 با بچه شمر محض در این محبت است این سخن اعم و عمده بنامی آدم است در سخن جناب و نصیبت چه است
 جنت برای فرود رخ بومنا بر سخن اول و دوم محبت است زان پیشات شد که اگر چو اولی
 از بی شایسته نگذاری که عبرت چندی بعدت هم اگر میکند زمین عجب غرور و مصیبت که بر سخوت
 اندم لطف شد که ترا اول درین یک اهل کبر رساند چه حسرت است این خبر که ترست که در عین غمگی
 اکثر بر آورده و جان رسد نصرت در رفتنش تحسرو در حال پوشش بر خطه خوف سر و قمار از جفا
 زین جمله نیز قطع نظر خویش و اوقات هر یک فکر کشتن بود در عداوت کبر نفس است بجدات و
 است عابر که چشم اجاست و بر بودن و نبودن در صورت و زنی کس نیست حال این از قبالت
 چون بر بلایجات نماند هیچ حال لیکن بطریق نامش فضا است زان بیشتر که او بگذارد تو خود گذار
 و زنده بخوا که تو که در آن محبت است یکدیگر حسرت بل و ترست هزار تکوی طعنه با همه از روی عیب
 اش می عجب خود عیبش کنی شما باز می گیر که نگذاری صفت است القصه هر گاه ابله سخن با بنجا
 رسانید روح غافل را که در سر سخن عقیدتی و ارادتی و انتهای قضیحتی و عبرتی می فرود گفت که منضمون
 این قطعه سر می عیب نکته غریب یافته و عقده عظیم بدولت پیرو مرشد امر و زیدت صلوات الله
 یک حیرت و عجب بهمین باقی مانده است که آن از آن مطلق ضامن و کفیل از زاق تمام دواب عموماً
 نوع بشر خصوصاً بالاتفاق بوده است و هاجها و عده با تقدیم در کتاب مجید فرموده است و ما
 من دابة فی الارض الا نعبد الله و نطلبها و کانی من دابة لا یحیل الله علیها
 یزنها و ایاکم و هل من خلق غیر الله یزکم و الله یزها و ایاکم و نحن

Marfat.com

و فی السماء رزقکم و ما تعدون یا ایکن توفیق و عدو لکم و تقسیم کرده میفرماید خود را
 السماء و الارض انه حق مثل ما انکم تطفون علی نهار با طلب دعا و سوال از خدا
 چه قدر تاکیدات بقریب و اورد که و استلوا الله من فضله و انکم من کل
 ما سألتموه و ادعوانی استجب لکم و اجیب دعوی الذاع اذا دعان
 و امن تجیب المضطر اذا دعاه انما یجیب دعوی الذاع تقسیم و حکم سوال و طلبت

که طلب بجز موعود و موثقه و اوست عالمی حیران بریشان سوالات بدرگاه او چها چها که می
 باز میخان نماندیه محتاج اگر بجز موعود و موثقه که در تقسیم را در موعود انهم معاذ الله کافر و در موعود
 باور کنیم چگونه باور کنیم که همه خلاف آن می بینیم فقط بجز موعود گفت که این نکته از انهم بارگه و بارگه
 پرسیدی البته در باوی النظر مایه تحمیر بلکه بالنظر سالکان است تصریح انهم که پس در است
 بجز سوال تو ترود با در خواطر سامعان پیدا میکنی لاجرم بر ارفع ترود سامعان یک قطعه منظومه
 می خواهم هر کردی و اوردی سخن با سالی میرسد قطعه منظومه در بیان چه علم قبول دعا و طلب

ضعف توکل

بهر سائلین اینک که فلاحتی گفت
 استجب و عذایک با تصمیم
 کافر می شرک بدین و در رفیق
 فتنه و وزوی و ناداری تا راج غنیم
 با چند عذر و موانع که حکایت یقین
 نه موانع تخلف بود عهد قدیم
 بازا الزام بر او اگر نه خود به هم

آنکه داده است برین طلبین جانانم
 خود چه سالی و سولم کنان چشم
 بازگر برین هم او ندید یعنی
 که بوانع بجز شوشن بود و خطره و هم
 عذرو انکار و فریب و غل و لطف
 نقد و موجود بود که شیار من در روم
 نه ای تو فقط با بل تو اثر خلف
 مگر انصافین است بر عقل سلیم

طلب که نپذیرد بجز خداوند
 آنکه خود طلب کند و ادا شود
 بان گرفتار است هم بجز خداوند
 حیل و تدبیر و غل و غل
 و آنکه داد ان هم عذر و هم رفیق
 و ای سالی که چون عهد دارم سلیم
 گنه هر چه باشد چون عهد دارم سلیم

گزینند و کمال تصویر بر تصویر کشیدیم
 هرگز است چنانکه تو کلین و
 بی طلبید هر دو از بهر فضل
 مثل آن قصبه چون خیر که تمکیدی
 بی شقت سوز غیب من هم
 معنی من تیوت گنج شادان
 زبون کجاست آنوقت خودم
 مگر اینکه تو کلین و سهل ظهیر
 ناید از بنده بخیر فضل خود در هم
 پیر تر ویر که این سخن تمام کرد روح را که در سخن فایده ویتی تمام حاصل میشد عقل هم هر سخن تسلیم
 بقول می سخید باز روح به تحریک عقل دست بسته التماس کرد که ای سر پدایت آنچه گفتی در رفتی تر و خاطر
 من عقلا و نقلاً باطنیان بل کردی الا اگر گزانی طبع و منع خراشی نباشد قطعه اول از ظهیر که در وجود نیاید
 مینماید در ضمن آن یک تر و تازه عارض شده است اگر خاطر گرامی کران آید گزارش کرده شود
 گفت که من محض در باطنیان خاطر تو مصروف هم بر عقده که واروشه است برای کدام روز می
 چرا میسری گفت که آنچه در قطعه اول صفت نیاید سخن المومنین تعبیر کرده بدلائل مدعی ملل و موجب
 همه بجا و صریح و بدیهی است مگر زود نیست که هر گاه مومن ایمان آورد می باید که بجزای ایمان دنیا هم
 از عذابات سخن برآمده و از رخ و محنت سخن مخفی بوده با سایش تمام مسبر رود و مشرک که هنوز او شرک
 و کفر سید هر دو دنیا هم باید که بتلای عذابات باشد پس حسنت با همه کفر دنیا برای کافران حسنت
 و مایه آسایش قرار داده شد گوار خیزد و زین نباشد پیر گفت عجیب حکایت باریک نازک می پرسد
 که تو افق عقل و بجای مایه گنه کار لا اعلم ابلیس هم را که حسن ظن پیر پدایت قرار داده لاجرم
 ضمه و رافعا که این نکته را هم بدلائل نقلی و عقلی فریفتن تو نموده تر و خاطر باطنیان مل
 کنم اندکی بگویش عقل شنیده نقل مانی که درین خصوص هم قطعه از ظهیر مگر امی سیا و آمد باید شنید
 و عقل تو آن سخن قطعه از ظهیر مگر امی در صفت دنیا که الدنیا سجن المؤمنین
 و جنت الکافر چه معنی دارد جو مرغی در نفس مومنین نیست ولی کافر در چون غ صحرا
 زهر مومنان نامشروع سخن زهر کافران جنت سمی است که مرغ اندر نفس التبه قید است

شکل ازادی هویدا است
 یک تکه دیگر هم درین است
 بیمار واجب شد که موی است
 درم فکر کارش مالکش است
 بوبیت کند نوعی که زیباست
 در مرغی که مانوس است خوانا
 عم صیاد و فکر دانه اورا است
 بدج کوشتن صید اسیرش
 در دنیا خطری خوف عقی است
 بین جیحی صحر اگر کنی تید
 بعینه حال او چون مرغ گویا است
 شیطا آن که در هر حال اصری است
 نو خود بنگر کزین بر وجه اولی است

ازین اکثر صائب و منان است
 که راحت در قفس هم مونسان است
 خور و پوشش منما محتاج بهر شی
 دیگر هر گونه حفظ از شر اعدا است
 مراد در قفس هم راحت عیش
 راحت هم در انجام در انجاست
 پروباش نظر هر گونه بستند
 نه کس مانع نه بر و اگر چه پرو است
 نظیر فاقم و هم خود عیان است
 پوشد پرورده از آفت بر است
 پس اینجا اندکی غور است در کا
 جوان مرغی که هم مانوس خوانا است
 مقدم فکر ایمان ای ظمیر است
 که در هر دو جهان کار تو بالا است

نسخه که اینجا نیز است مونسان است

انقصه هر گاه پیر صورت همچو مضامین صریح را در لباس عقل بر روح جلوه داد روح که از پیشتر محو عقاید بود
 عقل هم هرگز نتواند عقل سخیده مدم بعقیدت می افزاید تا اینکه عقل تمام باشد بطبیعت و در هر دو جهان
 بر آستان ارادت نهاده خود را با جازت روح علانیه ظاهر کرده سخن در ظاهر و در باطن
 اول مرایک تری و لاحق شده بود مگر با پس از قطع کلام حضرت پیر و مرشد بر حق جبروت نشد که هر
 سخن در عدل بود اگر خلاف طبع نباشد غرض از مراد این گفت که برای کلام فرورد است که در این
 عقل گفت که در ابتدای سخن پیر و مرشد بیان فرموده بودند که هر گاه ملائک کلام فصاحت حضرت بود

گفتگو کرده اند که آنچه در قرآن مجید در آنجا آمده است که **وَلَيْسَ الْبَشَرُ بِمِثْلِهَا**
 و حکمت در پیدایش این خلقت محو حیوان نشا و نشد جز اینکه **إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ** از آن
 که بعین غیب من ملائک انفتد و فسادات و مظالم و معاصی و کفر و طغیان از خلقت بنی آدم برود و در
 شکوه افساد فی البر و آلہ بما کسبت ایدی الناس عبارت از است محتاج
 نبوده است که خود کلاماً **إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنُفٍ** میفرماید حتی که نوبت باین غایت کشید که خود
وَقَالُوا الْإِنْسَانُ أَلْفَاظٌ مِّنْ نَّبِيٍّ و چنانچه ما من ظالم و شکایات نوع بشر که ظاهر و باهرت و
 میفرماید که **أَوَلَمْ نَكْرِأَنَّ الْإِنْسَانَ أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِنْ نُطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُّبِينٌ**
 دعوی ندان کرده انار بکم **أَعْلَىٰ كَفْتِ** آنچه و شنگان و زراول می گفتند زما و اول
 بعین شاهد شد خلاف این علم ملائک قطعاً از گناه معصوم اند که **لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ**
وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ خود و صفت ملائک میفرماید باز از خلقت نوع بشر چه مصلحت و حکمت
 ظاهر شد و مفهوم معنی **إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ** چه فائده بشد طرفه تر اینکه همچو حضرت ابراهیم
 محض ترشح بشد و سجده و ملائک چنان حکم گردانید که او ستا و الملائک ابان چنان حق و طاعت
 و عبادات فقط از سجده نکردن شایان شکر محض آنقدر بر صراط تمام از پیش اند که ملعون بودی
 اگر دعوی آن اخیر کرده **وَنَخَلَقْتَنِي مِن نَّارٍ وَخَلَقْتَهُ مِن طِينٍ** گفته بود این
 بیان افعی بود خلاف واقع گفته بود باز چنان حجم و از جارا از جانب خیر جا و منصف
 او بر غضب و غالب است بجان چنان مقصود عقل نمی آید که خود از حدیث قدسی خبر میدهند سابقه
رَحْمَتِي عَلَىٰ غَضَبِي و اعلم که مرتبه رحمت و آنچه نسبت بنی آدم دید میشود محتاج بیان بود
 پس سیرت کرامت فقط مخفی مباد که عقل از آنجا که شرک است و فرست المومنین و غیر
 اول کرده و مانده عقل ترود و نمود که شاید این بر صحت ذات شریف سیرت نباشد لاجرم

سوال کرده شود که از ازل ملک هم در آن جهان باشند و با وجود تنفس از ملک هم نمی گزینند
 باشد تا اگر این ذات شریف پیر خداند فوراً از چنین سوال پرسیده از روی کلیش می افتد زیرا که روز اول از
 همین مقام رانده شده است اکنون اینقدر هم توان فهمید که همچو تعقل از عقل سلیم است این است
 نام این عقل است که در عالم ظاهراً تا انتهای شریعت شریک روح سر مومن علی قدر احوال هم بوده است
 زیرا که اگر عقل سلیم می بود و اولیوت به تعقل و تفرین چنین سوال عاقلانه و حجت قائم کردن حاجت
 فوراً احوال آغاز کرده بدین طرف گویشتیمی التفاتی نمی کرد و نه روح را با نطق رجوع شدن
 از اینجا است که آن ابلیس ملعون روح را اول بجز و سماعت تقریر نفس گفته بود که این گفتگوی عقل سلیم بوده است
 آن عقل سلیم اشانی دیگر است که ابلیس از تصور آن سلیز و کی شریک نفس الماره بوده جبر است عواذ
 میکرد و از روز اول سبزی انداخت مرتبه آن انشا الله اگر در فیضان ح القدس کار خود است و هم
 اخیر مقام شرع احمدی ظاهر خواهد شد آدم حاصل سخن هر گاه همین است المومن سخن اول
 عرض جواب بر آن بر صوت تنگ کرد ابلیس هم بجای خود سخت فرموده اند که هر چند عقل سلیم بوده است
 مگر زبور فرست چنین سوال سخت کرده است که اگر در جواب حاضر ایم برده از روی کاری افتد و اگر
 چیزی از دماغ بر آورده سخن یافته میگویم این هم فرست المومن است روح ساده بوده است که هر
 گویم آنرا صدقاً کند آخر بعدی جواب بسیار اول سخن اب ظاهراً شایع عام دست پیش کرد که از
 رازی که ملائک اسم با وجود تنفس و اصرار آگاه نکرده بر فقط انی اعلم التفات باشد انشا الله
 ضعیف البیان که هنگام این گفتگو بر صفت وجود هم نیامده بود چه آگای که از این است
 گفتگو قبل خلقت حضرت ابوالعشر با ملائک بیان کرده است علاوه عقل انسان چاره را چه باید
 که همچو اسرار الهی که ملائک هم خبر کرده اند به تعقل تواند فهمید که من عقل درین صحن تنگ است
 عالم ضروری هم بنوع بشر داده اند صفت انهم بلفظ قلیل آمده است که وما اولتکم من العلم

اولا قیلا که لا یرم با ستم که بچو اسرار الهی انسان اوم زدن بجای از پانته خود فراتر توان نهاد
 که در فضل اسرار پادشاهان مجازی سر پایا و فایز نرسد چاکه پادشاه حقیقی ای ایاز جای خودش نماند
 مع رنور مصلحت مکتب روان اند فحوظ فرست المؤمن بچواب این ستاخانه گفت که تقصیر معاف
 بچو حرف عام فرست و ح گفته شود تا بر چشمش نوامنا و صدقنا و سلنا کرده باشد عاقل رانا که جواب
 موجب عقل در نمی آید یکی سکوت تسلیم سکند لاجرم بچو جواب عامیانه بر اسکات و اقیانان لا عقل موضوع
 از قدیم است مارا جواب معقول چه دیوان پسندد کار است زیرا که او تعالی شانته بعد پیدا کردن حضرت
 ابوالبشر خود میفرماید که و علم آدم الالاسماء کلها بعد تعلیم تمام آسمانها و زمینها از ملائک سوال
 فرمود که انبتون لی باسماء هؤلاء انک لتتوصلون قین همه ملائک بعد روزی
 نام فرمود الالاعلم لنا الالاعلمتنا بر شید ملاجرم علم انسان علوم ملائک است
 بر نیست که قریه بنام زمین یوانه علوم و جهول زده اند و کار افتادگان گفته رفته اند که سزایک
 است همیشه فلک و اوند به آنچه در سر سویدی نبی آدم از پوست به ملائک هر چند بالا تر زنده مگر
 بچو ابوالبشر اند پس علم ساجد علم جو دل تواند رسید که علم انسان عالم بعلم بعلم بعلم
 بشر که اه بس است علاوه و زمره نوع بشر که این است موجود در هر صفات و کمالات و مراعات
 بالانفاس تشنی است در بچو معلوبات تشنی تر که و علمک عالم تکن تعلم آرین مقام خبریه
 حضرت پیرومشد که از قریه کاملین این است اند اگر این عقده در رینه از خیر جناب حل خواهد شد
 که از این کجا خواهد پش او چنان بادی کامل کجا خواهد یافت البین و بر که این است ملک منطبق
 هم دارد که تقاریر تقاریر سکوت خواهد کرد و سر کار که خود را هم معلوم نیست باز چه چاره عقبت
 که باین فرست منطقیانه هم که بین صحت روح رنگی در پیدا کرده است پیش نمی توانم بردن شود
 که برده از روی کارم همین جاد بر نثرال اول سافند ناگزیر خرابین چاره ندید که سلسله سخن برگردانیده بر

از زندگفت که چه ضرورتی که نفس بشر را جمیع اسرار الهی تمام نگاه کرد و با شکر از آن
نیاید برای آن ذات خاص خاص است که همه علوم اولین و آخرین با کان با کون انجامست
نفس هر منج دانده نه هر که چهره بر افروخت لبری اند نه هر که آینه سازد سکت بری اند
خز تو هم بنده از همین امت مرحومه بوده چه ازین از آگاه نموده من هم که از ادنی ترین بندگانیم
نه درین راز است که اعلم لنا الا ما علمتنا بنای سخن که از تیر لقمه سگ نفس بر سلسله سخن
بدین رازی شد که ام مقدمه و رو بکار بدین ابی متعلق نبوده است که اگر جوابی بگزاریم تقدیم
بر هم شود و آنهم که سخنی در ذیل سخن بود برین که ام امر موقوف ملتوی است که بدون حل شدن این جمله
که امر زوی بالفعل نیست بلکه ازلی است کارش لم ی و چه ضرورتی که جواب سخن دوم بر خاطر باشد
یون از اسرار ازلی است در کتاب سابق به خوا باشد اگر به خاطر کسی را بکار کشاد و باشد غایت که
بیرون نباشد لاجرم جواب تمام صحبت دیگر موقوف داشته باشد بر اندان سگ نفس که بلائی باشد
مقدم تر باید داشت عقل که اندکی منته و بهوش باشد تفهیش کار داده بود بخاطر اندک شد که سخن
که هر گاه سخن از عالم قدس عالم علوی می آید بر فرد او مطالبه کتاب می اندازد و فکر لغو سگ نفس
سخنش بر سجد بود بیچگاه از دلش نمی رود و از هر طرف سخن برگردانیده همین سگ نفس زوم می آید و از
این گاه بوده باشد و این طرف شیخ بخدا هم گوش ستاده شد که در چشم و آرزوست عالم قدس
دیگر دید لاجرم مقاصد می رفت جز این را می ندید که با طائف البیانی با سخن بر وقت دیگر از آن
صحبت دیگری نماید و صیب بدام آمده می برگشت که سلسله سخن را گشت یافت و گفت
طول صحبت در اکثر اوقات ما و شما خارج افق شد خیر در صحبت آینه اگر از آن است
باقی مانده انشاء الله عمل خواهد شد چه ضرورتی که پیش صحبت اول من مقدمه یا از اول
یکدم حل شود عمری با یکدیگر یار یکدیگر بخیر حال باقی صحبت باقی بماند که در کتاب

آنچه گفته است که بر صلی است بود بر خاسته نیت تحریر عجم زور است و روح عقل
 بخاطر منزلت به تیره وضو و نماز حضرت شد بعد فراغت ظهیرین مغربین روح و عقل با هم سخن
 اول عقل گفت که باری حضرت روح این چه صاحب چگونه یافتند روح همان حرف خیر نفس گفت
 که بظاہر عیب نمی بینم و در باطن عیب ندیدم هر گز اجامه پارسا یعنی پارسا دان و نیکو
 خلق ^{مذکور} خیرا حرفی خلاف شریعت و عقل از زبان او نشنیدم چه ضرورت که گمان
 برده عقیده خود را فاسد کنم و مرد باید که گیرد اندر گوش و بر شست پذیرد و یار باربی
 عقل تو گو که آن پیر مرد چگونه یافتی عقل گفت ای بسا ابله ای تو م روی هست پس بهرستی
 نباید داد دست به خدا خیر کند ما را ازین بزرگ بی صورت اینقدر خوف نیست که از دیدن خوش غلافی
 و خوش عقیدگی حضرت روح خوف آید اول همین ترود و تفرس در دلمه طجان داشت که آخر سایه
 ویران در شهر افتاده از چندین جزایره گزین اختصاص همین مسجدیت در مقام ترک دنیا و زایه کرد
 که گوشه تنهایی باید چه جا که گوشه های تنهایی که بسیار خالی افتاده باشد گذاشته خاصه چنان مقام
 که شخصی از پیشتر در آنجا زایه گزین است گوشه گرفتن معنی داشت و درین جا هم گنج مخفی از نظر
 بوده اند خاصه مقامی که از گوشه نظر حضرت روح پوشید باشد مصلی شریفی چنان مسجد
 که از مدتها خالی افتاده بود از پیشتر برای آمدن این مسجد ممانع بود که بحال مع انچه قدم زود
 ما شمار اندو او روح و تقوی می دهند خدا خیر کند و بزیر دلش مع کند با دارند در از دست بی این
 استینان بنین به شعر مهندی برین مقام خوش یاد آمد که چشم و دهن زلف خط و خال است
 بهر کسی بود تو خدا کام نه والی روح گفت که در زور تقریر و سعت بسیار هر که چشم انکار نمی بران
 حیث فوج از قرآن عقلی نسبت آن بر آورده عقیده فاسد و مبتلای غیبت میتوان شد و العکس
 بقول میر عیب در هر که هست از بی اوست عیب بینی از تو بود و محبوب با اینمه که از

فیاسات و ماغی بدگمانیها گفتی ماری کدام اعتراض گرفت تا این است که با او در این
 نشیند و خاطر قبول کند عقل گفت که چنانکه تصور فساد عقیده و نسبت من منم را نیز در میان خود
 عقیده کی حضرت روح زیاده تر مایه تر و دوهاست آنکه سوای فیاسات و قرآن عقلی اعتراض گرفت تا این
 استفسار است زیاده ازین چه خواهد بود که از ابتدای صحبت در سخن و هر حکایت حضرت بهر
 تمهید سعادت جانب نفس و فکر بدترین سگ بود و آخر ما این چه تصوم می آید و لقمه این سگ که از
 حلال وقت طلبت باز بجز حرام کجا پهلوی این سخن می نشیند پس زیاده برین که ام شناسخت تا
 خواهد بود روح گفت هر چند مضمون و بار یک گفتی مگر اینهم از احتمال فاسی و بدگمانی مشت مشت
 بر قدر که فکر و غور کرده شود هزاران پهلوی توان بر آورد همین کلمات امروزه حضرت اگر تکرار
 بچانه صیبات صبر به نظر کرده شود چه قدر مذکور و فصیح و موافق و پسند و مندرج عبادت انداجم
 بنظر انکار بدگمانی و شوق تقیر سخن بر روی بدالزام نصفانه بیان با یکدیگر که دیوان پسند باشد
 عقل گفت که قول من هر چه از فیاس قرآن صحیح خواهد بود و عمل بر انکار بدگمانی و شوق تقیر است بار
 حضرت هر چه بنماید همان میگفت تا هم که او گریه و خجالت می نمود حضرت روح هم هر چه
 فرمائی رواست به اینهم و هر شد بر حق عارف کاملی مطلق صاحب رشاد و هدایت گامی عالم
 نوده و نخواهد بود از کرامات شیخ ما چه بگردد شایسته گفت بار انت با من حضرت
 روح اکنون خوش شدند که تعریف میشد خود بدولت جهان گفته و او هم روح گفت بر من
 سگ ویم و تو چیزی می گیری نمی من بطور خود مشوره و امضلاح از تو سخن می گویم و هر چه
 توصیت و تو بطور مدعی مدعا علیه خواهد بودی آمده شوق منطلق می کنی اگر و حقیقت آن میرود
 که تو میگوئی ما را با وجه قرابت و چه عزیز و اریست که خواهی خواهی طرفداری او کرده باشم من با
 از تو علانیه شکر و بر نعمت من او بوده ام تا دیگران فریب نخورند لاجرم اول بر او عکس تا در خانه

حجت الزام فاکم کرده برده از روی کارشناسان انداختن خوش است تا نگویید که در چو فقرای و بیچارگان
 هم این نفسانیتهاست که یکدیگر را دیدن نمیتواند و عقل گفت که اگر خدای ارشاد است مگر کون
 که برده و سبب او بدون امتحان شوند یا برده از روی کارشناسان انداخته دلیل و خوار و بد کنند
 او فداوه باشد صریح مرجع می کند بسیار خلقت نیک اندر بد و جهان با فداوه است مگر قاضی با حجت
 یا حاکم شهر نموده ام که امتحان کرده تا در خانه رسانیده باشم مثل این نیست که نافرمانی مریود است
 او شوم روح گفت سخن معقول در دست گفتی مریود که من شوم مگر نظوری که اولی نه برود خدیش و امتحان
 ضرورت تا حرجی نقصانی نیست عقل گفت که پرچار شما شدیم یعنی با زمانه وقت پیش نظر او و خدای
 مگر تلاش کرده بر سیره بودم که ملائک است اعم از آن از آگاه کرده اند اگر این سر صبا همان سر خندانند که
 گمان برده ام فوراً گریزی کنند و سپری اندازند و اگر از صاحبان نبی و م اندما البته جوانی معقول
 و نشین سخن اینند گفت بهر و حال حال معلوم خواهد شد و دیدند که در جواب این از چه قدر اول میگرد
 سخن باهلولی گزیده از هر سو بر همان لقمه سنگ کفش فرمی آوردند تا اینکه عجله سنگی وقت نماز تحریه
 نیت نماز عصر استند که حال و فضا هم کسی هم نیست روح گفت که بنور جهان سرشته سخن بدستور داد
 است چگونه برمی روی بروی با اعلان بنسبت است که گنجایش سخن باقی مانده باشد در صحبت آینده
 همچنان این اختیار حاصل است که خود در آن صحبت تمام این سخن صحبت آینده ملتوی مانده است مگر
 این باید گفت که اگر شاید در کتب دیده یا از کسی رسید یا خود فکر و غور بجای برده جواب تمام داد و مفهوم
 این اعلم و بهر نشین نبود در آن حال که ترا تردی در عقیدت آن سر مرد باقی نخواهد ماند عقل گفت
 سر این کار بجواب معقول عاقل پسند و نشین مریود کند و عقل هم در می آید البته مقام تر و باقی نمی ماند
 تا وقتیکه بر لایق این است که مریود است بیع باید شد روح گفت که باری سخن در این عقده حل
 عقل گفت که چند آن حال بی زیاده البته اما از وقت خود نباید کرد تا ماندند که هر دو شرک شده محض بر

Marfat.com

جان و مناظره آمده اند خیزد روز تجال و مخالطه شرط است و نسبت کلام صحبت تمام است
 می تیج کرده ابتدای سخن کرده آید تا نماند که محض برای این آمده اند این حرف عاقلانه که البته
 و یوان پسندید و روح هم پسندید و همین کرد او حسب توری عبادت و حفظ اوقات خود
 ند و مرتبه نفس کشی اعم تر می داد فقط اینطور که میان روح و عقل جان صحبت و آفت خود
 زار یافت انظرف حال آن فرزت شنیدیت که بجای خود بجواب سوال ایشان صراحت کرد که
 بکته درایی اعلا و صحبت در کتب متقدیم که همه وراق گردانیده او بود خود میدست که کسی
 و ادحی فی نوشته و خبر می نداده که آنچه او تعالی فرستدگان هم با وجود استغناء آنها گفته
 را در آن سخن کردن فکر و غور بجای بردن معنی بی حاصلست موزر حاصلت کتب در آن اندیشه
 خیال که از سابقین بکتری ازین مقام مرصحت کرده و چنان خیال شاید خاطر سابقین نماند که ملک
 در حقیقت معنی جانب مقابل مانع خلقت او و عالم السلام صریح بود و چنانکه ازین کتب آنگاه که
 میشود و نوع بشر محض ای برداشتن این امانت سد کرده اند که میفرماید ان الله عز وجل
الْاِمَانَةَ عَلَى السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَلْبَسْنََهَا وَاثْقَلْنَ مِنْهَا
وَجَعَلَهَا اِلْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا ماریون آن بارگاه که بر اختصار
 جد است چه عجب که برای کسی از متاخرین گننام کس میرس بی هیچ محض این چه معنی است
 هر که در نظر آدمیان دلیل بود نظر او غریز تر از انجاست که رفته رفته نظرش بر کتاب
 و اسرار و لجدی افتاد و دید که کتاب ظمیر الایمان کتابی سوطا است که
 مصنف وارد شده اند معلوم است و آنرا مصنفش نه بر فقط واردات قلب خود انکار کرده
 چه من وجه قلب من که واردات آن اعتبار می داشته باشد بلکه بنا بر تصدیق بر واردات خود
 شهاب روز آورده بنا جات نیم شی از کتاب مجید است و در آنجا نوشته و هم لایق

عقلی شباهه ای همین انموده که کسی اجمال بخار نقل و عقلا باقی نگذاشته خصوصاً در مقام دوم
از منزل اول و دوم و سوم از منزل پنجم عجب سبب از ازاکن نکات باریک و
مصلحت و حکمت های الهی که در پیدا کردن انار و با سوره حکم به بدیهی کنی و جهت و اذن الملیس برای
اعواد و وجه ما خود کردن انشان اجزای و بیگناه برین غم که نفس و الملیس است توضیح تمام است شباهت و اگر
قرآن بیان چه و معتقون انموده است که برل می نشیند عقل هم قبول میکند الملیس که بدین سبب
جواب سوره عقل بسیار مایه سخن هم رسید ثبوت جواب فرود مگر چون فی الجمله مبرس و احتمال طول
درین مقام بود هم در ان ضمایم شرط لاهل و حال و لغیره حل هم مندرج بود و هم
اکثر دایم ای الملیس ان واضح تر شرح بود تا کسی ان فریث اندتا ای شکل در راه در آمد شیطانی و لفظ
بشر و دخل و تسلط او بر نفس بشر شیطانی نموده و نشان داده است تا هر که خواهد دید و عقل خود سنجی کند
اجال نکات شباهتی مانند بخت الملیس است مساک برین کتاب است نشد که مفیده عاود و تکلام عقل
و مثالی در عالم الملیس و مگر بعضی مقامات بکار آمد برای معقول کردن محفوظ داشت که بجای خود در مقام ساخته
با عقل شرح داده خواهد شد انشاء الله تعالی بالفعل که الملیس است که سر ای اعلم ما لا تعلم
لی اعتبار در حیران کرده بود تا انکه نظرش بر دیباچه و مقدمه کتاب بر او جاری افتاد در ان کتاب اکثر
از رو نکات عجائب که نظرش در آمد در خود نماند و بعد مدت اکثر مضامین فراموش گشته بود و منطوقش که
منظومش نمانده بود یادش آمد و اسحق اگر غلط نکنم بعضی اسرار و مضامین در کتاب مذکور خصوصاً بیاید
بچنان من شد که غالباً بخیر لوج محفوظ بر خاطر هیچیک از نوع بشر وارد نشده باشد حصه مصنف همین کتاب
بود شاید مصنف همین عهد در آمده ماش استرا و اجد کرد از آن جمله که به بتدای کتاب حسب دستور
بسم الله که مرقوم است بک بحره بسم الله عریب در نظم نوشت است که البته اگر دعوی کرده شود که
منظوم محفوظ جایی بگرخواهد بود دعوی راجح آید زیرا که هیچ جا و هیچ کتاب رسل تا خلف غالب که

یکدیگر و شنید و نباشد اما محاله بخروج محفوظ کجا نشان داده آید علی هذا مضمون این وقت نوشتیم
 همین یک مضمون ابفاحه و دیباچه کتب جمیع مصنفین و مؤلفین التزام داشته اند که در بیان نکات و اسرار
 مد و فیضان مبدل کل حصه هر شتر زوده است در نهی سخن که خانه شیرینش معرکه که یلما رسیده است
 همه واقعه واقعی که یلما از ابتدای صا که حضرت امام حسن علیه الصلوٰه والسلام تا آنکه معرکه که یلما
 را آیات قرآنی تطبیق داده موجه نوشته است تا اینکه بیان کار زیدیم و همراهِها نقل و جوین بود
 تا بفاش نیز بعضی از کلام الله بنده معتبر مذکور است انهم که واقعی اکثر آن نوشته شده است
 و اگر نکات حکمت اسرار الهی درین ساینده عظیم که در آن کتاب دیده شد که شرح جاننظر و راه خصوصاً احکام
 را از امتیاع سخت که مار بود موسی از خلق قوم و پشت کردن حضرت اسمعیل علیه السلام را صد مرتبه میزد
 خدی از پشت رسید و اینجاری چنین محبوب محبوب اگر شوار عرش بر نیاید چه بگویند
 که هم شد درین چه راز و آنچه اسرار الهی در آن کتاب بنظر در آمد و در آن کتاب
 عظمت و عا و عز و توحید آن خاتمه سخن بر حضرت اسمعیل علیه السلام بیان می شود
 غلامان اینجانب جرمی آید علی زید و مقام لغت همه سر با آن حضرت علی علیه السلام موسی از
 صفت هر چه خصوصاً اعلی الترتیب یک یک کلام الله نشان داده است و در ضمن آن
 اسرار که از آیات قرآنی شرح داده است اتفاق از دیدن این خصوصاً و ثمرات
 در و در بلفظ که اصابت علی ابراهیم انکه مضمون
 علیه و لم یض کریمه انک و ملکک یصلون علی السلام
 و این کتاب دیده شد که بزل اثری کند جایی که از این کتاب در هر کجا که
 صلی الله علیه و سلم آمده است که عملیت علی بن ابی طالب و علی بن ابی طالب است
 ابراهیم با این لفظ که مفهوم از تقدیم و حجان یافتن شیوه و التبیان

که همچو نکات و اسرار بسیار در کتاب مذکور است که اسم با سنی بلغظ اسرار و احدی است از اجملیه اسرار
 مایه المقصودیم و در کتاب مذکور نظر بجا آورند و آید که چون به یابنده بگردد بپسندید لعلی تفریحی است از آن
 بشرح و بسط تمام بطور سوال و جواب بصورت نظم در کتاب مذکور و دید هر چند مال مفهومی است خلاصه
 او بود که جز از قبول تو بهی آدم و عدم قبول تو پیش می آید و اگر بالفعل سر است که بقایه فرست
 المؤمن برای معقول کردن عقل منطقی جواب حجت معقول است در آمد بجای خود بسیار خوش
 که همین یک سخن روح و عقل منطقی هر دو مطیع خود میکنند و ندانست که اثر کار مایه نجات و غلبه و حجاب
 عقل روح نیز همین یک سخن خواهد بود و غرض که شیطان بدین شطهار قومی ل شده برسد
 ضلالت مردم و مطلق است انتظار روح و عقل میکند اینجا که بیان روح و عقل مشوره معالطه حجاب
 قرار یافته بود بدینجهت که تفرقه چند در ضرورت و افتاد و انطرف آن پیروان است متطهر است و کونفس مار
 به تبدیل ظاهر خود و رسانیدن همه صلاح و مشوره قرار داد روح و عقل را نشان داد که بعد معالطه حجاب
 است کار حقیقت و مریدی روح و عقل جواب همان یک سخن منحصر شده است که اگر سیرانی اعلم
 بیان کرده و بدیدیم و الا تروید بعد رسانیدن اینخ نفس گفت که تو بمن ارازم میدادی که
 عقل سلیم نبود است این را سیر کردن قدر کار دارد که همه عقلای فلاسفه و حجتیان منطقی محاکوم سیرانند
 کجا میروند آخر دیدی که همین عقل منطقی ترا چگونه عاجز کرد و انطرف روح را جدا بر نفس شهبان فتح ارادت
 ازین جناب اسخ کرده است که همینجهت تفرقه چند در و مشوره قرار داده است الاروح که در حقیقت سلیم
 الطبع واقع شده است همین محو حقیقت اینجناب بود اکنون دخل و تسلط من ان صیدم خورده
 در صورت همچو نفس شهبان چگونه متصور خصوصاً از وقتیکه مضمون قطعات طلبی در باب همچو دنیا
 مرتبه توکل ازینجا شنیده رفتند از زیاد تر بر بیانیت که لبسته نفس نفوراند چگونه و بکدام راه دخل
 تصرف من در دنیا مقام متصور است بل پس بخنده در آمد که ای نفس پلید عجب احمق و مجهول هستی

اول بهمان شارع عام قدیم بود که نامش گندم است چه کم است و هم اکنون که مژده مغا لط چند روز که در زمین که
 در همین مهلت چند روز چند طرق متعده و هم و هموار برای تو بهیامی کنم که عقل و روح استقبال کرده بر چشم ترا
 می گیرند انوار است من بجایم رود که روح ساو عقل همین منطقی جهل است که تا شریعت ظاهر است
 باری انچه که عقل سلیم نموده است این جهل مرکب حتی که از غلامان ماست در حال بدست است
 فقط عرض کنم نفس به چو دگر می باشد مستظهر بود بکار خود مامور و مصروف شد و این طرف حضرت ذات شریف
 مهلت چند روزه یافت و امی اگر گستره تمام خلایق عوام ضعیف اعتقاد که پیشتر دیدن بود تقوی عقیدتی
 بحضرت روح داشتند هر گاه چنین بود حضرت روح و طول صحبت آن روزه جانب این است سر
 و دیدند همه با یکبارگی بر همین همان ضلالت نشان چنین راوت نهادند و بیچاره که شریعت بود استدلالت
 عام فریب که اکثر مکاران دنیا هم میکنند و تبصریح آن سخن در از ترمی شود و نیز تخلیق نمودن آغاز کرد باز
 چه پرسیدن است که از هر طرف رجوعات کند و نیاز و تحایف جاری شد و سهام طعام و
 نوا که احدی نیست چند خخته کاغذ از آبجوش عرق حب السلاطین که سهل آقوی است کرده و خشک نموده
 پیش خویش و تکرده نهاد چند تا بنجره های گلی از خانه کاسه گران کرد و پیش بهمان مسجد خانه نهادند بنام
 و خریداری طلب کرده اندون آنها اندکی از سفیده کاشغری که بیشتر حل کرده و آهسته بود انداخته هر
 چند با گردانیده جذب سفیده نموده ناپسند کوچک و نمودند و کرده بر بند ضلالت مشغول و طیفه برای
 فایع نشست هر مریض که باستعلاج آن بعضی تعویز بر بهمان کاغذ مسهل نوشته و کرده اند که
 در آنک چهل کرده بنوشند چند تاوست اجابت خواهند شد همان وقت با دفع و صحت حاصل خواهد شد اصل
 که موقوف وقت است مجرد اجزای اهل مرتبه عقیدت اند تحایف ندوزند شروع شد همچنان کسی را که
 اندکی آسای فریب بد گفت که آن بنجره آب تار سب از خانه کلان تازہ پر کرده بسیار لامحال که از جهان بگذرد
 مصنوعی خالی نخواهد بود که خانه کاسه که فریب گذاشته دور چرخ کسی اهد وقت همین آب در آمد و دو سه با

این جنات شریف از حرکت بهم دادند و هنگام آب و روغن در راه هم فی الجمله گمان کرده باشند که این
بصورت شیر سفید نمایان شد و تا رسیدن خانه بیرون هم نگاه داشت باز مرتبه عقیدت آمدنی را چه رسید
که آب زرد هم داون پر شیر شد سوئی این بسیار در برای شش سرد بود یا درین صوره متعارف اند که اندکی از
در کتاب طبر الایمان هم بیاجمی و شرح داده اند انهم تازه ملاحظه این نیز مبالغه بود و عمدتاً درین زمان
و مایه و فوراً عموماً و عوام و کثرت آمدنی و مایه گرفتاری روح و عقل است که هر کس که چیزی از زبان او ندر
از اقسام ماکولات خواه بلبوسات خواه نقد چیزی آورد پس ضلالت رو بر اقبه چشم ننداره کرده بر زبان اند که با
عیب شمی پوشاک و غم خوردن خج راک ما و با الهی خدای مار و چون هر دو کردن خلافت سست و مایه
و شکنی مهدی است انداخته قبول که همچنان جنبه از طرف ما آن بزرگ پاک عقیدت که در گوشه
فلان طرف پیشتر از من با ترا گزیده اند بطور هدیه باید رسانید و اگر کدام کسی بی نقد می آورد
از طرفت و برگردانید و با ستفنامی تمام بر زبان میرفت که ای مکار دنیا عبارت از است از آن که سینه
صلی الله علیه وسلم ترا طلاق ماین داده است و حیفه و ملعون گفته است من فریجی که نیکم و
دست درین جن جنک گذار خود و بگو چون ترا نگهدارم که بر اید ز منتت کارم و ای که بدون
رفتار بخاری بر منی آید و خود منی بیکار محض نه خوردنی نه نوشیدنی پوشیدنی قبول طهر
نامم که اگر است خود زیار که تا میرد و از دست بر نه آید کار کار کجی که است کار جا و اگر از راه
باز است کار خودم هر ش می خورد و سخن که بعد از بچو کلمات بچو شکایات نیام زبان بر ضلالت
سودا که شاه از راه چیست کمال عقیدت و ثابت و عاصی او کار او کار گزینش قبول که از طرفت من
بفلاں بزرگ که زویک او یه گزین سابق نشسته اند جنبه باید رسانید که تبرک فقر است بزرگ اول
که اقسام طعم و علویهای تر و صوره جارت و فوا که بان بزرگ هدایا می رسید مراد از روح است
بزرگ ثانی مرسل الهیه تبرکات تقدی با عفاطه منطبق و نفس از پیشتر بهین کار را مورد توجه من صرف

و همچنین رسم تها و اتحا با که چند روز علی الاضمال درین ایام فطرت کینه شود و اگر در این ایام
 بود جاری اندوز بر و بسبب هجوم و غلبه عقدا و خلافتی افرود انصاف است و در آن وقت که در این ایام
 علائق و رجوع ماده عقل و روح شده باشد و راه موردی نفس که بیشتر همین از کندم بود و اکنون است
 لذا این نفسانی بسیار طرق و مشاوع و مع و هموار گشت پیر ضلالت پیدا شدند و نه گرفتن بر ایام و
 و ترک با کولات مباح و شرع هم منع نیست بلکه در بدیه و ترک لذات ممنوع است که در اصل بهای نیست
 بدین وجه عقل و روح را بگیرند بدایمی هر سله پیر ضلالت استعمال و تصرف آن تا باطن نشد که در اصل
 درین حالت اکثر زمان هم که ضعیف الاعتقاد و اصل حلیت افع اندکی شبیه هر شرم گوید و اندوز
 تسکانه می آورد و باشند از زمان هم بی شبیه سانیدی ندوز و بدایا اشاره پیر همان است که در این
 میرفته باشند در همین صورتها بر عقل حایه چه باید آورد و بهینان هم درین ایام و این بحالت
 و پناه جسته اند که **وَمَا أَبْرَىٰ نَفْسِي إِلَّا النَّفْسَ لِمَا كَانَتْ تَشْتَهُ** از این سخن در زمان
 یوسف علیه السلام خود او و تعالی خبر میدهم که مختص است با پیر عقل و لغو با شیخ بود و این
 کرد که با حضرت روح این صورت متفاوتی بر والی و طبعی و تصنع و یا منی باشد البته در زمان کسی
 معاذ الله از مرجع غلطی افع شده بود که همین در بزرگ کج طاعت علیانه در پیوسته بودم کنین را و اشکار
 بعد از آن قدم با یدرت غلط کردم که نفسا و عقبت و تو هم ناقص خود نشود و مغالطه نماید و او
 برکت فیوض همین لی بر حق محروم ماندم و نفس را که دخل و تصرف ظاهر و باطن کنین را طاعت
 نقاض مایه ای نفسانی و شود و انرا که تو بهمان داده باشد و ایام مغالطه مختص است در این ایام
 و نه است با سر بر بار اسانات و حجاب غیر با نسوی ایام خالی چند پیر ضلالت ملاحظه شد
 این طرف تا دیر از حالت استغراق و تنوعی مانع حاصل نموده و در آنست که خیال بود و آنرا
 زمانه در آنکه از حالت مکرر و صحو آمدند و صحبت از عوام برده اند و در این وقت غلبت ایام

Marfat.com

در دیده بگردانید پیر نالغ که فکر کار و گرو داشت و مهید سخن را بی بر لقمه سنگ گفتن محبت می نمود این اشیا
 عالی اثری اگر بر روح کرده و ذوق عبادتش افزود اندا آن نالغ سخن بر در و گزود تا هسته است
 روح را ازین انابت خشت بر آورده بجانب گرا آورده رجوع مطلب کند تا بدیر لقمه سنگ گفتن بعمل آرد
 بدین اراده ذکر عشق و عقل صفات عشق مجازی و حقیقی و تعریف عقل سلیم و غیر سلیم میان آن آوردن
 وادی آورده چنانکه است تا بدیر و سخن مجاز نماید در سخن که طنز و کنایه جانب عقل هم بوده اوم
 بهمتن گوش بود اصل مطلب و دل عقل این بود که بکدام تمهید افتاد سخن بدان مقام شد تا کشف
 این آنگاه کرده شود و مگر شرح چنین سوال بی پرده از طرف خودش جز نت نمی شد که شاید تصور است
 آن مدوره بر خاطر صاحب گران آید و این فریاد هم که از پیشتر جواب تمام از کتاب اشک و لاجد
 بجای خود مشخص کرده بود مگر از خود ابتداء همین بود بدین خیال مصلحت ندیدمانند که از پیشتر در
 دیده یاد کرده است بریل نموده مضائقه ندارد تا اینکه در ذیل صفات عشق حقیقی مجاز بر زبان براند
 که بسیارین بر ذوق عشق حقیقی مجازی سخن گندم است و بس و ح گفت که این معما چه معنی دارد پیر گفت
 که این غایت شریف است دوم را از بهشت بر آورده و در دنیا فساد کرده عشق مجازی که در حقیقت عشق
 است که از دور آخر تک این عشق حقیقی می رسد بقبول طهر که باعث عشق حقیقی و مجازی گندم است
 یک خوردن یک خوردن عجب این مردم است نه در بهشت که همه فواکه از انگور و خرما می خوردند
 که حق محمود و محمد بود که انکار من خیر گنده للشارین عبارت از است بر اجدام که
 ازین تمهید است تمناع نبوده است بلکه و کلامنا غدا لحيث شئت ما اوه است
 بخلاف گندم که صریحاً تقریباً هذه الشجرة آمده است و منخری خوردنش هم آنچه اولیای یافته
 ظاهر و باهر است با این همه مقامی نه مانع بالعکس این گندم را بنیاد و مرابمی خوردند آب انگور را حرام
 می گویند چنانچه شاعری می گوید که هست لا تقرانی گندم نه آب انگور را که منع نمود

برین العنب کلامها بر خلد حیث ششما فرود می آید و نامش
 عقل نداری شرب هم است یا گنیم بقول شاعری که **ه** نان مخور گزاهم می خور
 بجهتیت به آنچه گنیم کرد با آدم شراب بخاک کرده و دیگری از زمین مقام به جهان گوید
 ندانم هر گندم منع شد با باوه صهبان که کجا لافش با آمد کجا آمد کلامها به انصاف که
 را آن بلعون بعد اینقدر تجلیل بیان کلمات حقائق و معارف رفاه و القای کلمات
 اراوت خود و تقدیم پایای متواتر و چنان در مقام ارشاد و هدایت بیان کرد عقل که گفت
 صریح ازین آیات صاف پیداست که نزدیک گنیم نباید رفت و برای الگو و اسباب الکتی
 منع نامه است معلوم میشود که اینهمه تصرف شیطان است که در پرده شمشیر و ضلالت
 آیه کلام آمد گنیم را اجازت داده و آب انکور اشع کرده است که عقل می باید انکور
 باشد و آبش خوردن گنا و کبیر گنا بشنید و شد که شکر خورد و سوزن شکر خورد که هر دو
 را هم که تقاضای نفس و غالی بود این مضمون که عقل طایفه فریب بود و بیان کرد
 این انسون کجا کرده رفت زیاده درین کید و مسالعه نماید کرد و تا شایسته
 نشود و بر آن عقل در ملاقات و ان کروتم لقمه سنگ نفس که مکر در کثرین بیان
 و ابلیس اخیر عقیده تهای عقل بیشتر بواسطه نفس سید بود و لذا از جانب طایفه انکور
 رافارغ کرده ماده روح و عقل با ناکا و فقهایی است که خلاف سابق آیات قرآن
 خاطر خودی تر کشید جمع دیده بهین بلو که گنجایش سخن یافت و تا
 که یک کاغذهای صورت که شیطان الانس از جیبی برین آقا حرون الناس بالابر
 و تلسون انفسکه **ه** ترک نیامده آموزند و خوشترین سیم و عله اند و نوزده تحلیل
 گنیم و شرم آب انکور چه پوقوت این خود طایفه هر که ادق نم عقل بره و از دیگر سید اند که ما خد

همه حکام شرعی همین کلام است حدیث قال الله قال الرسول است یا عمل رسول که آنرا سنت نامند
 پس آنچه بخلاف قول خدا و رسول فعل بر او باشد آنرا حکم شرع قرار دادن کی بر عقل و
 شد عقل و روح را که از جنین بهیچگونگی است و ندید و با اتفاق رسیدند که آبا سواد مقدم بر حکم است
 که البته صریح خلاف عقل و خلاف معنی آیه کلام است مگر در کلام احکام که هم فقها طایفه است
 کرده اند آن ملعون گفت که در یک حکم می بری بلکه همه حکام خلاف کلام است جاری کرده باشی حاشا که
 انوار اللمعات فی تفسیر و تکرار شده اند در مشهور و مشهور است هرگز که اهل است شهرت است و تفسیر
 است قرآنی را چه می بیند صریح در کلام است توضیح تمام است که فانی که اطاب لکوه
 النساء صنتی و ثلاث و رباع یعنی کجاست که هر که خوش است شمار از زمان بود و
 چهار چهار است و جماع و در هر چهار چهار سجده می شوند در این است که کجاست صریح و کلام
 و مخصوص است و فعل حضرت علی امده و علم بر معنی که زیاد از چهار با یازده منکر بود که از آن
 با دیگر جمع بود در چنین لغت فی فعل رسول خود که هر که فقها تفسیر لغت بر حقیقت صریح کرده اند
 سجده بر چهار کجاست آنجا کرده اند اگر بر همین را انحصار است منظور خدا منی فقط لفظ الی الاربعة
 کافی بود یعنی و ثلاث و رباع چه جا داشت و رسول و چه از یازده از چهار است این حرف ظاهر است
 که روح و عقل شنیدند و عقل سخن زد بسیار متاثر شدند چنانکه کس از عین غفلت و فتنه بیرون
 عقل هم گفت که البته است و بجا ارشاد است و ما و صدقنا بلعین ملعون که اثر منصف کامل و ماده
 جوع دید بر بنام فروده گفت که کدام که ام تحریف فقها را می برسد صاف صریح بر مصحف غافل
 است که نساء که حضرت لکوه فانی لکوه فانی لکوه فانی لکوه فانی لکوه فانی لکوه فانی لکوه فانی
 یا کشت را از خود با تو عکس خواهد اول ملا خطه بود که اعطی نساء که تمام است هرگز که با نساء
 بین سخن صید و سواد این فقها را می نماند از یکدیگر با روی آیه فقط نساء که چهار

Marfat.com

زواجک یا منکو حاکمونی درین حرف هم روح و عقل بسیار غور کرده بسیار متذکر شده ایم
 سخن ظاهر فریب بود بعد ازین آن ملعون می گوید که حیلہ کلج هم همین فقهای طایفه برای عوی
 و گرفتن حصه و ترکه ایجا کرده اند تا بعد مردن مورث اعلی هم باز عدالت آنها بهم چود عاوی گران
 والا در کلام اسد فائو هن ^{و در صورت} جنات و صریح بتواتر و اوست علاوه بر گاه آنحضرت صلی
 علیه السلام مطلقه بر این با قصد ^{و در صورت} که هر چه میسر میاید بحاکم مد که ما حکام تو کویم کما قال فلما قضی لیلنا

میرا و طراز و جناتها بعد ازین همین معامه را دلیل جوانه برای جمع مومنان حجت قرار داد
 می فرماید که هر معامه برای نوات تو برای آن کرده ایم تا ذکر مومنان را در باب ارواح پس خودنگار
 حربی نباشد کما قال لیکذا یكون علی المؤمنین حرج فی اذواج ادعیهم

مفحی مساو که همچو آیات فقهای خوشامدی شیاطین الانس که اکثر مقام خوشامدی است
 و حکام عشرت دوست در آت کلام است اول و تحریف بکار برده اجازت فتوی با و اول
 اندر خسته اند برای آن از زبان لبس درین مقام ^{و او} شت تا ملا خطه گفتگان معلوم فرمایند که
 تا ویلا در آیات کلام اسد برای تبدیل حکام مجاریه شرعی بر خوشامد حکام وقت کار شیطان است
 و همچو عافی و تا ویلا ت ظاهری فریب مثل روح و عقل که حکم بر اند که پیش نهند و تزد و را بخاطر خود بنا
 فرمند که جواب هر تاویل در کلام اسد مخصوص است فقهای را سخن فی العلم نامست
 تیغ و قعی حکام شریعت تفرقه نمود و اندر اینجا برابر استلانی عقل و روح همچنین ضامین از راه

مناسب مقام بود فاهم و تدبیر آدم بر اصل سخن ما
 کلام را باین مقام رسانید پس همچنان در بیان حکام بود و در بیان
 جنبش از پیش میر کاها کرده بود که بر سر فولادهای نرم شوم و کوه از آن
 بر روی سلسله است که تیغ ماوه بخوبی دید آن نهاد خیر را که من نیست

کمالی درین نرسید و درین مقام صرف کرد که شکایت فتهای شریعت چنانکه با تمام تا و بذات معانی است
 قرآن پاک گذشته بواقعی نمود گفت که چو علی بن ابی طالب بر سبزی اتی اعلم ما لا تعلمون کی توانید
 مگر منصف کتاب سر را وجد که از صاحب الی ابان معلوم میشود و چنان باقای طبعی خود در کتاب
 بظهور یافته پس در چون استند آیات حدیث میسید عقل هم قبول کند چه عجب که همین سر بوده باشد
 که ایچو علم عند الله که علم لنا الا ما علمت لنا چون این تذکره بدون تحریک عقل روح ابتدا بود
 حکایت خود بخود از زبان آن پیر منور برآه خود ظاهر که درین حال با حقیت روح و نفس کشف ضمائر
 آن پیر فروت بجای کشید باشد و همه تن گش شده عرض کرد که آیات کرامات بیان البشیر
 و اگر کلمات قدسی صفات حضرت از حالت صورت خیال باینکه ذکره صحبت از فوره مانده بود حضرت
 پیر و مرشد که روشه ضمیر اند خوب یاد داشتند باران شلوم ارشاد شود این طمس لعین که بر عم خود است
 ضمیرش نام قوی بجای گرفتاری روح و نفس میل است ندانسته بود که آخر کار همین ضمیر با حفظ
 و نجات هدایت روح و عقل خواهد بود و نفس هم آخر کار همین ضمیر است پذیرفته از قابود بر خواست
 لاجرم بر همه خود بر خود بالبدان قطعیه الاخره و الاستتمی سراید باید شنید که
 عقل و حقیقت همین عقل ظاهر از قبیل عقل معاش بود که بدلت صاحب روح فرست المومنین
 یافته بود و خود ظاهر که عقل معاش بالطبع بنده زرمی باشد چه جا که اینجا بنده زرخه بگردید و ماده روح از جا
 نجر دور بانیه بفکر قریب نفس از پیشتر رجوع بود و کفیف که چو بدایای شوخاره و تغذیه لذیذ قویه مرسله پیر
 چه قوت یا افزوده باشد نفس همچنان بکار خود و آنهاک است و با غتهای و حالی از جانب پیر غافل
 پس چو صورت با اندکی نظر معانی قطع مر قویه اول ملاحظه شود که از ابتدا مضمونش چه مایه رسیدن عقل
 و ترغیب روح و تقویت نفس و مفید دعای المیس لعین و آخر کار مایه هدایت و تاز نفس و انبیا عقل است لاجرم
 نظیر چو بار یکبار ملاحظه قطعه نواطنی در کردار و از شعر اول ملاحظه در کار فاهمو افتد بروا و

لذذوا از اسرار و اجاد قطع مضمون تازه و قدیم شرح معنی اتی اعلم ما لا تعلموا

چو محض بر عباد او ذکر و طاعت خود	ز خلق تا همه بودی خدای مقصود	فرشته سیرت بی عیب بی شکلی
نفوق سیع می نمودم خلق می فریغ	نیچو نفس که آقا ره است خود بالستو	بگر تسلط المیس هم بران از فرود
چو نفس داده و محکوم نفس هم کردت	امروز نیز محکوم نفس شد مفسد و	چگونه نفس شریکند تواند رست
نخونده تو بقرآن حکایت او و	خود سخن بر ای گنه خلق کرد او را	خودش بنای گنه در شست خالق
خود او فرد تقاضای خوشش در دل	گشتش زگر نعمت به شست او را	بمنع کرد خوردن قرب منع نمود
اشارتی است ز که تقریب این بود	نمود نفس سلطه بر صیغ منوعات	چه است تمام ز کجا و ما فرود
ازین صریح عیان کنده است	خصوصی گنه خلق کرد و	تا اینجا مضمون قطع نماید

ابلیس و مایه تقویت نفس و معقولیت عقل در غیب روح بود آن توت از همین حال پس کرده قطع قطع کرد که

آینده خلاف معانی المیس و مایه خوش نفس و صیغ عقل و هدایت روح بود عقل و دل خود متوجه شد که اگر

بهین جان ختم است آئینه خبر این مبتدیان است تا البته همین صریح بنیابت المیس کرده مضمونی حجت است

خود بنظم بسته مضمون ظاهر فریب نرسید هر نفسی هم خود قوی تر شد که مضمون حجت است

او بود مگر روح که از عالم علوی بود واضع و تامل کجا نور از کجا گفت که حضرتنا و حضرتنا و حضرتنا

سخن شرح معنی اتی اعلم ما لا تعلموا

مضمون صریح الزامی معاصی که از زبان کلامی آید نسبت به است شیطان ملعون و نفی ظلمت

مغذور و مقصود و مجبور نیک یا کز آمده است تا با انسان رسد این مضمون

خواه از انسان گری نتواند گفت و اگر گری از بندگان گری گشتند این مضمون

نوشته باشد آنچه که گوش آن ملعون خورد عقل هم که همین مضمون گوش فرمایید مناسب

منو و آن ملعون است با چه شد رنگ و باخت اگر میگوید که تصنیف نیست لفظ ملعون و لعین که از زبان روح

تجامل شنیده است اکنون بی پرده عاید نچو میشود و پرده هم از روی کار برمی افتد اگر کسی
مصنف دیگر است چون بسند کتبت و حدیث نیست عجب تواند شد و کی تسلیم خواهد کرد و اگر کسی
مضمون زندانه در صفت شراب و معشوق مجازی قریب بکفر می رسد اینها نیز هم از همان قبیل متصدد
از پایه اعتبار ساقط خواهد بود و گوید که در کنار همین حضرت بلبل شیر از سعدی علیه الرحمه در مقام زندانه میفرماید
س من آن هم که حلال از حرام نشنادم شراب با تو حلال است آب بی تو حرام بدین حجت
در کلام زندانه است چگونه شراب حلال آب حرام تواند شد پس ازین قبیل مضمون بن قطع عمده
شده کار کشاد بلکه از جانب خواننده قطع عقلاوی با میشود و همه کار ساخته بر هم می خورد
بجز خواننده تمام و کمال چاره نیست که معنی انی اعلم نیز در همین شمس است و آنرا بدون گفتن جانم
غرض که این معنی بهر قصوات گفت که قطع مسوط و دراز موجه در دل شرح و بسط تمام است مگر
کلی قوت برین قدر گفتا که درم نامعلوم شو که نسبان بچاره در گناه معذور و یگناه است آینه در حقیقت
نشان آوه شد روح و عقل بالاتفاق گفتند که حضرت همچو مور بر فرود آید گشتنی نمی باشند که مبتدا
گویند خبر بر فرود آید از این معنی آرد آنرا آن حکیم مطلق که برای گناه بندگان بقدر با ایتها هم بلوغ
و با اینهمه سن شمس محض را بر جان خبر محض معصوم از گناه که مراد از ملائک است چرا بر حج داد تا اینکه
و محض را برای سجد حکم فرمود درین چنگه چه سر سب ضرر و باید گفت سخن با تمام گفتن و سماع را در نزد خدا
چون از آیه ایس که رنگ طبیعت روح عقل گردید هر چند دام تبرده سابق را کسستن یقین نیست
مگر بر عم بال خود یک صورت قریب ہی روح در مضمون آخرا این قطع هم فهمید خبر تمام خواندن جان
ندید اکنون تقیه قطع شنیدنی دارد که آنچه روح عقل متقاضی شده سوال میکند همان سوال
مصنف قطع نمود جواب معقول می نویسد پس مرود و تا کجا آفتاب بیگ تواند آمد و مشکک
که خود نویسد این مضمون قطع مذکور را تا این شعر خوانده فروری فرست مغالطه شروع کرده نو و سایر

در آنچه در آن است حکایت
 بارقیه قطعه
 بن شروجراد او در فلک تجرید
 بی اعلم آخر گو مراد چه بود
 خنان همه مایه و هر روز بود
 حسین شرف آن که حکم سجده نو
 عقیق که تا اینجا شنیده بود
 تمام خود آن روزه با چار منجاند
 باسول نمودی حاج اب هم بشنو
 معصیت حکمتی بود موجود
 بهت و غضبان نشان توانی
 چون گناه نمیکردم او چیزی
 چنانکه بر گننه خلق کرده است
 بقوت شمر طو مشهور و طاهر بود
 که او گناه نموی میشدی عفو
 بین حصص صافی و حق و شکر
 دیگرترین اثر نصوص قطعیه

ازین صریح عیان شد که نوع انسان
 حکمت بدین آن حکیم مطلق را
 چه اطلاق کرد بر ذمه سر بسجود
 خود بر لبها لایق لایعصوب
 چه امثال او امر میرسد بود
 ابلیس تا اینجا خوانده خوست که سخن در دیگر نهد و بر فرود اندازد
 که بلیغ امید و در نفس هم تیر تیر گشت چون که خنجر کار چه میکشاید آخر
 که چون شکر گننه کردی من
 که هست عمده ترین صفات
 و معصیت مذنب مرا برود
 برای معصرت کم کرد و پیمان نمود
 رسول گفت تا اگر گننه می کرد
 بدن منط صفت عفو علیه نمود
 یک مقام که تخطوا لجا الله
 بود صریح بقدر آن هم خبر بود
 و آنکه بگویند که تخطوا لجا الله

نصوص هر که خلق کرد بر او
 که انقدری عصیان هم استقام نمود
 که خود نسبت و گفتند نقد است
 بود وجود و گدازد در شکر گناه بود
 پس این همه شکر را بخشن من خیر
 ابلیس تا اینجا خوانده خوست که سخن در دیگر نهد و بر فرود اندازد
 که بلیغ امید و در نفس هم تیر تیر گشت چون که خنجر کار چه میکشاید آخر
 که چون شکر گننه کردی من
 که هست عمده ترین صفات
 و معصیت مذنب مرا برود
 برای معصرت کم کرد و پیمان نمود
 رسول گفت تا اگر گننه می کرد
 بدن منط صفت عفو علیه نمود
 یک مقام که تخطوا لجا الله
 بود صریح بقدر آن هم خبر بود
 و آنکه بگویند که تخطوا لجا الله

و در آنجا که
 او را عفو
 و در آنجا که
 او را عفو

قال النبي صلى الله عليه وسلم
 والذي نفسي بيده لو لم تخطوا لجا الله بقوم يخطون لو لم تخطوا لجا الله بقوم يخطون
 يعفونهم رواه الامجد والعلی و هو الصا والذ
 والذي نفسي بيده لو لم تخطوا لجا الله بقوم يخطون لو لم تخطوا لجا الله بقوم يخطون

لذنب الله بكم وجاء بقى م يدينون فيستغفرون الله فيغفرهم ارسلم من
استغفر الله عفر الله له از زردی هزار بار چو کینی و هم شکسته بروی تو کند یا تو برود

تراز توبه هزار عجز خواهد بود چه جای عجز در آن عفو و حرم بود بعد نفس ترا داشت در گنه مغذو

بترک توبه مگر کس عذر تو نشنود چه بیچگونه ترا چاره از گنه نبود مگر برای گنه توبه هم ضرر نمود

چنانکه او بی اظهارشان بخاری شود با نهد عصیان توبه نشنود تو هم که بهر گناهان توبه آمده

اگر گناه کنی توبه نیز باید زود صریح توبه کن مگر در غیب که از برای حرم ما عاصیان خود فرمود

و گرنه توبه کنی مغفرت نهان ماند ز خلقت تو نشد ظالم هر چه مقصد پس ای عزیز اگر در گنه شدی عذر

بترک توبه بهی عذر تو ندارد سود ابلیس ملعون باز تا اینجا خوانده پس کرد که در باوی انظر مضمون مطلع

می نماید و تعداد اشعار هم از مقدار قطعه زیاد تر افزود و عرض او از ترک کردن از من مقام این بود که تا

هم فی الجمله گنجایش عفو باقیست که با فعل تقاضای سگش از لقمه حرام دفع باید کرد و مادر عیاشی

فانح باشد و شغولی باقی نماند فقط بدین تصور باطل ازین قطعه تجاہل کرده همین سلسله سخن چند شعر در آن

مناسب بهین مقام بر زبان انداخته سلسله سخن قطع نشود و مخاطب را مهلت اصل را و حرج بطوسابق هم برش

نهاد این قطعه از ظمیر بخواند که قطعه دیگر مناسب این است **م** چه محض از بی اظهارشان بخاری

برای جرم و گنه خلقت شد بهر قدر که گناهان من زیاد تر شد ظهور مغفرتش هم زیاد تر باشد

چه بر گناه شد اظهار مغفرت موقوف ضرورت شد که سوی تعجب هم نظر باشد و گرنه توبه کنی مغفرت نهان ماند

ز خلقت هم مقصود مستمر باشد نشد و غلت غالی ز خلقت حاصل بنا سوختن من جنب شد ترا با

فقط ابلیس چون سخن بد بخارسانید گفت که انسان بیچگونه از گناه محفوظ نمیشود اندماند که مغذو و محسوس

بلکه با مورد مخلوق ای گناه است چنانکه مذکور شد پس هر گاه که چنان سپرد توبه بعنایت الهی تا روز
بمنزله تصحیح این دست انسان در هر حال موجود است از گناهان باک **م** گناه با اگر از حد

اران با زبان فضیلتش فروخت القصه هرگاه تفریر آرائی ابلین در مقام رسیدن و در این گوید که
 بانی بنای کلام را بر در دیگر فرومی آرد و جواب اصل سئوال هنوز ناتمام است لهذا تا شب بنام و روغ قطع
 بوده گفت که این خرج معلوم ظاهر است که عرصه مغفرتش از گناهان من کسب است مگر انهم صاحب
 هست که ای غره جنت خداوندی در جنت او کسی گوید بهر خیزد و ترست باران
 ما و این یکنی نروید چنانکه او تعالی سفیر ما بدو لا یغفر لکم باللّٰه الغرور جاستکه لفظ غافلانه
 وَقَابِلِ التَّوْبِ آمده است همانجا شدیدا الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ هم وارد است جا
 انهم که معلوم مخصوص است باری حضرت المضمون باقی مانده قطعه سابقه را که جمیع اندر تمام فرماید
 کدام قطعه وجه ذکر بود عقل گفت که همان قطعه اولین شرح سرائی اعلم هنوز ناتمام است البتة گفت
 ما را اما قدری آدمی آید که پیشتر خوانده ام مضمون هم در آن تمام است و تعداد اشعار هم از مقدار قطعه عا
 که زیاده تر افزوده است لاجرم اغلبا با همانجا ختم شد باشد عقل گفت که هرگز اول مصنف در مقام سول
 این مصرع گفته است که ع ز ائی اعلم اخر گویم و چه بود فقط باز در مقام جواب فقط بر بیان جواب
 فضائل تو با کفا کردن سوالیکه خود مصنف پیشتر اشاره بان کرده است جواب آن کل اشعار بر کسب
 کلام حکم نمی کند البتة گفت باشد مگر بار اسمین قدری آدمی آید عقل گفت که خیر هر چند کتاب ظهوری
 و استر آرو آجدی هم که معدن بجز اول است اخر جای خواهد بود مصنف هم غالب کتاب حالت تخریب
 زنده باشد هر بنظر در یافته رفیع شبهه توان نمود البتة المحرور این سخن ناکم شکست که غرضش
 کتاب هر ارواجدی بدست چنین کس افتاد باز در قابوی من کی می بدید و مگر در کتاب
 بدین تر و دست پایه و حیران شده بجز خواندن بقیه قطعه مذکوره چاره ندید باز آمدش که همین وقت گفته
 که قطعه تمام شد و ما را اسمین قدری آدمی بود و باز که همین وقت اشعار بقیه همان قطعه بخوانم صریح اعتراف بود
 و بی اعتباری خود است و اگر نخواهم بی شبهه انکس بی شخص کتاب که راقاده آفتی بری می کند خصوصا

کتابت میرا ایمان که مدوام با می فریب من که بر کمالین می زرم در آن توجیح تمام شد
 حتی که دادم کامل من که آن را برید احتیاط و پناه حکام وقت سپرده ام یعنی اسرار و فرشته
 نیز در آن توجیح تمام مندرج است تا کسی به لغزش استقلال در آن مبتلا نشود و بملاحظه کتاب
 مذکور خوبی تمام از ابتدا آنها استعلام کند ازین ام محفوظ ماند و سوا می این راه در آمدن من
 نوع بشر و صورت تسلط بر انسان مرتبه ای بعد بشاید در آورده است که مرئی میشود و چشم ظاهر
 می آید الفصحه بله پس محو پروات است چه چیز این می ندید که گفت از آن قطعه خاص که یاد دارم که
 چند شعار و گزشت میر این نکته یاد می آید در آنم که از کجا است عقل گفت که بهر حال عین
 شواصل عرض که از ادراک سترکتی انی اعلم است از هر کجا که باشد مطلب از دریافت حال است که
 بیان مذاق کلام من در سخن شمس مخفی نمی ماند عرض که بهر حال بعد از همه تجا بل تم قطع
 همه آخر از قطعه ما سبق در کشف معنی انی اعلم ماکلا تعلون

ترا که نفس چنان شمر محض نشیند	بر آن تسلط بله پس شمس بود	نه بهر آنکه تو خود را وی بفرما
من چنانچه بود با حق نفس مقصود	که تا جها و این نفس شمر محض کنی	بلک چگونه این چنین جهاد
بر آنکه نفس غار و جهاد با کند	چگونه نفس کشی با از ور سید	دو از ملا که بودند بکعبه عبادت
شمر نفس با بل بجا ه رفتند	نئی که بود را وی ترین عیش	چو زبیره بر فلک چمن نوع و صعد
ازین مقام توان بد فرق منها	چنان فرشته با وی بشتر بهر	ملک آن همه عصمت کم از شای
بدین شرط بشتر شد فرشته را	زانی اعلم بنگر من مراد بود	که همچو نفس کشی با از ملک بود
عرض نفس کشی به توبه نوع بشر	فرودن از ملک چنانکه شد	و گرنه الحذر از شر او معاود
که دست هر جن سالوی کند	وما اضرا من سبیته و نفسا	بسر نفس صح است شای
وما آری نفسی جو انبیا نشند	ز شر او و گری کی که تویی	چو حفظ خودت توانی شر او باز

نور بر تو در توبه نم شد مسجود
 برای مغفرت توبه اتق و منصور
 چه وعده هست بقصر آن منم حور
 عسکری عام چون نبعی عبادت
 علی العموم بوظل افش ممدو
 برای حیا فقط از توبه در کار است
 تا بهانی مغفرت تواند بود
 درین خصوص که در باب توبه ملاحظه
 این قطعه که تمام شده پرده از روی کار بر زحمت معنی آن
 کرد و نام مصنف هم از نظر کلام و هم از شعر اخیر تصحیح ظاهر شد و اینهم صریح بر عقل عالی شد که تمهید همان
 قطعه است گو پیروان شریف تجاہل کردند بهر حال عقل هم بدل فهمیده زیاده کاوش سخن گوی
 مناسب وقت ندیده همچنان بکلمات مدح عقیدت و ارادت افزو و مگر بروج این مضمون بسیار کار کرد که
 متاثر و آب برده شد چنانکه کسی از خواب غفلت و خسته بهوش می آید و عقل هم بوقعی متاثر شد و می
 که مضمون هم واهی بود و نفس صحت در تزلزل تو حش او فنا و که مرض از دو افزو و وزنگ گیرد باشد
 بهر حال آن وقت که وقت نماز تنگ بود و مدت صحبت هم در آن کشیده بود و بعد ملاقات هر زوره
 رونی تمام صحبت برخواست شد روح بجای در رسیده مرتبه زهد و ورع و تقوی نفس کشی را بازا
 سر گرفت و عقل هم که بدین جهت تاگزیر مجاهده پروا حتم ترک لذات نفس کشی نموده بدون معیشت حیا
 و اینطرف بدین فن عقیدت و ارادت و گرمی صحبت روح و عقل عقیدت با می گردانند و امرایان شهر جا
 این فطرت افزو و که از تقوی تقدس و تهذیب رزانت روح و عقل بیشتر نگاه بوه روی عقیدت
 بجانب روح و عقل استند انبهارا که مرد و عقیدت مند این با بالغ اینقدر در بند حرا عقایدشان
 عرض که بدین جوه خود ظاهر که آمدنی نذو و نقد به تمس کشیده باشد که سابقا بجهت برای عام بود
 امرای خاص هم بیکدیگر با اعتقاد افزو و ند و اینهم آمدنی با بالتمام وقت عقل روح علی الاتصال بود و حکم عقل
 بتصرف اکل استعمال ایاد و دعوت بلکه تبرک پیرو مرشد در برد و شرع و سنت و منع رهبانیت هر دو
 تفرقی که خود هم بدین این قدر زرد با می متواتره سرفرو بود بحکم شرع و سنت بخورد و حج

فواکه و حلواهای تقاضا با نفسانی اچه پرسیدنت لاجرم مردم با روح همین طرز کلام است که صاحب
 اینقدر بی پروا و طمع می رسد و تصنع نمیباشد البته این مردم صاحب حساب و مقام و صاحب نسبت کامل بنمایند
 تحایف و هدایای چنین مرد خدا بر سرش و شهنشاید که حکم شرع و سنت هم است و زیاده تر بر نفس تنگ گرفتار
 خلاف سنت و شریعت و ذال میبایست است که کار او فاده گفته است **ب** زبرد و ورع کوشش و صدق
 و لیکن بنفرا می بر مصطفی **ب** عرض که اینجا بنیاد غیبات و تروه شرح خوب و دوش و نعم جاری شد باری بنویز
 مسجد شنبی و الترام نماز و اوراد و وظائف باقیست اینطون نفس در عجب و نر جاد و حالت کایموت
 فیها و کایموتی ایستیم بی خود آمده همه اخبار صحبت روح عقل و خورد و نوش بیان کرده باب خود
 شکایتها کرده که آخر این جرقه قتل و جدو که تمام که سر نکته ای **ا** حکم منکشف شد کجاست من بود چون
 از زبان حضرت مجتوب و اعطاشنیده میزند اینجا که در خورد و نوش لذات کام و دوان البته در
 شرح سنت بر غیب عقل کم بنده ز رخ بر شجاست هر دم ترقیهاست مگر اصل نعمت و تقاضای من که
 بهجوما کولات و نعم مردم زیاد ترقی افزاید و روی میکند برای همین کار من اینجا بنیاد بر مضمون آن قطعه بد است
 بنیچان تمام بنفیس شهباست ابلیس گفت ای احمق اکنون از دست من کجا میزند اول روز با تو گفته بودم
 که این عقل سلیم نیست همین عقل ظالم هر چه مگر از قبیل معاش بنده درست که از چندی بمصاحبت روح
 فراست المومن لقب یافته تقدیر ظالم هر چه رسانیده است تو برو و بکار خود قوی تر باش ای حال که صحبت **ر**
 با نهراران عقیدت با من قرار یافته است خواهی دید که کار کجا می رسد نام القصه که نفسان به وجود گری
 قوی تر و مستظهر بوده بر عقل و روح تسلط کرده بکار خود سرگرم بوده تقاضای شهواتی از یک به هزار
 اینطون آن مرد شد هر روز و وقت بیوقت دگر می صحبت بی تکلیفها با بر ضلالت مردم می افزود درین صحبت
 اکثر فضایل تو به از آیات و حدیث و همه مضامین سهل انگاشتن تو به شکنی اکثر بیان میشد که صد بار
 توبه بکن باز آ و طوق از بسین توبه بعد گشتن از کتب معتبره و دعاهای آن بقیه بنشیند که **اللهم**

Marfat.com

ترکیب کبیره بضرورت لقمه نفس شود و کما وقع لهذا آن قطعه می خواند قطعه رباب معذور و مجبور
 بودن نوعی است در گناه و نه معذور بودن در ترک توبه ضمیمه قطعه اولی بهمان وزن و قافیه
 تمام نفسیت جنبه میساج بهم حاصل فقط مانعت از بهر کل کندم
 که منهیات مہیا و پیشتر موجود میساج کمتر مہم دسترس آن کمتر
 علاوہ نفس بوج خود حرص نوعاً کہ آدم ہم برسل همین پر بوج و
 چه جا کہ بندہ نفس اخسین رموجود بدین بوجہ کہ حفظ از گنہ محال بود
 جو بر گناہ بہ ارث پدر شد محمول بتوبہ نیز طریق پدر توان نمود
 بگفتہ و ز سر صدق تو ہم بہ نمود تو ہم اگر خلاف الصدق بودہ از
 نہ این نام پدر گنہ کنی بد نام ترک توبہ شکوہ و عدوی حسود
 کہ بودہ ہم الوارثون خود بود اگر فروخت گنہم بہشت را است
 فتنیہ و او گوہی بعد از شہادت و لو بجدلہ عن ما تبغون انفسکم
 بدون توبہ بہیناش کی شوم شد این بوج معاقبت لکن میں اہل
 کہ نذر این ہمین پدر بود کہ خلد ہم گرفتند و مقام شہود
 محو کردند ازمان حج غزہ فرمود بہمان بہشت کہ انرا پدر کندم از
 و عم سول حج شتری و ندینان دید بخلد برین بی سول حکم ورود
 نوزاد این بہشت این پدر مقصود عجب جرم پدر جلد گناہ توبہ
 اگر این خلاف الصدق صادق بود شدنی وارث بہشت منہم ضما
 بان کہ فی السعیر یا بود و حمت ناست ذات القمیر
 این سولان قطعه تمام کرد کہ از خیر صحت توبہ پیش عقل در نمی سپید لاجرم بشنیدن مضمون این

نہ از خلیفہ حق ضبط شدہ فلکیف انما
 معین نسبت بہا و شہرین بود
 و ما البری نفسے چو انبیا گفتند
 سوئی توبہ بہ چه صلاح این توبہ بود
 گنہ چو کرد پدر بنا ظلمت گناہ نیز
 بیارتوبہ و میراث او بگیر می و
 بکن عمل چو پدر کرد وراثت خواہی
 حکم تا علیہ خیر ہم فرمود
 مراجعہ عذر کہ بالقصد منہم
 ممکنہ گنہم اول او تو انعم بود
 یہین آن پس کہ در توبہ کن
 بوج خریدہ بذرش بدیگر ان بخشود
 پس ای عزیز اگر حجت نامہ پدر
 بہ توبہ پیش نظر شدہ این چنین
 و کہ ہمین نفاق است طاعت
 کی بدست کی بہر شہرین مرد
 لاجرم بشنیدن مضمون این

از شد و تو به شکستن که بصورت نشانی از کفکوی بوی این در روشن بجای تو بگردد و بود با نیت
 ترش بدین که گوی کردید بنا بر تدراک با فی الضمیر روح که بجاست سخن از عشق میان او و مادرش که بنا
 بر روح بجای معاطه واقع شد و بجز شنیدن نام عشق بی اختیار آبی روح بر بود و آمده اول بی اختیار شعر
 در آشنوی ظلم که بدین عشق نام اوفی البیضاء بر خود چند شعرا تفرقه از شنوی غیب عشق که البته سینه در این
 مرید از مقام نعمت است از محبت حکایت بشنو چه حکایت در آیتی بشنو
 محبت خمیر آدم کرد از محبت بنای عالم کرد از محبت بود بدل با راه
 یجبونهمو کعب الله کس نش از محبتش نگاه خبر نصیب حن از رسول الله
 آده الله فی حکایتی خصص الله فی مودا ذات پاکش محبت مطلق
 ظهر به باشد از محبت حق شد وجود محبت از بس مشر زان نصیب خدا بود بشر
 شرف آدمی است چون سبب این فقط محبت دان او می را اگر محبت نیست
 یعنی آن که آدمیت نیست حیوان گردد از محبت آدم ورنه انسان بود نقور ام
 که محبت بجانور باشد حیوان بهتر از بشر باشد ذکر این نام مبارک که زبان
 روح آدم عالم در جوش و گداز روح پیدا شد و این رو شکست در همین سلسله سخن گفت که من تعز
 می پرسیدم و توانی از صفت محبت محبوب العالمین صلی الله علیه و سلم بیان کردی آن چه شکست
 عشق رسیده بودم و گفتم که مقدمه عشق را محبت نام است همین محبت که کمال پیدا نشد عشق نیست
 که باری صفت آن چیست این چند شعر از او اخرا همان شنوی خواند شعرا شنوی در بیان عشق
 عشق باشد نفس که ذات سیر بتامی که میب در شریف میکند کار عاشق و معشوق
 باشد از عاشق و معشوق دولت بی زوال باشد عشق منتهای کمال باشد عشق
 در جهان با زندگی همرا در جهان سول دانی خواه زنده را مرده میکند سخن

Marfat.com

إِنَّهَا تَأْتِي النَّاسَ وَالنَّاسُ يَأْتِيهَا

مُحِبَّتَهَا إِذَا تَأْتَتْ فِيكُمْ

گر بخورد کشت نخب بیت

کوه را خاک کرد شعده

حَرَّةَ الْقَلْبِ عَجْرًا رَهَقًا

که کند آتش جان اسر

این عجب آشی که مطبوعست

لیک ششگی که سازد از خودم

رخ برینا و دین بی آرد

انگه تا حق رساندت عشق است

عشق است که شد بظلم

وَأَعْلَمُوا أَنَّهُمَا مَلَأْتِكُمْ

إِنِّي أَنَسْتُ نَارَ زَيْنِ بَوَات

إِنَّهَا الْغَافِلُونَ فَإِنَّهُمْ عَا

گاه ناست گاه نور بود

که کند حکم ناز کوانی بر ح

از خدا خواهم این دعا شریف

نه فسادات خوردان گندم

لَعْنَمُ الْعَبِيدِ إِنَّهَا أَوْ كَيْب

غیر او آنچه باشد آن فست

جذبه آن بخود شد آس

جذبه آن که قادر و بافتست

ختر هم موشی ز جلوه طورت

أَهْ مِنْ جَرَّتْ هَلَا وَحَالَتِهَا

گاه ظلمت و گه روش بود

قربش اگر چه ممنوعست

که مرا هم نیا عشق بسوز

بهر که فیضی ز عشق او دارد

همه تن وقت را کجا و آزاد

غرض که روح نا اینجا سخن سانسید

در عالم دیگر آمده سرشار شد و مراد این است که عشق این بود که مضمون قطع توبه و انابت فراموش کرده

بطور اول فکر شعری سخن عاشقانه از صفات خال و خط عشق و آن مجازی انموده اشعار عاشقانه خواهد خواند

چون طرز خواندن روح باشعار مثنوی بطور دیگر دید باز قطع کلامش ننموده گفت که همچو تاثیرات عشق خود

معلوم و معروف است محتاج بیان نبوده است که تحصیل حاصل است مراد این از استدراک کیفیت و اما

قطعه از طبع و صفت

در حکم وی اعضای بدن بیدار کرد

اینها همه بهر تیرت لیکن یک عشق

ورد و الم و رنج و محن بیدار کرد

اینهمه ز مجازی بحقیقت جور است

عشق بوده روح که سرشار در عالم دیگر بود و فوراً این قطع از طبع و صفت

و ماهیت عشق است

ادراک شعور و فهم و ذوق و تمیز

خاص این بی ذات خویشین بیدار کرد

گر عشق سلوی است و است در آتش نشسته

انگس که برای روح تن بیدار کرد

هوش و خرد و صوت سخن شنید

چون عشق آمد برفت بجزرتن

این را بی امتحان من بیدار کرد

و شکل حقیقت همین بد کرد مجنون گرد بدین سلی آخر شیرین همه حکم کو کین بد کرد
 و رسوم حقیقت نکشد بو الهوی صدف و آشوب و فتن بد کرد البیس که آخر المیس بو و حیدر
 تا سخن از مقام حقیقت برآمده بجاکشند جهان بیگانه اختلاط اشاعرانه که پیشتر بود تازه شود و لاجرم به
 لفظ بو الهوی که در مصرع شعر آخر این قطعه بود استنزا نموده سخن را در اختلاط انداخته همان اشعار زبانه
 و فضول گوئیهای شاعرانه شروع کرد تا روح از این مقام برآورده باینطرف مشغول کند اکنون
 یک جمله معتبرند که در اصل این مقام است باید شنید اینجا که روح و عقل و نفس و شیطان با هم این صحبت
 شاعری عاشقانه و زندانه گرم داشتند و آمد و شد زمان هر ششم نیز بدستور بندرو نیاز جاری بود
 که شوخ مزاج و غیر طبیعت بودند بنام عشق پاک شکرک صحبت حاصل هم بوده اشعار زندانه آنجا ظهور
 یادداشت میخوانند و قصار در آن یاز زنی بود افت جانی تقوی سوزی تشنگینی بلای سوزانی
 امام محمد غزالی سخت جمیده بود و قول حضرت سعدی در وصفش خوان زنی مه پاره عاید فرست
 ملایک صوت طاووس زبی که بعد از دیدنش صوت نمیند وجود پارسایان اشک
 این طایفه که بخت با چنین حسن صورت حسن سیرت و عقل هم کمال داشت و نام هم عقیده هم سخی هر چند
 زمره مغنیات عامه بود مگر عقلش از عالم دیگر خیره رسید و او هم که فی الجمله زبان لغزین تندیست بر سر
 روح اریخته خرمی شدت و بسیار نگر و با خدامی دانست درین روزها که سبب وجود علوم و حوا
 شهره این برضلات عالمی او گرفته عقیده هم شنند و مشتاق تر گردید هر چند کار و مشاغل
 داشت مگر اینجا بحکم عقل سلیمه باراده در قصد کرد که شاید صاحب دلی او را چون خود در این
 حسن و عشق که از ازال لازم ملزوم و با بعد که تو امان بوده اند عشق هم مع اخیر همراه رکاب سبب و این
 در مقام که خامه از دست دل بلکه دل خود از دست میروند اندر روانگی قلم که شعری چند در آمد عشق اینجا
 میزد بخامه می ستند که از دل می پیزند **و** بان کجالی شمسواری سوار نیز بر کف و پایان

پاز سر کوشن مروان کوی سنز ای کمیت خامه شگین نگار

بسیفید جلوه حروف سیاه	شد جسم ابلق سیاه و نیا	شعرو عشق است بر تو
با اوت سبب الاجارت و سپا	حضرت شیل بریند شمشیر	تیران همزه توبی خست
شوق بحر حسن بلوی عشق	ارخصالی آه پیش شمع بهار	همه کار بشنوخ حست بر جو
لشکر درو و تنابی شمشا	مروحه صبیان بو با نفس	دو دو دل بالای شمشیر
پیش قدمی کرد بهر با تراب	عقل بو شوق طاق و صبر و قرا	هر قوه گو یان نقیبان ر
اس ما شرا چشم شکبیا	نعره شلیک سلامی سر فرود	شور پنهان منبر بر روی
نشان بی نشانی شد علم	شد شان فتح نصرت شگاکا	ناله پیشا پیش شد تار
گشت برپ بوئی ال سوا	زین تحمل الغرض سلطان عشق	شد ز فرم حسن و خصل دم

المختصر آن جسم عقیده نام بعد ارادت و عقیدت زبانت این صحت قصه بری نمود
 ارادت مندی با تکلف احد و سواری هم رواند شت که خانه هم قریب شت و حسن این عالم
 محرمی تعبیه کرده بود و ند که از راهی که می گشت همه مل با راز دست از کار می بست و دل کار
 از آن مرد و در و نام چنان ز هر طرف هجوم آورد که چاه را از راه نمی شناختند هر یک گری افتادند بقول شایان
 یک قدم جا بگویی تو چون باک نبود
 کشته شد طلبان بود که خاک نبود
 و هجوم تا شایان رو با جلوه
 گرفت سحر می از خانه برون
 خورشید بام آمد خصل تا شایان
 و از هر طرف که هجوم تا شایان
 بر کشته بر سستار خود از هر طرف شعری و آوازی می انداختند نظری آوازی
 ای تا شایان کاه عالم در
 تو بجا بهر تا شایان صد ابروی چو است که بیای میرو و نیز ک می آ ز گرمی نگه کن سنگ
 از سکا از غایت نگه شنگام خرامم قهرش انداختن هم دستور و شت کسی بهر گوید کینایه شعری میفرست

بقدر رخ افکنده کشد نیش / تا که بت گل خسته آید بر غش / کجی نداد روی داد که شعر
 با این که شمع آن بت بدست میرود / خود میکند حرام و خود ز دست میرود / دیگری که طبعش داشت و خواهد که
 دستی هم بیار که بدست میرود / دست بر آید هم که دل از دست میرود / کسی می گفت که
 آه سه خرام بلکه خندم / زیر قدرت هزار جان است / تا این که همین جا بخت تا در سجده
 ایجا که همین صحت شعر و سخن گرم بود / عقل نفس و شیطان هر یک در استعداد خود که و لطیفه میگفت / کسی
 میخواهد شور این هجوم خلائی که یکبارگی رسید / سید می تو هم شدند که چه غوغا است اول نفس سه عنوان میجا
 روان جوان درسی آمد و دید آنچه دید باز پوش کجا که سلامت باز کرد و این جا بر سرتن منظر بود که نفس چه
 نفس را معامله چنان افتاد که / آنرا که خبر شد خبر شن باز نیاید / چو در شد نفس چون هم در این
 بیا عقل هم که خود را بسیار عاقل و مقطع و خوش تقریری دانست / آهسته آهسته تا بر استخفاف هزار شکر
 تا در مسی رسید چون این عقل ظاهر را در بارگاه حضرت عشق میچکاه با نیست / حضور صیاد و فتنه که عشق در کاه
 چنین حسن تقوی سزا باشد که / هر کجا سلطان عشق آمد کماند / فوت بازوی لغو از محصل
 این عقل نفس که هر دو مادر مسجد رسید / نقش دیار و مبهوت شدند مگر روح که آخر روح از عالم
 دیگر بود از رغایت استقامت از جای خود بر نش نکرد و الا حضرت عشق که فی الجمله پیش آن
 فرموده بر روح کاری و اثری نبود بی اختیار این شعر از روح بر / همانا که یار آمده بر در م
 که دل میپد خود بخود در برم / این فریاد که از شتری دانست از این شعر که ز روح آید
 کرد که مطالب حاصل شد عشق خود کار کار خود نمود / تا این که نفس هم بخود و بلای این شعر خوانان بخدا
 دیده ام صورتی که نتوان گفت / بو العجب کوی که نتوان گفت / عقل هم که بنوزی جمله نفس خندان
 دست زبانه تمام / این شعر خوانان قدم باز گردانید که / نه سر و شمشا بانو ماند تبارک چه قامت است این
 شقامت است که گفت است این آفت است این که قامت است این / القصه که این جا بخت محصل

خرامان ابر بر قبر رخ سجد در آمد و عجب باز و انداز بطرفی نشست پیشتر زعم خود چیزی کرده است
 بکمال ارادت قصد سجد نموده بود اینجاکه بحکم زمان هر قسم طر حدار و اکثر برایش که صحت ^{خطا}
 هم دید و دانست که حال صحت آخیره را زده است ^{که} آنک زنگ صحت فنی که بر کس درین بر چهار کس تا کجا
 خاموشی هر بزرگوار شده از گوشه چشم وارو کار میگرفت اینجا این بر چهار ترحم قالب بیجان بظاهر
 خود را جمع کرده در همان مذاکره و خطاط کشته سخن بظاهر صرف شد مگر روی لکجا بود هر شعر
 که اراده خواندن می کند چیزی دیگر از زبان بر می آید آخر آن کهنه گرگ فرتوت که چیزی می گوید و تدا
 باین شعر کنایه کرده که **برق بر دار از خسار که دیدن آری** قامتش نه اعوس شیدن آری
 عقیده دانست که اشاره جانب کیت خیال کرد که اگر خاموش می مانم منافی این صحت است چیزی
 باید گفت قطعاً خاموشی هم نباید نشست لاجرم این شعر برید بر خواند که **اگر من بده بردارم**
 آسمان غنی غایب که این رخ رشده محشر از کجا شد بر زمین پیدا به مجر دشیدن چنین شعر همه ارباب صحت گو
 استنادند که همین صورت گوش چشم نیست در خانه اگر کسی هست فمید شعری باید خواند نفس
 عنان بی محابا توقع بموقع چه می فهدلی محابا بر او که **یا اگر اید نظر در بر شدن با شکر**
 این گل عارض بدست بوسه چیدن بادش عقیده که همچو مضمون محابا خلاص ستانت شنید لا
 التفات و خطا است جوابی گفت نفس محابا که یله شده بود باز بر خواند که **مستمستم**
مستمستم دل در طلب و صلواتیستم گو نیز زمرین عاشق دیوانه تویی منکر نتوان بود که
 این شعر که اران هم خوش غلاف بود عقیده جواب التفات نکرد مگر این قدر گفت که اگر جای علی
 دیوانه احمق دیوانه می بود مناسب چنین مقام اولی تر بود روح و سیر فرتوت فمید که جعلیت این
 ناگوار این بزرگ مزاجست نفس را زجر باز داشته جانب عقل توجه کرد که شعری مناسب مقام
 اینجا که از آب عقلم شیر شده بود درین صحت ندانند صاف صاف عام فهم خواندن میباید

اصطلاحات حکیمانه و قاعده نجویان چه می سراید که **۵** ای آنکه خبر و لا تخبر فی بان است مطلق
که هیچ عرض ندارد میان است کردی به بطن نقطه موموره او و نیم بسبب کلام حکیمان بان است
روح گفت که اندکی حواس دست کرده شعری است در اکال رباب صحبت باید خواند باز از طهر چه خواند
۵ بسبب قاعده نجویانست و درین که باثبات و نفی است کنون جامی سخن عقیده کشیدند
و فهمید که کارش تمام است و در خود نمانده است به تبسم و کنایه و استهزا بر خواند که سبحان الله
مهل شراق قمارین زرقاق برآمد فرغام کند تا که زوار بقوم را به یعنی لغات کا و اگر شهود
و غیر مانوس مجویانی مگر عقل را این شد این تبسم و کنایه و استهزا چنانچه قیامت بود که عقل و کنایه
روح را هم نشتر آه بگریز شکست و چگونه ضبط خود توانست به بی اختیار شعری از طهر از زبان
که **۵** شدم آه در از زویت هلاک بیای ای اهل زور و روحی فداک این تیر آه و این شعر جوان
بنود که خالی میرفت بطرف دیگر هم تا بر بر بدون نشست و لب معشوق شده کار کرده رفت که بی اختیار
و بی خواست از زبان عقیده هم برآمد که **۵** هر جا که بلبل است فدای رخ نگار است این بود
که گل به تناسی بلبل است به بعد نشیند همچو مضمون صاف صاف که قطره آماده بکشد بود نظیر
کی تاب ضبط بود بی اختیار از روح برآمد که **۵** شدم فرقیته نازین طبع طبع کجا ناز و کجا زور
و کجا تیغ چنان تلاوت قرآن و نمود اثر که فارع است لم از طول و تلوح چون این خندک
و دوطرف عشق اول خندک افکن می نشیند بعد نوبت بر نشانه میر از طرف بیشتر کاخ
۵ که عشق از پرده عصمت بروی آرد از آنجا را به عقیده هم که عاشق معشوق را به بی اختیار
بر خواند که **۵** خوبان دل و جان استبلا بخوانند به زخمی که ز شدم جامی خواهند این قوم فرج
چشم بد و در این قوم به خون میریزند و خون بهامی خواهند روح در مقام امتحان بر خواند که
حاضر سرم نیست ازین بر چه حال لبم ادا اگر شد موی بدن بسبب در دل حوتولی تر فرج می

بن غایت کشید و کار بانتهار سینه عقل نفس و پیر فر تو هم شریک این صحبت حاصل و دست
کلام حدیث گفتگوی وح حسن انبیا و م خود شسته چمی کردند که در تاج جابجر متداول از جانب انبیا
رفی و سخنی و شعری تشنیده شد و چنین یاد کشیدند که آن کهنه گرگ میسید و می فهمید که در برده عشق مجاز
طلب و خوبی تمام خاطر خواه خود بود حاصل میشود چرا دل میداد زیرا که عشق مجازی نام بودیم او و چون
بجو مقام است این فریوت که بدین تصور خاموش و خرم تمام می دید و سوسن و دیوانه که بهوت و
در خود بود مگر تماشای عقل دیدنی است او که از شیر از نام عشق با تراب کرده بود نفس حسد که باقی است
آن شعر حکیمانه و خوبان که بالا گذشت بکار برد هر گاه آن حسن محکم عقیده هم کرده این شعر حسن نفسی بر خوان
نه شعر مهمل و منجبت شراب قاری و قیافه ایلم آن نفس چند باقی مانده هم فدای این کایت هم شد از او
عقل مثل مرده و حرکت چه خبر است چه می فهمید که سه ببل چه گفت گل چه شنید و صبا چه کرد
میان عاشق و عشوق زفر است کراما کاتبین را هم خبریت کرمی سر نوت که هم می
می شنیدند بعد هم کلام روح و حسن این یک شعر جانب حسن و چه پیش دیده بر خواند تا اند که
این پیغم مثل و کیران هیچ عقیده است شعر است که کند خدنگ که صید دل نیز بر تقاب
که خوب باز که پوش میرو و شکار و نفس هم با شاره هم رومی و میا که با گفت که عشق
کار تو خاطر خواه ساخته و برداشته است خاموش باش اکنون آنکی تماشای دل نموده چشم
باید کرد و المنتصر که بعد هم توهم مقدم روح و نفس که هم بل صحبت مخاطب جانب عقل شد که خواند
مجزب می آرشی و منطلق می باشی این وقت چرا از دیر خاموش نشسته حرفی از آن
با شهن گفت که لقمان وقت چرا خاموش نشسته تا عقل که در مضمون غلام نفس همان عمر که خفا خوانده
نور باخته در جهان فکر خیال از خود گم شده بود و عالم خوبی با چه برزه می جای و روز و
طبیعی که باقی بود فقط عقل ایل شد و بود و نبود که بهما و زان قافیه چمی نبرد که روز و زمانه

تشریح از اشعار از جمله بی معنی که عقل در حالت اول عقل در عالم جسمانی خواند

افراخته خورشید فیض چشم علم را پوشید بچنان عدم روی که
 ناروی من کرد ز افلاک قدم ای قضیاتی تیغ اجل را گمنامی قدر
 ز غمام الماتیق ز احراق شود دو نزدیک کند صوت زراق عدم
 افتاد ز لرز لرز افلاک جرقه علم را ناصوت آینه چشم سبکیت
 افراخته چون گل سر خورشید لفظتک تازیغ کمان آسخت صدوت جسم
 در عرصه گیتی چه کند دستم قاجار بر وقوع لوق بهوت
 الغرض از همین قسم چه بزره ها گفته نقل مجالس شد هر کس که مطلع بود
 و استهرا واه واه می کرد بار بار بزحاست سلام بگیرد خوش گفت که خوش سخن کلام است و است
 سلام می کند و خوش میشود و میداند که مثل مثنای عری حاضر طبع بدیهه گو بر روی من سخن اید بود بهر حال
 این سخن مغرور را همین جا گذاشته از اصل مطلب سخن میرود اکنون آن سخن جسم عقیده کار خود
 پرداخته و کار روح تمام کرده و عقل چهاره را بسپار کرده نوعی که آمده بود همان بازواند از زحاست یافته
 بهشت چو بزحاست قیامت بزحاست و بهنگام بزحاست این شعر گویند آن شد که در
 می انجمنه مسلمه وصله که قدح کش گردش نشود خجاست سبکسری آن قدرت که دماغ جنون ده ز نشود ان
 امروز که سجت تمام شد و هر یک کجایی خود آرمید روح که بیامی خود رسید و عجب اندیشه های دور و دراز
 است عقل که مشیر لسنور بود چنان خود را در باخت هر گاه باصل کار نظرش میرفت می گفت که همان نفس کا
 فی کند و هر گاه تقاضای نفسی فصیح فریاد در باب لقمه سنگ نفس بیادش می آید بامید بار بستری
 توشکستنی آسان بنویسد و هر گاه گفتگوی صحبت عقیده بیادش می آید به افرا موش کرده بچو اند که
 صبر نمی که از عشق سپهر من بختی نه که با دوست بیایم من با منی که از میان بگریزم سر

شیخ که با قضا و آرزوی من مخفی مباد که همیشه شعری و نغمی و ستان بر آن است
 ی ضیافت طبع اکثر طبایع و استان پسند بوده است و اکثر قطعات اشعار و نغمات
 بعضی طبایع پذیرد داخل کرده شد که غالباً نسبت قصص و حکایات یافته تکلیف و من و طوطی
 رک چنین گفت و شغال چنان گفت بنمایید که انهم سخنان حکمت بدان بوده است و اینها کلمات
 معرفت و حقیقت بدین است مگر طبایع عقلا که عشق مجازی امراض از خون نام نهادند و آری
 حقیقت هم فساد گندم سگوند و آنچه که بچنانست کی بودستان سیر اینها گوش می نهند
 و آنچه بچونید که مرض فساد گندم را بپوشه نهاده است معقول بدگفت که مگر تو قصر عاقل
 عقل را گرفتار دام زور ابلیس کردی و هرگاه جلیه مرض عشق زوال عقل نیست کرده شد اگر
 روح ساده که خود هم گرفتار همان مرض است چه کار دارد لهذا این تیره روح و عقول اجتماع عقل و
 پیرکاید آوردن میاید که مرض مجنون را بعد زوال عقل گرفتار دام زور ابلیس کردن که خود اسیر مرض
 است چه کار دارد و عاقل کی تسلیم خواهد کرد و در غم دستار آورد میدان کارزار زور قوت دارد
 مغلوب کردن کار دارد و زور و سحر و کرات لاجرم اینوقت روح با همه پیرکاید با صحبت عقل
 با جمیع عقل و جواسش هرگز بر نمی آید ابلیس سخنان را بصحبت عقل اولاب و استغناء بحال
 كما قال عز وجل مثل الشيطان اذ قال لولا انسا انك كافر فلما كفر قال
 انى برى منك انى اخاف الله رب العلمين روح نیز که عقل و جواس
 اینوقت صحبت آن زوره را صحبت شیطانی نام کرده بود مگر تقاضای نفس شورش
 کرده بود که در صورت چنین اکل و شرب اجزای او نبهانی نذر و نیاز عقل غلبه تقاضای نفسانی
 را قبول میکند هرگاه ابلیس روح را بچنان بنگ اول و دوازدهم تلبیس آمد که تقاضای نفس
 غالب و یقینی میدانت عقل هم البته زور زور فرود داشت پس هرگاه روح و عقل از همان ابلیس

آدم و تدبیر کار بست آن ملعون و پرده صلاح و بی باسی ناصح مشفق در آمده گفت که ای روح
 بترک دنیا گفته و بهر آن گذاشته قدم درین راه نهاده ای و بگویش عبادت نشسته و در همه عالم
 بترک دنیا و مردانگی نام بر آوردی اکنون که برای یکدم شهوت مدت العمر اسیر زن شده باز
 خواهی رفت و بدستور بکار و بار دنیا مبتلا خواهی شد اول بنیذگان چه خواهند گفت و دوم خردگان
 پابندی مشغولیها که هیچگونه از ان نجات نیست بدستور موجود و در انحال حکم ضروریات و نیوی هرگز
 نفس و طلب عیاشی و غیره این حفظ و احتیاط باقی نخواهد ماند باز نفس کشی کجا ماند بل کمال نفس کشی
 پس چه کنی تدبیر و فمیده اولی تر نماید آینه تو دانی که خود عاقلی این سخن که بجا بود موافق طبیعت
 بیان و آتی معقول نما بود عقل هم پسند کرد و نفهمید روح گفت که آنچه اندیشه و ترویج بود تو خود
 کردی باری بفرما که علاج دور شدن هوا این جسمانی چیست ایس گفت که سخن سهل است و
 قبول میکند که اگر سنگ عقور گرسنه هیچگونه عفت نمیکند و عو عو میکنند همین که لقمه پیش انداختی
 وساکت میشود و هر قدر که از لقمه باز میداری تو بوعم خود این را نفس کشش نام کرده و آن طرف که گرسنگی
 او می افزاید زیاده تر شود و تقاضای کند و اوقات ترا مشغول میدار و پس در هر لحظه دهن این سنگ
 بلقمه و دهن میباید روح گفت باری بفرما که طریق دفع کردن تقاضای سنگ نفس چیست ایس گفت
 که اصل مانع هوای نفسانی همین تقاضای سهوانی است که دل هر دم بهین طرف و بهین خیالات
 مستغرق میماند و همین منهای بایفتوت عبادت است هر گاه این تقاضا دفع شد باز هیچ فتور و
 مشغولیت در عبادت نیست روح گفت که هر چند صریح و بیجا است مگر دفع کردن این تقاضا هم لی از
 گناه کبیره صورت پذیر معلوم نمیشود و بدنامی و طعونی خلایق علاوه و اگر نکاح کرده شود باز همان
 آفات مشغولی دنیا که بالا مذکور شد موجود است که در آمدن و بر آمدن از دنیا هر دو مشکل بقول
 علی المرتضی اگر دنیا نباشد در دستم و اگر باشد بفرش پای بندم

این زمین جهان آشوب تر نیست که رخ خاطر است از هست نیست باقی نماند صورتی آن است
 بیاحت صبح و آرزوی مطعون خلایق بلکه خوف احتساب حد شرع دولت علاوه و هم گناه کبیره
 تقرّبوا لیل الله کان فاجشته و ساء سبباً لم یسیر گفت
 بین هر دو قباح علاج پذیراند و تدارک آن آسان بخلاف پابندی و نیکو و آمدن بر آمدن
 ن و از آن هر دو شوار گماز کتره انفا روح تحیر شده پرسید که باز آن تدبیر آسان است
 زافات و نیاید و بال عقیقی آسانی نجات شود و بسیار گفت که حفظ از مطعون خلایق و احتساب
 در شرح صحیح است که حیاط و اخراج بار و در هر گاه کسی نپوشد کسی دعوی نکند و اگر دعوی کند
 نبات آن پنج شرحی صورت نیست که بس شوار است باز گنجایش این مخافات کجا ماند روح گفت
 خوف دنیوی چندان پاینده و نوبده است و حفظ از آن نیز نوعی که گفته آسان است مگر در آخر
 غروی را چه علاج با او چه کنی که یک یک میداند که گفته اند در بس روی خود مردم
 یب گسترند ما را هم در بسته چه سود عالم الخیب به دانای نهان و شکا را هم همین نیز بخندید که
 روح این وقت کجایی او کوشش حواس و عقل کجا کردی که سخن ابلهانه و ناواقفانه و ناهمیده
 گوئی اینقدر است که در مانع خالی کردم و مخصوص قطعیه و اقوال مسلم الثبوت از مرتبه توبه و شان مغفرت ترا
 آگاه کردم و تو هم سبب منوی بلکه در مقام استبدامی گفتگو نفس را از مرتبه توبه آگاه کرده و باز این وقت
 چنین سخن مبهوتانه میگوئی مگر ندانی که توبه برای چه قرار داده اند و چرا در توبه نظر آنه باز در وقت
 و شیطان و گندم را چه آفرینند و بر آدم مسلط کردند و فقط برای اظهار شان توبه را
 از توبه پذیرفتن است چه اهتمام به کار بردند و مفهوم معنی التوبه را چه آفرینند و وعده داده
 تو ابی و حضرت در صحیف عزیز بر قدر که تواتر پیوسته خود معلوم داری و خود در مقام توبه نفس
 بالابیان کرده مگر فقط همچو گناه خاص که زمانه اش نهاده اند اگر عدا بصورت دفع تقاضای
 نفا

و رفع مشغولی خاطر بطور قضا حاجت مرکب شود صورت تدارکش خاصه جدا گانه او خود بیان کرد
 که **إِنَّمَا اتَّقِي ظَنًّا يَجْعَلُ اللَّهُ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ الشُّعُوبَ بِيَهَالَةٍ تَتَوَبُونَ عَنْ مَرْمَرٍ**
قَرِيبٍ وَأُولَئِكَ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ لِمَنْ تَابُوا رَبُّكَ الرَّحِيمَ الْكَلِيمُ و این سخن در بعضی نسخ
 گفته و میدان که تا سه ساعت بلکه شش ساعت بدی منتظر توبه میباشد و غنیوب مگر در غیر صده بعد و رفع حاجت توبه نمیتوانی کرد این سخن عابد
 چنان بود که عقل هم قبول نمی کرد و خصوصاً در چنان وقت که تقاضای نفسانی در پرده قوت شهوانی
 باین غایت کشیده باشد و در زیر سابق هم نرم کرده باشد و آنچه که ضبط در چنین مقام کار شده
 فکلیت که چنین به ضلالت از خوف مواخذه اخروی هم به مخصوص موبکه باستظهار توبه
 کرده باشد معالجه حضرت یوسف علیه السلام خود معلوم است که هر گاه مفهوم معنی و لفظ
بِهِ وَهَوَّ بِهَا قَرِيبًا در چنان حال مجرب و ضعیفی اختیار حضرت یوسف نبود که خود را از زنجیر
 سداشت تا آنکه وفقه حکم **إِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّي** مدغمی چنانکه رسید معلوم است که من مان
لَوْ أَنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْ أَهْلِ مَدْيَنَ سُلْطَانًا از همین مقام خبر میدهد از اینجا توان دانست
كُنَّا لِنَكْفُرُ عَنْهُ الشُّعُوبَ وَالْفَحْشَاءَ از اینجا است که پیشتر در مقام فیصله اول
 عقل سلیم نفس گفته است که اگر معاون بقیه بلیس مرد دوست معاون روح خود خالق ارواح است که گفته
إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ از همین مقام خبر میدهد از اینجا توان دانست
 که نوع بشر با اختیار خود اسکان ندارد که بی نمایند از روی از کما بد نفس و شیطان محفوظ تواند ماند
 حفظ خود از شر نفس بر وجه مجاهده و تقوی خودش گمان برد آن احمق خود در فریبش گرفتار است
 نفس و شیطان در همین پرده کار خود میکنند از اینجا است که او تعالی شانه میفرماید **فَلَا تَرْكَبُوا**

اسکوهوا علم من انقی ادم بر اصل سخن چون ابله سخن بد بخارسانند و غلبه

ایمانی همچنان بخار خود و پایی عقل چاره در غلبه نفس از پیشتر نزل و خود طاهر که عقل طاهر و برین
آتمون را اختیار می کند و قبل ازین هم هنگام هجوم خلافت و کثرت آدنیهای هرستم توجه نکردن
بر باطن طاهر بر عقل همین جلوه می آید که انسان اینهمه ریاضت و زهد و تقوی محض برای اخذ و جبر طرز

ی کند اینجا که بیچاره گشتی بجانب بیچ نقد و جنب نموده است و هیچ نوال و فعل از عباد او جستا
یقال البدو قال الرسول خالی نبوده است باز بد اعتقادی از جانب چنین شکمزدکی عقل حکم می کند و روح
صیر محض که خود وطن المومنون خیر الود و درین چند صحبت با هم چگونه در گفتار و کردار امری منکر ندید و هر چه شنید

نیز موجه و مدلل شنید هر چند محض منکر بود و الا با می بایست که هنگام ما و ایلات خلافت شریعت معا
آیات قرآنی فوراً تفسیر شده لاجل میخواند و آن عقل نور معرفت که حکیم اول ما خلق الله

خبر از اول ما خلق الله نوری میسر و حکما همین بر عقل اول میگویند عقل سایه عبارت است از
خود در اینجا نبود که حاشا در حکم انبیا طاهر خواهد شد انشا الله تعالی لا حرم محمود و جود و عقل اول

چنین وقت بخر اطاعت ای بر ضلالت در باب لقمه سنگ نفس را بی چاره نماند و برای این کار باره
توبه توبه بعد گناه مضمون مخصوصه این مذکوره راضی شد فقط تا اینجا که حال روح مجرد و بی جسم است

حرفی چند از حال آن محسن عقیده هم شنیدنی دارد که آن اسم با اسمی بصوت از دروغت است
و دولت و همیابودن سبع سامان عشرت سیر و پر بود اگر برای چو امیر عشرت و عشرت

در مسجدی صحبت فقرای آمدن چنانچه پیشستان اهل دل معرفت اینجا هم در میان است
کسی باشد درین صحبت سجد که بدیده عقل هر یک آید و سنجیده آید چنانکه بود در شناخت نفس است
لا اله الا الله محض و انست عقل بخار و راد و بیچاره حضرت عشق سکا از فضل یافت و پیر و توت ابجد
خواندن شعر اول شناخته بود که ذات شریف اند و آن فرزت که نه گم نام داشته بود که این

عالم فرب هر چند بطایف در زمره معنیات است مگر تحت عقل است و بسیار دیده
 دیده باید که چه اتفاق افتد و روح را هم عقیده این قدر دانسته بود که البته درین خاک
 مگر در صحبت با جنس فانی نام مردم بدست چنین گرگ که بنام سیر است خدایش نجات بخش از
 عقیده بود و هر یک را چنانکه بودند شناخته و مینمود بجای خود رسیده ظایف هر یک را خود
 بود و باطن گوی شغل بجای تسبیح و شکر که میخ روح اگر در قابو آید لا یوصف به است اصحاب
 همین صید به تجاہل ظایف شسته بود و آن طرف سیر بخد روح گفت که ماری چه را در داری
 همین است که شب تا سحر گفت که همان اراده امر انون که بصورت تقیید نفس منقش شده است
 سیر گفت که صورتش حق پر داده روح گفت که حق پر انم ازین ادی محض ناید و واقع شده است
 بدایت برای کدام روز میباشند اینهم صورت بدایت است که بین سیری از ان معروض خطر
 نایب تو انم شد سیر گفت که هر چند ما را هم بر تو رحم میاید که مرید صالح هستی مبادا که در دست
 شوی مگر باین شوقش و عالم سیری را هم حجاب می آید خود حیرانم چکنم روح گفت بهر حال هر چه
 با چو کار چنین احتیاط که پرده از روی کار بر نه افتد بخیر حضرت سیر و مرشد کارگری نبوده است
 و این عذر سیری در از لیشی هر چند جای است مگر در عالم ظایف هر چه هم به این منباشد که بسبب
 چنین ظایف سیری را گمان هم چنین امر منکر نخواهد بود و بی ضلالت که ارباب همین کار بود و خدا
 می خواست مگر بطایف منت پابر روح نهاده بدین کار آگاه شده گفت که ماری چه باید کرد
 و کجا باید رفت روح گفت من چه انم سیرم تو مایه بنوش ا تو دانی حسابم و مش
 ایس گفت که اینهمه برای تقیید نفس است باری بگو که نفس را بجانب کدام بران غبت
 میانی که بدن بافتن تقیید مرغوب بن بگ از تقاضا باز نخواهد است او بن مجنون که بر همان سیر
 روح طعیده بود و غیر عقیده که از بد نیست بل سیر که بیشتر از جانب عقیده متوهم بود و او را بسیار

ست علاوه اصل معانی روشن روحی چنان بود که نفس و روح و عقل که هر سه یک جسم مرکب
 از شکر و همراه روح بود اندکی با رگی چنان ابتدای سخت که عبارت از زمانای محضت قبل
 از مهلت تو به هم نیاند و عین در وقت کار شب و هر اقرار با و ارثان محضت کرده کامل میل فی
 حال نموده و بد که همان حال گرفتار و قتل شوند و مهلت تو به نیاند و من عین در آن حالت قتل
 هم که اکنون آن مفهوم شویم و چون میگویند چه شد فقط لایحه بدن خیال آن ملعون گفت
 قیله زن مشهور و بازاری نام بر آورده است و از من تو هم بودی صورت شناس شده
 این مردم که همین شیر دارند خوف فشا چه بلکه خود فخر جا بجای تکلف می گویند و فشا با
 ی کنند پس در صحبت چنین س عده مطلب که خوف مطعون خلاق دولت با نیت کجا
 اقی می ماند خلاف مستورات پرده نشین که نفس آنها شناسند نه آنها کس حرف افشا بلکه
 تیغ تیز گردن آنها نهند سر دهند و سر دهند حسن جمال آنها را اگر به بنید امثال عقیده یازند
 باین این آنها را بر بکنند است آن آب حیوان پر پرده طلقات است این وظایف هر فریبی چنان بود که
 و عقل هر چند عقیده روح باخته بود و ند پسند کرد و ند و همین خاطر روح خطور کرد و ند که این پیر می توانست
 بسیار درست مناسب و بجا می کرد بهار جانب عقیده با بری هر جانی که هر دم هجوم عام در خانه
 میباشد نایبیت اینجا یک نگرانی شدیم و نمید و سنجید که آن علیم و خیر در هر حال بر حال
 نگران از عواقب امور آگاه مگر شیطان تا همین جا منتهی است و مگر آن خیر الما که این را با نیت
 سبقت دارد از نجات که میفرماید و مکر و افسوس

و مکرنا مکر و هم لا یشرعن فانظر کیف کان عاقبت مکرهم
 و تعالی که روح و نفس را از سیر ناچار و در دست این شوم شدیم گرفتاری و هر دو سر یک نقد

ملاقات خود از آن ملعون بپاخته کرد و در عجز و برانگیزند و آخر کار نوبت سوخ با این غایت شد که آن ملعون
 نسیب که همین انجلم کار از پیشتر سید است بطوری که روح را هم خیرش باید دید که چگونه برای حفظ روح ^{عقل}
 بلکه نفس هم تقدم با حفظ نمود که مثل عقیده ایشیه شناسا چه بلکه فدای روح گردانید حتی که آن ملعون
 تلبیس هم نفس بلکه عقیده عامی خود دانسته صحبت غیبی عقیده که بلا اراده و بلا ابتها هم پس بر
 واقع شده بود و حال غنیمت مانده خود دانست از اینجا بطف این بیان لطف حاصل باید کرد که کید شیطان
 را ضعیفی نماید **كَيْدُ الشَّيْطَانِ كَانُ ضَعِيفًا** و کید خود را همین مگوید که است
كَيْدِي مَتَيْنٌ درین مقام با معان نظر ملاحظه در کار کرد و بر آید که ایست تا کجا بحد کمال
 بود مگر کید همین او و تعالی سید است که روح را سگناه و ناچار می دید با حفظ روح بر آن بقوت و منانست
 که آن ملعون هم بقا و کلا **كَيْدُ الشَّيْطَانِ كَانُ ضَعِيفًا** بر آن شعر شد معنی کید متین است و لطفش آندید و در صحبت
 ظاهراً خواهد شد از اینجا است که ایشیه فرموده است **ان عبادي ليسوا عليهم ساءة**
 اعد هم بر اهل سخن روح مجرد را که آن علم و خیر پیشتر با عقیده شناسا و مال برای سخن و زکر کرده
 بر سخن عقل فریب و که ظاهر عقل هم پسند کرده بود و نفس هم منظور نموده بود خیال نکرده جواب آن ملعون
 به قولیت و زحمت گفت که الحق انهم قبايح ظاهري ملاقات عقیده ظاهر و صریح مگر یک سو و ان عرض با زار
 با اجازت اطلاع سر کار حاکم علانیه ارسودا اگر نامی مشهور خریدن که اگر ظاهر هم شود سامع خراب
 نتوان گفت که معاد و اندر چندین سو و الالوق چنان شتری نبود و مواخذه اخروی هم مثل زنا می محصنه
 است در صورت توبه و استغفار امید مغفرت است که در حالت رضامت طرف ثانیه و گرفتن ^{خاص} اجود
 حق عباد و ساقط است بین حق الله که باقی ماند باقی به و استغفار بر این تا قیامت مفتوح است
 زنا می محصنه بفرض اگر بر گونه حفظ و احتیاط و اخفا بدولت حضرت پیر صورت است رضامتی
 اجرت هم عمل آمد مگر قبول لغی به بدون ضا و اجازت شوهر او چگونه ممکن که حق العباد است آری

حضرت پیر و مشر رضا و عفو شوهرش هم ندیده خود گیرند و مرا از پیشتر برین طعن کرده اند
 تا بجان آمدن ازین اهی و صورتی نیست اینک بخشی حاضر و راضی ام بهر خانه و محل که زید جان
 منت پذیرام انجرف را که در حقیقت جواب پذیریت نفس و عقل بود و معقول است که هم کرده سرزود
 کردند و ان ملعون هم چنان فرودماند که مفهوم فیهت الذی کفر نمایان شد چون ابی نایف درو
 خود اندیشید زیاده اگر که مشق تقریر و حجت درین امر خاص کرده شود نشود که چنان صید عالی ناره
 بدام توحش شود و درم خورد و لاجرم آسته آسته هم باید کرد و آخر کجا خواهد رفت باری همین طریق
 بنای کار انداخته آید مضائقه حسیت بدین تصور گفت که بهتر ما را هر گونه رعایت از این نفس شما مقدم
 است باری پیش عقیده هم همین است بی تکلف مثل دگر او باشند شهر بی پرده علانیه رفتن غالب
 که شما هم پسند نکنند زیرا که او ما و شمارا در آن صحبت با مقام برسد تقوی دیده به ارادت آمده بود و آن
 که بچنین حال بر دروازه خود بچنین سوال خواهد دید چه خواهد گفت انجرف از روح هم پسندید به تبدیل
 ظاهر و تبدیل لاس و تبدیل وضع رفتن صلاح وقت نمود بهر حال الیس آن وضع حیه دستار سجده
 تبدیل داده نوعی که دستور این مردم است بل باس او باشند آمده مقدار معین بدست عقیده سینه
 و دباغت معقول نموده هر دو را در خلوت یکجا کرده خود بر دروازه بنگهبانی استاد و منتظر وقت نشسته
 روح هم مقتضای مصلحت وقت ریش فروشته را به تحت انکس بالابسته به تبدیل وضع و
 لاس فکر کار عجز اول شد مفهوم این شعر که فقط کارم نه از بوس کنار است **مطلب**
 بیان لطیفه ادراغی النون که روح و عقل و نفس سه سکه پس پاشد در کوزه ای و بیرون ریختند
 خط و نجات در عالم ظاهر ظاهر نماید مگر از آنجا که روح در اصل او و بدل کاره و ما جاره و مجبور بود و با
 کارم بناچار می بینت تو به برای بازداشتن سگ نفس خط نفس تر و داده بود لاجرم معنی
 الا ما رحم ربی وقت در غمی در رسید و تشریح عالم ظاهر چنان ظاهرت که عقیده از پیشتر

و آن در عالم
 منتظر
 بود

هنگام آمدن پیر ضلالت تا اینوقت جمیع حرکات و سکنات خلاف دستور او باشند زمانه نیست
 خیال کرد که شاید مرد اجنبی از دیار دیگر باشد مگر دلش برینیم نیشست تا آنکه هنگام گرمی صحبت و خصلت
 آن تحت الحکمت فرو کشید و پرده را بر زدستی از روی کار بر انداخته در خود شناخت و متحجانه با او
 دو سه ماهه گفت که ای حضرت روح خیرست باین تقوی و طهارت و تقدس و از او ترک دنیا این
 چه عمل است من هر چند همین کار و پیشه دارم نه برای مثال شما که **الْحَيَاتُ الْطَيِّبَاتُ** آمده است
الْحَيَاتُ الْطَيِّبَاتُ معاذ آمد آن تقوی و طهارت و زهد شما کجا رفت که این قدر اسه
 نفس شد روح گفت که هر چند این همه قبائح این گناه کبیره من هم میدانم مگر چون هیچگونه
 عظمت نفسانی که مخال عبادت بود نجات نیافتم و صلاح پیر طریقت ناصح مشفق هم بدلا
 شرعی و عقلی و نقلی همین افتاد و لهذا دفع تقاضا و ارتحاب این حرکت ضرور شد که باب
 بجز مغفرت و وسیع است عقیده گفت چه عجب که آن پیر طریقت ابریس باشد و الا دلائل شرعی
 بر زنا می صریح که کبیره مخصوص است چه جادوست مگر عقل هم شریک حال تو بود که فوراً بجز شنید
 دلائل شرعی و ادبایات خلاف حکم شارع در معانی آیات کلام الله لاجول گفته کنار و سبک
 و آنکه ترا بر این اراده و ااثق کرد و بصورت نیکو و عذر تو به بر دلت آراسته کرد و چه عجب که از فریب
 نفس باشد باری همین عجب است که ترا همین جا آورد و بزنا می محصنه تر عیب نکرد روح گفت که حق
 پیر بر همین اصرار داشتند و عقل و نفس هم همین را پسندیده بود مگر من خود همچو عنده منطوقند ششم عقبت
 گفت که سبحان الله باز و شناخت آن پیر ضلالت چه شبهه باقی ماند چرا فوراً لاجول گفتی و کنا
 نکردی مگر عقل ندستی آیا کار پیران و مرشدان همین باشد باز پرسید که آنکه از طرف تو مع ابرت
 پیشتر پیش من آمده بود که ام بود روح گفت که همان پیر صاحب عقیده خنده متحجانه بل متاسفانه
 گفت که نام آن ملعون را شناختی این کار شیطان است یا کار پیر طریقت معاذ کجا می آید

عقل تو کجاست باز گفت که آن روز که من در صحبت تو رفیق بودم آن پیر مرد که اول کتابی در دست
 حری باه انگیز خوانده بود کدام بود روح گفت که همان پیر طریقت بود عقیده گفت سحافانست
 پیر طریقت همچنان مییاشد که با شعار مبهی تر غیب نامبروان کند باز پرسید که این وقت آن پیر
 بجای گذشته آمده مگر در همان مسجد بوده باشد روح گفت که نه بل بر همین دروازه نگهبان و محافظان
 است عقیده باز استغافه نموده لاجول خوانده گفت که لا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ
 تَكُونَ لَهُ عِبَادًا وَهُوَ كَرِيمٌ زیاده ازین فریب نفس و شیطان چه خواهد بود که چون پیر را خیال
 رده بصورت نیکو بردت آرست آفرین زین لَهَّ سَوْءٌ عَمَلُهُمْ فَرَّاهُ حَسْبًا
 بزخیر و مقبوضه و هوشن بجا کن همین را خطوات شیطان و فریب نفس میگویند هنوز و توبه باز
 مهلت استغفار باقیست لاجول بخوان فقط هر گاه بدین پرده مفهوم که آن کتاب در میان
 زبده بود اگر دیده و غیبی چنین حید در رسید که از مشیتر عقیده را درین صحبت رسانیده این
 کار را سخ نموده بود روح هم کیارگی از خواب غفلت بیدار شد و بسیار متشده متاثر شده
 هسل کارنگر سیت و عقل هم بر حساب و انتباه آمده پذیرفت و نفس هم کجاست
 خود بسیار متزلزل شد که کدام جانب اختیار کند پیش روح و عقل که جزای چشمه کجا است
 و پرده از روی کار خود و مربی خود بر افتاده دید هنوز بجز جانب اسیس مفری ندید
 روح و عقل بسیار ممنون عقیده گردیده و توبه از سر گرفته متاثر شده لاجول خوانده
 و عقیده را بجای وی چنین انتباه بلکه بدایت آن همه جوره عینه معاصیه و عینه
 بران افزوده لاجول گویمان بر جاست و قصد بیرون رفتن نمود که عقیده و فحش
 دست برداشش آوخت که کجا میروی من کجا میگذارمست ما را هم همراه ببر روح گشت
 بدان گرفت که این چه میگوئی و چگونه میتواند شد معاصیه را در خلق رسوا می کنی

این پیر مرد که اول کتابی در دست
 حری باه انگیز خوانده بود کدام بود روح گفت که همان پیر طریقت بود عقیده گفت سحافانست
 پیر طریقت همچنان مییاشد که با شعار مبهی تر غیب نامبروان کند باز پرسید که این وقت آن پیر
 بجای گذشته آمده مگر در همان مسجد بوده باشد روح گفت که نه بل بر همین دروازه نگهبان و محافظان
 است عقیده باز استغافه نموده لاجول خوانده گفت که لا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ
 تَكُونَ لَهُ عِبَادًا وَهُوَ كَرِيمٌ زیاده ازین فریب نفس و شیطان چه خواهد بود که چون پیر را خیال
 رده بصورت نیکو بردت آرست آفرین زین لَهَّ سَوْءٌ عَمَلُهُمْ فَرَّاهُ حَسْبًا
 بزخیر و مقبوضه و هوشن بجا کن همین را خطوات شیطان و فریب نفس میگویند هنوز و توبه باز
 مهلت استغفار باقیست لاجول بخوان فقط هر گاه بدین پرده مفهوم که آن کتاب در میان
 زبده بود اگر دیده و غیبی چنین حید در رسید که از مشیتر عقیده را درین صحبت رسانیده این
 کار را سخ نموده بود روح هم کیارگی از خواب غفلت بیدار شد و بسیار متشده متاثر شده
 هسل کارنگر سیت و عقل هم بر حساب و انتباه آمده پذیرفت و نفس هم کجاست
 خود بسیار متزلزل شد که کدام جانب اختیار کند پیش روح و عقل که جزای چشمه کجا است
 و پرده از روی کار خود و مربی خود بر افتاده دید هنوز بجز جانب اسیس مفری ندید
 روح و عقل بسیار ممنون عقیده گردیده و توبه از سر گرفته متاثر شده لاجول خوانده
 و عقیده را بجای وی چنین انتباه بلکه بدایت آن همه جوره عینه معاصیه و عینه
 بران افزوده لاجول گویمان بر جاست و قصد بیرون رفتن نمود که عقیده و فحش
 دست برداشش آوخت که کجا میروی من کجا میگذارمست ما را هم همراه ببر روح گشت
 بدان گرفت که این چه میگوئی و چگونه میتواند شد معاصیه را در خلق رسوا می کنی

کرده گمراه می کنی همان قباح است که می گفتمی صریح تر و قوی می کنی عقیده گفت خیرست چه میگوی منو
 بهوشش آمده سبحان الله آن قباح است نبود که بفریبش شیطان را راده حرام و دشمنش اکنون که من را
 حلال دارم و اینک تو به کرده با تو نکاح میکنم درین قباح است دانی مالی مگر بنور نفس و شیطان بکار خود اندر دانی
 که من اینک تو به کرده از گناهان پاک میشوم و همه مومن است کل و شرک ضروریات ترا که مایه پریشانی خاطر
 و مشغولهاست بذر خود میگیرم و ترا بجز نادانیه کاری و تعلقی و مشغولی نمی ماند و حاجت تو بحلال
 میشود و باز مانع عبادت مایه پریشانی خاطر تو چه تواند بود روح هم که مبارکت و زیر عقل تامل کرده
 رای از همه صلح و بیسج جانب فتح درین یافت با شریعت هم موافق یافت لبم اند گفته و
 عقیده گرفته بیرون حجره قدم نهاده آن سر مرز و واضح که بر وجه نگهبان استاده بود رنگ در کرده
 متحیر و متعجب شد عقیده فوراً الاحول بر خواند که البیس لرزید و دانست که حال حسیت چون از
 الاحول میگوید بحال سخن یافت گریزان گریزان مایه روح گوید آن بود که آخر بفریبش بود که در
 و نصیحت مدت دراز ما را که همه موجه مخصوص و معقول بود و بیساعت فراموش کردی ندانسته که
 را اول تعالی لفظ ضعیفا تعبیر فرموده و مگر زبان البلفظ عظیمی او این وقت بر تو متحان
 آن کید عظیم بر تو چنان کار کرد که ترا بیکار کرد و انا لله و انا الیه مرجعون مرار بار بار
 می آید که مرید دیرینه بودی از هزاران قرن بدین هزاره و قنار بتاعه آلبت
 روح که چنین مضامین و نصوص قطعی در باب غلبه کید زمان شنید و بنور با عقیده هم معامله نشیاده
 استخالی بهم رسانیده و نیز احتمال داشت که سبک بدین فتنه همه خانمان مال و دولت اما
 خود که داشته بکنیزی مومن است اطاعت من چگونه خواهد بست بروای امثال من چه دار
 عقل هم بچو خیالات را قوت می آید که البته قریب بعقل بوده شاید اینهم از عقل کید که
 باشد بدین خیالات فی الجمله برین سخنان اندکی گوشش استاده که عقیده از چشم او بر وزنک

این روح نبرد گرفته بخود در شید که انهم از خطوات شیطانست با بر جلدی غافل شد عقل او کجاست
 اندیشی که این کویان نکو لفظ کس کن که مخصوص در زبان صراحت است که آخر کار قطع
 این است منتهی شد این کوی بلید هم عظیم بین تمام تخصیص دارد و مقابل آن تعریف
 علی العموم وارد است که لیس الذکر کا الاتی او نیز مفر ما بدیگه است می نهد و خلق لكم
 من انفسکم ازواجاً لتکونن لیهن و جعل بینهن مؤذنه و رحمة لکن اولی
 اعینهاک و ذریعتها من الشیطان الرجیم نسبت بزین آمده است یا فسوب مرد
 فقبتلها رجا بقبول حسن و انتھانبا احسنا همچو مرتبه حسن قبل نسبت بزینست یا
 از مردان فرعون بود که دعوی خدائی کرده انار لکم الاعلی گفته بود و فرشتگان چنان مرتبه
 که مفر ما ید اعرات فرعون اذ قالت کتب ابنی لعنک بیتنا فی الجنة علاوه
 معنی اصطفی البیت علی البیتین خود معلوم است زیاده از راجح خواهد بود که حسب
 علی الهد علیہ وآلہ وسلم در تمام نغمای عالم همین و خیر است پس فرمود که الطیب و النساء و صلوات
 شریک نبود که از آفرین عینی فرمود باری بگو که در باب شیطان هم در تمام قرآن بحزر جمع و لغت
 ابدی و تکفیر تر و دید و استکبار و استعاذه و پیرین کردن از مکاید و وعد و استنشجانی است
 مدح هم آمده است و زیاده برین مدح زمان در سوره عمران و سوره نساء باید دید انهمه امیک سخن
 البیس فراموش میکنی روح این همه را شنید و باز متاثر و متغیر شده بپوش آید توبه و استغفار
 نموده لا حول و لا قوة الا بالله مجال توقف نماز خاک بر سر کنان که کجاست همگی است
 شیطان نبود چه المجر و لا حول و لا قوة الا بالله توفیق نشد و جواب سخن حضرت شریفان
 عقیده روح را از قابوی خود بر رفتن نداد و در هر سخن محجوب و معقول متاثر می کرد و آنرا توفیق
 حیران بریشان با نفس اماره و صلاح پوست که حاله علاج وجه تدبیر اکنون آنجا پیش اغوا

خطرات نفسانی و شهوانی و باطنی و باطنی هم باطنی مانند آن ن عقلیه تا شبه همه را متکفل شد که گفته است
 زن نیک و خوش سیرت و پارسا کند و دور ویش را با و شامه و انظرف روح که صد مرتبه تازه آن
 نفس و شیطان برداشته بجز حاصل کرده مرتبه عداوت را با نفس شیطان قوی تر کرده بود و عقل
 هم که از پیشه نقاری با نفس و هشت معین تر شد و عقیده بیبونت و اہتمام همه ضروریات تا تخلی متکفل
 شد روح را بجز یاد الہی کاری و نفس و اوس را و عملی مانند لاجرم ریاضات و گزیم از ترک لذات و
 تغلیل طعام و خواب و نوافل صوم و صلوة بر عبادات مکتوبه افزود تا اینکه نفس اماره عاجز شد
 شکایت پسین آیس بر دو چاره کار بست اہمیس کہ از مرفعت و قضا و قدر پیشتر خائف و لرزان بود
 این فریب و تمیس بکار برده بود کہ پیش تر وقت اکنون کہ باز بہمان مرفعت کار افتاد و جو و فرمودہ
 را ہم بابت رو بکاری همچو محکمہ نمی شد و محتاج مختار بود و بجز اہمیس کسی را لایق مختاری چنین محکمہ
 اہمیس و بد کہ اگر مختاری قبول نمیکند اعتبار و حجت خود پیش نفس ہم باقی نمی ماند و اگر قبول میکنند و
 محکمہ و خل و گذر چگونہ ممکن کہ راندہ ہما نجاست آخردین خیال کہ اگر در آن محکمہ گذر نخواہم یافت سرد
 عذری معقول بہت خواہد آمد و از آفات رو بکاری و جوابدہی کہ بگونہ معرض خطرست نیز محفوظ خواہد
 دورا نگار کردن بہ وقت نامروی و کم حراتی یافتہ میشود چار و ناچار ہمو تصورات قبول کرد تا آنکہ
 امارہ حجت ہامی مرفعت کہ پیش عقل سلیم اظہار کردہ بود با چند حجت ہامی دیگر کہ اہمیس تعلیم کردہ بود مثل
 ریاضتہامی شاقہ و تکالیف ما الایطاق سوامی عبادات مکتوبہ کہ خیر از بہا شبیہ میدہد افزودہ خود را
 و روح را سپاہنت حسب اصطلاح زمانہ قرار دادہ تصدیق مختار نامہ نمودہ سوال گذرانید و مقام
 بحدق قضا و قدر مرفعت و ایر کرد اکنون این فصل چنان محکمہ دیدنی و شنیدنی و سنجیدنی و دل
 نہادنی بلکہ دل دادنی است **اللہ لَقَوْلِ فَصْلِ وَمَا هُوَ بِالْمَزَلِ**
 بتراحت مکتوم این گفتار بہ ہزل گذارید و بردارید در اینجا اندکی تا مل در کارست کہ ہر فرد پیشتر

اندکی هم ارتعاشات عالم غفلت خاطر خود فراموش کرده سز مجیب مراقبه فروروده چشم حساب کشاید
 همین معامله و محاسبه و مناظره و محاکمه بای روح و نفس و عقل و شیطان در هر حال موجود است
 فاعتبروا یا اولی الابصار انکم فی صورۃ تصفیه این مقدمه از روی انصاف و رعایت جانین است
 کار از محکمه و قضا و قدر و مستدرع محمدی قرار یابد جهان معامله بر نوع بشر را باید که بمیان روح و
 لفظ و معنی دارد تا کار بمنزل سده آدم بر بیان حکم خیر و بد اندکی گوش بر کلام پیوسته
 یا احکم الحاکمین انت تحکمون عبایدک فیما کانوا فی عهد
 یختلفون فاحکم بیننا بالحق ان عالم النفس و الخفیات که از تمهید و کجاری و نفیات طرفین و
 جتهای مرافعه آگاه چه بگوید خالق همه افعال شایگانست و الله خلقکم و ما کنتم فی
 مکر اطهار از زبان اهل معامله هم شرط عدالت است تا گنجایش عذرو انکار باقی نماند لهذا اول است
 دستور عدالت فیصله اولی و جتهای مرافعه را بواقعی ملاحظه فرموده و مختار طلب شد مختار محکم
 در رانده همین کجبری بود جرات پیش قدمی و حکم باریافت تا نظر محکم ندانند و او که قال الحق
 منها مده و ما مدحورا از جانب حاکم علی حکم رسید که قال فاخرج منها
 فانک رحیم و ان علیک لعنت الی یوم الدین
 آن ملعون بجای آت چشمش ریخته بود از شیشه همسج و انست و از زو اول همین طوق لعنت گردان
 وشت خائب و خابره آمده چها تفهیمات و دباغتها که نفس نموده و هیچ قوت نفعی از شست نشسته
 متزلزل بود اکنون متزلزل تر شد و در دل اندیشید که در شرک است این ملعون تا باطل است
 بمراد خود روح را هم بدوزخ برهنه انیکه خود را از دوزخ و ارا نام جلافت شرک است و طبیعت روح کرا و اولی
 قطبیک تو به حفظ از دوزخ و دخول در صله صنوان یقینی منتهاش از منتهاش منسبت بر اضیة فرجیت
 ایمانی از است آن ملعون هر دو به صورت نفس را می و همانند که با استیجابی کلام شریعت است

Marfat.com

بسیار نبوده است با روح در سازد که وقت حکم طلب بالاصالت از محکم قضا و قدر در سید
 سخن نداد **سببش** آنکه ایس لعین قطعاً از رحمت و مغفرت حق محروم و ملعون از انوار
 بخلاف نفس که هر چند اماره و محکوم ایس باشد مگر در هر حال سبک تو به امانت استحقاق عفو
 غفران دارد و در صورت اطاعت و تبعیت روح لیاقت مطمئنه و مراتب بالاتر دارد و لهذا نفس بالاص
 حکم باریافت و روح مجبر و که همین مقرر او بود از پیشتر موجود بود مگر از بسکه نفس از پیشتر ترسان
 بود جرئت سخن نداشت و بهین جهت ایس اختیار کرده بود اکنون که حال اختیار ملعون جان
 هر چند پیاس حکم حاضر شد مگر بسیار خائف ترسان هوش و حواس بیجا نداشت کار گزاران محاک
 قضا و قدر به لیسیت نرمی و دلاسا و استمال تمام استفسار حالش کردند و اظهاراتش گرفته
 بچگونه سخن و حجتی و عذر بد و حسیاتی نماند هر گاه نفس بچو رعایت غیر مترقبه بحال خود دید
 در ادنی استمال فریب شد و از خوف تنگ گیری مطمئن شده هیچ دقیقه از گفتگو زیادت مبر
 و سخن و استلا و تفکرات و تعلقات و مشغولی بیچارگی و حکمات شاقه روح و قدر فرخواند تا این
 که در بیان ملا اعلی کار گزاران محکم قضا و قدر هم او را حاضر و بی اختیار داشتند مگر پیش آن
 بیات الصدور عالم الغیب و الشهاده همه سر و علم و فریب باطن آشکار بود که **و ان تبدوا ما
 انفسکم او تخفوه یحاسبکم به الله** میفرماید الا بار تمام محبت و قانون عدالت
 اظهارات بانی ال عاظم قلمند کردن شرط بود بعد از این رعایت است و در عدالت از روح نیز که حاضر
 بود و آن شد که تو چو بگوئی هیچ گفت جز آنکه بیان جان در هرگز زبان قال تو اندیشه چه جاود
 که او گفته میزند علاوه خط خود را خوب بخواند و بسنده به خود نوشت که فهم **لست بها**
خوش خواند که یعلم من خلق وهو اللطیف الخبیر و بقدر التبه عرض داشت که اگر
 سرشته عدالت از زبان من هم اظهار شرط است تا همه اظهار من همان است که پیشتر از نفس

Marfat.com

بطور فصیح و فہم کرده ام و آن ہمہ تمامہ شامل مثل مقدمہ است فوراً بر عایت قانون عدالت شامل شد
 زحکہ اولی طلب شد و حسب دستور ملاحظہ درآمد بعد از ملاحظہ روح را حکم شد کہ خبر دار خانوش و نفس
 بلا واسطہ پیشگاہ جاہ و جلال جلت قدرتہ و تعالی کہ بر بارہ طلب شدہ بشرف چنین خطاب شد
 ردید کہ امی نفس گوچہ تکلیف مال الاطلاق و چہ یا ضت شاقہ بر تو نہادہ ام کہ روح انجہ حکم شرع
 ترا تکلیف میکند انہما احکام ماست برای ات خود کہ غیر تکلف و مزبور العلم نمودہ پس ما چہ تکلیف
 شاق زیادہ از وسعت طاقت تو بر تو روا داشتہ ایم کہ محال و دشوار و مانع ہمہ کار و احکام
 شرعی است بلکہ در ہمہ کار و بار و معاملات دنیوی ہم اگر موافق شرع بعمل آری عبادتی و اجری فرا
 دادہ ایم و ما جعل علیکم فی الدین من حرج ہمین کہ ما را واحد و لا شریک
 در دل عقیدہ داشتند و بعث و نشر و بہشت و دوزخ و ملائک انبیاء و کتاب سماوی را بر حق آستند
 پنج وقت نماز ادا کردند در تمام سال یکبار روزہ داشتند و در تمام عمر حج کعبہ کردند و در چہل و
 یروسیہ بعد یک سال از کوفہ دادند پس در چہ محنت و چہ مشقت و چہ ریاضت و چہ مجاہدہ و چہ جرح و کما
 و بار و دیو بست کہ اینقدر ہا بر تو شاق است و نہیم نیز اول فواید دنیوی نگردد تا ما ہما و کمال
 تسہیل پس بعد از اجر اخروی کہ انتہائی ندارد ملاحظہ کن اول ما را واحد و لا شریک احکام ما را
 داشتند کہ مراد از ایمان تو حید است در چہ مشقت و چہ محنت و چہ تکلیف و چہ مجاہدہ است کہ از صلوات
 قیامت نیست فوائد دنیا صریح کہ وقعت و غرت اعتبار و تدبیر امانت داری ایمان را بر تو
 این نیابت است محتاج بیان نیست و این معنی ما یہ ہر گونہ فواید دنیوی است ہر گونہ ایمان را
 میگرد و مشاہرہ میدہد و لعن بالعکس و آسانیش خود طماہر کیچ شقتی و محنتی نمی خواہد فقط عقیدہ
 درست و ایمان کامل و صدق و نفس از قلت و کاست کہ اقر باللسان و تصدیق بالقلوب
 و اجر اخروی اخود دانی کہ صدی ندارد و موسم نماز گزاردن کہ ہر وقت بہ بہت با طہارت ثابت

ضرورتاً و اینگونه واقع بلیات و آفات و آسیب خبابث و اجنه و شیاطین است و آسانها
 در این نظام که بشر طاققت بدنی و نبودن عذر شرعی ادای فرایض مکتوبه خود سهل و آسان است
 در صورت عذر بر رعایت هر عذر احکام آسانی جدا جدا موجود و مخرج اگر آن مسیبت
 یا عذر یا چیزی یا ضرری با استعمال آب متقین داری **فَتَيَسُّوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا** علی بن داود روایت
 بهم بر رعایت هر عذر بقدر سعادت طاققت احکام جدا جدا موجود است که استاده نوشته
 پشت بر فراش گذشت یعنی که منتهای کارها شاره چشم هم رویت لبس علی الاعمی
مَخْرَجٌ وَلَا عَلَى الْاَعْرَاجِ مَخْرَجٌ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ مَخْرَجٌ و اگر در وقت باشد
 در آن هم قصر است پس در این صفت و چه صیبت است که بت با این استغاثه و مرفعه رسانیده و
 او در دنیا و اجرا و در آخرت چه گفته آید که ظاهر است **اِنَّ الصَّلٰوةَ تَهْتِكُ عَنِ الْفَحْشَاةِ**
وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ وَرَدِّهَا اِذَا كَرِهِيَ لِقَوْلِ تَوْحِيْدٍ تَنْكَرُهُ هر دو از صبح تا شام ترا ببرد و دری گرفته یکدم بر ارادت
 شاکه و حکم نجات ندهد بر آن پنج تنگانه هم مشقت باگور میکند و هر چقدر مجال عذر و انحراف
 از حکم و نیتوانی کسی که ترا از عدم بوجود آورده اینهمه ر بومیت و پرورش و صیانت با
 نموده بی منت زق میرساند یکدلی اولی حکم او که انهم محض مصالح و فواید دینی و دنیوی حالاً
 و مالاً برای تست بان آسانی و عذر پذیری با که بیان کرده شد از تو نمیشود و ازین تکلیف نالان
 بوده و شاق میدانی سووم صوم که محض تبدیل اوقات طعام است پس چه تبدیل اوقات که نسبت
 اوقات سابق نیکوتر از اوقات دیگر معناه اوقات طعام دو با متعارف است در ایام صیام سه بار که
اَفْطَارُ رَوْمٍ غَنَّا سَوْمٌ سَحْرٌ حَتَّى يَبْيُنَّ لَكَمُ الرُّحِيْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الرُّحِيْبِ الْاَسْوَدِ
 در دنیا فواید بدنی طباطبا هر که بمنزله سهل است اختلاط فاسده تمام سال تحلیل میکند و هیچ مشقت
 و ریاضت میخواهد در هر حال نشستن استادن رفتن و رفتن گفتن سکوت کردن داخل عبادت

و اینکه مصباح دنیوی است و ساینها نیز ظاهراً بر آن گفته اند **رَضَا** و علی سفر **فَعِدَّة**
آیات و اخراج و کفاره هم در صورت عذر جائز و هرگونه آساینها و سیرای تو در هر حال
 عمل که بر یاد الله بگو **الْبَسْرَا** و لا یُریدُ بکم العسرَ لیس آنچه شقت
 تکلیف شاق است که تاب نیاورد و نوبت باین غایت رسانیده و ثوابات اخروی و معلوم است
 بی بر عبادت اجری معین است اگر صوم بذات خود موقوف داشته ایم که بر وقت ظاهر خواهد
 بارم در تمام عمر یکبار حج فرض کرده ایم شش و شش و شش و شش و شش و شش و شش و شش
 سبب آله بعد قطع همه عذرات حظ دنیوی از سیر و تماشای عجایب بلدان غریب و برای
 خود ظاهر و آساینها و صورت قطع عذری استطاعتی نیز ظاهر و اجرا خرویی چه توان گفت
 معلوم است **مَنْ حَجَّ مِنْ بَيْتِهِ فَحَجَّ إِلَى اللَّهِ وَ سَوَاءٌ لَوْ تَدَارَكَ الْمَوْتُ**
فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ ط و اگر عذری استطاعتی قطع نشد مگذرد رسم خواهی بود
 مزینت و اراده راجح من عمر شرط است پس درین چنانچه یافت و مصلحت است که باره جنگ و
 پیوستی مدعیان پیش آمدی تخم زکوة و پیل درم یکدم پس در مقدار چه نقصان و چه
 تو میشود که چهل تنوار زانی داشت بنام او یک میسدهی فائده دنیوی خود ظاهر که مال
 نمی پذیرد و همیشه و تیرقی وارد و آسانی هم صریح که در چهل یک دن پس سالها
 از همه ضروریات اخراجات پس انداز باقی ماند در تمام سال که تیر اجرا خرویی چه توان
 که محتاج بیان نیست این هم در آن وقت که مال جمع کرده **عَمَّا تَدْرَأُونَ** و این
 پس انقدر چه ریاضت و چه شقت و چه تکلیف مالا اطلاق است که در خود موجوده و بلیس
 گرفته اینقدر طول داده از جامه پرون میشود انیمه که تکلیف شرعی است هر نوع بشر بدان
 و برای هر یک علی قدر حال و عذر سموع و قضا و کفاره هم آمده است باقی آنچه از نوا مثل

و حسنات و خیرات و صدقات و انفاق برایشم افزای موقوف بر خوشی مرضی است بیک
 نه تکلیف هر چه خواهی کرد برای خود خواهی کرد و **مَنْ تَطَّقَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ** هر چه خیرت
 از خیرات و حسنات که ترا یاد و خیال هم نموده باشد برای تو مهیا نموده است و **مَا تَقَدَّمُوا**
لَا نَفْسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللَّهِ هُوَ خَيْرٌ وَأَعْظَمُ أَجْرًا و اینکه ترا شتر محض
 آمر بالسور آفریده ایم و هو حسن نفسانی و رغبت بطرف معاصی حریص بر ممنوعات و کاره و
 کاهل در عبادات سرخیزان تر باشد انهمه ضایل و همه در تو نهاده ایم و **ابین لعین اربین** تم
 هو اهای نفسانی و شهوانی معاون و محرک گرداننده ایم و تو از رغبت حتم و نفسانیت انهمه
 حکمت محض و مصلحت مر الفهمید و محبت غلبه و مسعود و خود و آرسیدی و همچو جسته ما روح مقابله
 و مبارزه بلکه مجادله کنی و اقوال ما را مثل **لَا اَمَّاكَ لِنَفْسِي** و **وَمَا اَبْرِي نَفْسِي** و
اصابك من سيئة من نفسي سندی می آری حتی که بر انبیاء هم خود را بدین حجت
 غالب می کنی و از رغبت سفاکت کردن کبر و دعوی بلند می کنی اکنون بشنو و آگاه باش
 و گوش فرا دار که ما البته انهمه شرور و معاصی تو سرشته ایم و ترا عاجز و دیده **ابین معان**
 تو گرداننده ایم و باو هم فرموده ایم که **انك من المنظرين** و انبیا را هم بر تو اختیار عا
 که بران دعوی گشته بخشیده ایم برین مصلحت و حکمت ماکه او را کن نداری گردن بر می افزای مگر
 نقد میدی که جواب ان معنی هم در پرده بیان شرح معنی ای **اعلم** پیش ازین زبان معاون تو
 رسانیده ایم باز بشنو که روح را هم برای اصلاح همه شرور و فسادات تو و فرود کردن و مخلوب
 را هم نمودن و محکوم داشتن تو آفریده ایم تا انهمه هو اهای نفسانی ترا فرود و محکوم نموده کار من مشغول
 و **و غیره** گرتی است که کارهای من ترا رغبت کند تا از اماره بمقام مطمئن ترقی مالی
 ازین است که مرتبه انسان را از ملائکت گذرانیده ایم و ابو البشر مسجود ملائکت گردانیده ایم

شیر و عبادات همچو نه بر ملک فاتق نمیتواند بود و در غلبه و ترجیح او بر ملک همین است که مثل ترازی بر کرده
فسادات ترا با صلاح آورده کار منصرف میدارد ازین است که روح را در هر حال مغذ و رست
و استغفار او می پذیریم و عفو می کنیم و گناهان می بخشیم و سنیات میجو کرده بحسنات بدل می کنیم
که روح غلبت نفس و شیطان در گناه مغذ و رست و ترا هم بدولت اطاعت روح با روح شریک
از ملائک بالاتر میگذرانیم که قول ما را در افتخار خود بیان می کنی یا **يَا أَيُّهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ**
اصْبِرِي إِلَىٰ رَبِّكَ إِنَّهُمُ صَعِيدٌ طَائِفٌ اگر شیطان است همین روح منم شرط که تبعیت تو کند و وزیر تو
ام نمودن تو مجاهده بکار برد که گفته ام **وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا**
که روح بدین جهاد مصروف نباشد و چه ترجیح او بر ملائک مایه تقریب این ماجه تواند بود و بر این
متباه تو معنی **يَا أَيُّهَا الْعَاظِمَةُ** در آن وقت که خارج از حجت می نمود از زبان حیوان تو پشت ترا دکانند
آن وقت نه فهمید بودی که نوبت مرافعه بی بر دیگرها تا بارسانیدی و ظاهر و صریح که اگر چه شور و در تو نیاورد
روح شریک نگردانیدی روح را بدست و بحال خود شش و ششمی عبادت روح را که همین عبادت
وست چه ترجیح بر ملائک می بود مثلا کسی لعبتی از چوب سازد و در وی صنعتی تعبیه کرده باشد که گاهی آسنان
شود و گاهی نشیند و گاهی نیم خم گاهی از گون شود و در هر حرکت او آوازی معین که لعبت گردان
تعبیه کرده باشد بر آید و هیچ نخورد و نه آسناد که گرسنگی و تشنگی ندارد از انواب نماز و روزه چه خواهد بود
هر چند همه حرکات و سکنت و کردار او با نماز و روزه می ماند که عبادت است و ست نه عبادت هر حال
عبادت ملائک هم که نفس و شکل ندارد نیز چنین است که **لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ بِهِمْ**
فَالْيَوْمَ عَرُوفُونَ صفت شان است که همین صفت و همین کار خلاق بحواله ازین است که گناه علم
ملائک کمتر آید که ماده گناه ندارند انی که ما با امانت را بر زمین و آسمان سیال عرض نمودیم همه
بالا اتفاق انکار کردند و رسیدند و انسان سینه سپر شده بی از پیشه بی تا مل سر در کج نهادند

بوداشت این محض نبود و همین نفس کش بود انا عرضنا الامانة على السموات
 والارض والجبال فابدين ان يحملنها وحملها الانسان انه كان ظنوا
 جهولا پس رتبه ملائک باين درجه کی تواند رسيد از اينجا است که از زبان یکی از بندگان
 که صاحب اين مقام بود بر آورده ام و پيشتر بنام مطارحه عقل بالبليس بگوشتش نور سائیده
 سه نه ملک است ميسر فلک را دادند آنچه در سوسویای بنی آدم ازوست آمد
 که اينهمه شرف و تزیين بشهر ملائک محض بهين سبب است که بر تو غالب آيد و ترا محاکم
 و مغلوب کند و بکار ما فراداد که او را بر تو حاکم و ترا محکوم و مطيع او سرشته ايم
 عبارت از چنين انسان کامل است والايح حيوان ذی الروح متحرک بالاراده خالی از
 نيست مزنی تو اگر بليس است مزنی روح ما ايم که ان عبادي لييس لك
 سلطان از عين عبارت است اگر تو هم اطاعت روح کردی مرتبه تو هم برابر روح ميم
 و صفت افاره ترا بطنه بدل ميکنم و اگر روح اطاعت تو کرد و او را با تو بمقام تو باسفل الت
 ميرسانم با صفت او جهان گفته بوديم که انا خلقنا الانسان في احسن تقدي
 يا بسبب و نفس کارش بدنيا کشيد که گفته شد شرردنا ه اسفل سا فلير
 آدمی زاده طرفه معجون است از ملائک سرشته و ز حيوان گر کند ميل اين ش
 بدارين و ر کند ميل آن شود به ازان من عمل صالحا فلنفسه و ما
 اساء فعلاها برو و باطاعت روح باش و اگر عذري داری باز نما چون
 گفتگو با نفس بحکم حاکمانه و تخويف نبود بلکه حجت و دلائل و تفهيمات موجه و معقول
 نفس را تا في الحال عذر ناچاری و مجبوری و حکم حاکمانه مهيا نشود و لاجرم نفس هم راضی
 شد بدل قبول و منظور کرد آخره پيشگاه جاه و جلال قريبت طلب شد و دست نرفت

ح سبزه نفس با طاعت و تبعیت فرمان برداری روح و روح را بر عبادت
 ملاح و تربیت نفس و روانداشتن تکلیفات مشاقه خلاف شرع زیاده از طاقت
 در صورت سرکش شدن و رام کردن نفس تا کبید گردید روح عرض داشت که من خود را
 حکم شرع تکلیف زاده ام و نخواهم داد مگر اینکه نفس همان تکلیف شرعی را بر عبادت
 م کرده و زیاده از طاقت خود و نموده از کاره و شکلی خواهد شد پس این جا بود معلوم
 اند شد که من درست میگویم یا او ناکه و سنور العملی با تضباط احکام که چنین باید کرد
 چنان نباید کرد بصریح او امر و نواهی فرایزاده آید کاری نمیکشاید و کلماتی کامل است
 عالم و محتسب باید تا بینا بحال هر دو باشد و از هر جانب قصوری بیند تنبیه کرده حد شرعی
 جاری فرماید و نیز عرض کرد که من از گلشن قدس بقول خود در افتاده ام که گفته
بلبل شاخ گلشن قدس او فتاده جدا از گلزاریم مرغ شاخ درخت لا یومع
 و بروج گنج اسراریم الخ اکنون از جنان مقام اعلی که احسن نفوس صفتش فرمود
 چنین مقام اسفل که خورد دنگاه اسفل سافلین گفته بشرکت مجوس که
 آثاره بالسوء در اصل جبلت واقع شده است تنها افتاده ام منزلی معین نفس آقاره جنان
 دشمن قوی که ابلیس نام دارد و اکنون سواهی آن عداوت موروثی عداوت تازه که ابلیس را
 خاصه بدین محاصمه شده است خود ظاهر و در انخوان الشیاطین از شیطان الانس و الجن و در ان
 زمره شیاطین عدو بدین هر دم حفظ و کفالت من که خواهد کرد برای حفظ و نگاه داشتن
 شر و همچو دشمنان قوی و سرکش چه صوت قرار داده ایشان شد که فریب بسیار گاه
 فریب رسیده بطوری که بر دگران ظاهر نشود سینه بسینه ارشاد شد که در وقتیکه
 الطاعت ابلیس اختیار کرده و عقل را پس با انداخته بفریب بگفت نفس در آمده در آن

تاریکی شب با عقیده و ساخته بودی و بیچ دقیقه باقی نماندسته بودی مفهوم لقا همت
و هم بها قریب تر رسید بود در چنان وقت نازک کدام کس دفعه بعد و نور سید به فساد
بدل کرده بود و چنان قبحه فاحشه بازاری از اصلاح توبه نکاح و اطاعت تو انقدر محو کرده که به چنان
خود ترک گفت و قلب با بدستش گردید و شیطان از توبه بحکم و لاحول و عاوذ الایمان ثبات از
لغزیده بود و در آن صحت مسجی که مع عقل و نفس بی پرده و بی تکلف یا رخا و محکوم ابریز بود
صحت اشعار زندانه داشتی در چنان صحت عقلت برای حفظ تقدم عاویز و دفعه حسن عشق
بصوت عقیده که ام پیش تو فرستاده از پیشتر شناسای صوت و معنی بلکه عاشق بگذر که
و هنگام ترغیب نامی محسنه که ابله پس چنان نیت داشت عقل و نفس هم برای همان ملع
سندیده بود و در چنان حال همچو جواب موجه و معقول که عقل و نفس هم ساکت ماند و آن ملع
و قول برای ترا با اوقات عقیده مسلم داشت که ام کس مد و تو کرده بود که اکنون در آنها و انمود
امداد ما یاس منجای ندانی که هر جا که باشی اگر قدر یک و حب یا من قریب بشوی من بگذر
قریب تر بشوم انهمه تا اثر خدیش محبت است که ترا محبت ما یبوی شود محبت ما در چنان
سابق است که باعث محبت تو شده است ندانی که لفظ محبت هم بلفظ محبت مقدم
اگر ازین زبانه از نعمت و محبت بهر نحوایی برود کتاب ظهیر الایمان بمقام خمر
منزل اول بیان اقسام محبت ملبتوی خد به عشق و قطعه حالیه صراط استقیم نظری با معان
پند از سرگروه و وجه بر آوردن مجموع ضامین حالیه از زبان اذل الخلیقه کس مهر برانست
از کماندار میزند از کمان نیز که بی حقیقی کمان ظاهر است فهم من فهم پس انهمه
ظاہر و باطن و در صحت زندانه مسجی و چه هنگام ترغیب نامی محسنه و چه هنگام خلوت با
ما بود با کار آن قبحه بازاری چنانکه نفس را بان طاقت ماره بالسور پیدا کرده کس انجرا

برو اختیاری نبخشیده ایم همچنان امداد خاص خود را هم مامور و تعیین کن و ده ایم که هر که است
شیطان نموده رجوع با آرد سرگشته شیطان بر او نشود و امداد او ماکر خود کند که فرموده ایم
سَتَعَذِّبُ اللَّهُ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ إِنَّهُ لَكُلِّ سُلْطَانٍ عَلَى الَّذِينَ

مَنُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ غلبه تسلط و دخل بلعون همان است که ما و دوستی
نفته ایم اما سلطانها علی الذین یتولون و الذین همونیه مشرکون و اگر شاید

قاضای نفس شبری از تو گناهی صادر شود ترا هم در گناه مخدور داشته ایم و برای حفظ و نگاه
بمعفرت تو نیز تک حلیه بس خفیف و آسان قرار داده ایم که بیک سخن از همه بکاید و شمر و نفس نجات

یافته همه صغائر و کبائر سوای شرک عفو گردید آفریده میشوی مرتبه بلند بخت می یابی نام آن یک سخن
توبه و انابت است حتی که اگر مشرک کافر هم از شرک و کفر باز آمده توبه کند می تخم شکست المسلمون

بنامی صدور گناه و تعلیم توبه از اول در طبیعت جدا اعلامی تو فایم کرده قبول توبه بعد از خود گرفته ایم
و پیشتر از این مرده بشارت داده بدین جمله ترا هم تعلیم توبه فرموده ایم که گفته ام قتلک ادم

مِنْ رَبِّكَ كَلِمَاتٍ فَتَارِعُكَ إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ و سوای قبول توبه و آمرزش و رفع
درجات فقط بخشیدن کفایت نمی رسد بسیار اجتناب من مسکنیم که اقلنا الامم

تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ
پس بر آن که اگر همین طبع بر مجاهده نفس صرف و خواهی ماند امداد ما هم در هر حال شامل حال تو خواهد بود

و دستور العمل و رهنما که برای انضباط و اجرای احکام مسخوای ما از پیشته قبول کن
در رهنمایی و صلاح جمیع کارهای تو مادی کامل است و دستور العمل کامل مادی بیست و دو امر و نوا

فرستاده ایم و در عمل جلت او را حجت محسم آفریده ایم و از شما هم باو چنان فرموده ایم که و ما
أرسلناک الی رحمة للعالمین و در این طبع بر وون و رحیم و مهربان بر مومنان

تفرقه ایچم و بدین عبارت خبر داده ایم که ولقد جاءكم رسول من انفسكم
 عموماً عليه ما عندكم ايضاً عليكم بالموثنين روف رحيم
 بلکه نسبت مومنان از نفوس هم اورا اولی گفته ایم که النبي اولی بالموثنين
 من انفسهم و اطاعت اورا عین اطاعت خود گفته ایم که من طعم الرسول
 فقد اطاع الله ما انیک محبت رضای خود را موقوف بر تبعیت او داشته باش
 این شایسته مومنان از زبان او فرموده ایم که قل انکم تجبون الله
 فان یعونی یحبکم الله پس روشن باین حدیث تا که هر گونه برافت محبت در حق
 ولینت بر عایت و تعلیم تو اتمام خواهد کرد و حکم اخیر این فیصله هم ازها بخارجاری
 مرافق همان حکم با نفس معاشرت باید کرد آخر روح مجرد دست نفس گرفته نشود و آن روح
 شرح مخبری علی بن ابی طالب حاضر شد و زمین خدمت یوسید و اطاعت نفس همان شرح
 عرض داشت که حال دو بکاری مکاره نفس حکم مرافعه خود معلوم است اکنون شایسته بود
 نفس سرکش چگونه معاشرت و معاملات نماید که مقام شکایتش باقی ماند و بر من الزام نکالید
 نشود از محکمه شریعت مصطفوی این چند شعر قول فیصل حکم اخیر تجویز شد که موافق این
 آماره معامله باید داشت تا نفس هم تکلیف نکند و کار هم بمنزل رسد لعل حکم
 آن مرکب گل نفس و مرکب دل تا بی را حله کم کسی بمنزل برسد آن را مچو شد که بعبه گل
 وین را مچو شد که بعبه دل برسد هر کس که یله نمود این مرکب را تا بمنزل مقصود برسد
 و زحمتی بود در شقت بیگشت محروم ز هر دو سوی باطل برسد این را نه یله کند از جا
 محکوم جو ماند خود بمنزل برسد تتمه رو بکاری و حکم اخیر قول فیصل در باب عقل که
 فراسد المؤمن اصلاح پذیرفته عقل سلیم میشود چنانکه آماره اصلاح پذیرفته مطمئن

ایچاکه مقدمه روح و نفس ختم شده بتراضی طرفین و اصلاح ذات البین حسب شرع تصفیه یافت
 عقیده هم که از غیب لطیفه غیبی آمده بود و صحبت و رائی و حکم این فیصله موافق آمد بخوبی تمام صورت مانده بود
 سایشن آمد که یکبارگی عقل فریاد برآورد که من در حال شریک بودم تا اینکه بسبب نزاکت
 و شیطان دشمن من مانده بر شده اند اکنون که روح و نفس هم گرم بخوروند نفس آنچه بقایا است از آنجمله
 سخت و درشت تیریل و توین بلکه تکفیرین که دست خود معلوم است پس اکنون در باب از حکم شریعت چه ارشاد
 ارشاد شده که شریعت محض عقل و حکمت است و هیچ حکم شرعی منافی عقل و حکمت است لاجرم عقل باید که مد
 شریک فوق و مرتب بمصاحب روح بوده و جمیع احکام شرعی معین بر حر و کار فرما باشد عقل با شریعت
 عرض داشت که این حکم صحیح و بجا است و من خود در حال بجز احکام شریعتی بالطبع منصرف و استیجاب
 که این نفس ذات شریف برگاه چه بمصاحبت و طاعت حسب من این احکام شریعتی بمرور نماند
 همان مقام شریعت همیشه است با دراز کرده مرض خبط و جنون بهم رسانیده و فاش عشق و باوه جهاها
 مخرجات و شطیحات و کلمات کفر که بر زبان نمی آید و روح ساده را هم همراه خود شریک کرده عقل
 بچاره راد و ترمی اندازند و ابله نام عاقل نهاده اند گاهی آنالحق گاهی قوی با ذنی گاهی سستی گاهی
 ما عظم تنگانی می فرمایند و بر احکام عقل و شرع طعن و خنده نمایند و ابد می گویند و جهان
 حکم عقلی با حکم شریعت همانست که با منصوص حلاج و شمس و سرمد و غیره بعمل آورد پس اکنون در مانع عقل
 چه حکم و چه ارشاد است تفصیر معارف در جهان حال عقل با شریعت عایت نخواهد ماند هر چه با اباد و
 قتل جاری خواهد کرد و باین شرط و باین اختیار اگر شریکت مصاحبت روح عقلی
 ندارد والا از پیشتر ارشاد شود و از همین جا کناره کنم فقط برگاه عقل جهان سوال معقول است
 کرد جو البس سراسر نبود لبتاد در حکم شریعت جهان تجویز شده که عقل رسم بجا و معقول میگردد
 اگر این عقل ظاهر در باب همچو کسان علی العموم حکم داده خواهد شد چون در حقیقت معرفت با ندارد

همه ارباب حقیقت و معرفت و عشاق حقیقی ایسا چسبند و خواهد روانند که داد و فریاد با دنیا هیچ نیست
بساحت لازم می آید و اگر حکم نداده آید تا درین کسوت خاص عامی چند هم در آورده همه احکام شرعی
را بر هم زود از خودی و خدائی فرق نمی کنند اینهم مایه فتور عام است آخر جز این بودی برای مری
نه نسبت که برای عقل هم یک دستور العمل بین میان شریعت و طریقت و حقیقت و معرفت قرار داده عقل
که در اصل صحت سلطه طبع و معقول افتاده نیست بواقعی همانند و پیره شود و تا موافق به این دستور العمل
اطراف جوانب و حفظ مراتب مذکور داشته کاری کرده باشد انداختن را اولایه شکیگاه حکام شریعت
طلب نموده چنان نمایند و گویند که این شریعت اجماع ظاهر باطن است ظاهر شریعت نام است و
باطن را سه درجه قرار داده اند اول طریقت دوم حقیقت سوم معرفت احکام ظاهر
همه موافق همین عقل ظاهر اند که توداری و احکام باطن شریعت که عبارت از معرفت و حقیقت
خلاف دنیا این عقاظ اند که با این عقل ظاهر در نمی آیند و ارباب این عقل ظاهر که حقیقت بهر اندازه از عالمی
حکوم سید هستند نوعی که ارباب شریعت ظاهر از عالمی با آنها را مجنون و محبط و کافر میگویند آنها نیز ارباب
شریعت ظاهر شکست آلود می گویند و مفهوم معنی **أهل الجنة** بلکه درین مقام فروری از دنیا
ایمانند که هیچ مکان و نسبت از ملکین فانی نشده اند و خود را عاقل با عین فراموشند که مثل آنها
بر مکانی نسبت ایم بلکه بروای مکان نکرده بر ملکین نسبت ایم و مفهوم معنی **بازاخ البصائر**
و **مأطفه** و در مقام درست نشانند که آنحضرت صلی الله علیه و سلم ابره عجائب سموات و
هر شش است و معرفت کرده که ایشان تمام و هر جور و قصد از برت فریبند تمام آریسته به شکار
نظر جلوه دادند و آن عشق کسین گویشی هم جانب نفرموده که **بازاخ البصائر**
و ما طغی اشارت باین معنی است تا اینکه بجان تبه و آیر کردید که مفهوم نمودنی افتدلی
فغان قلوب و کسین از او آید این ازین مقام خبر میدهند این در حقیقت باطن شریعت است

Marfat.com

این مقام که این عقل شریعت ظاهر ابا نیست لاجرم حکم چون با فمعی با ابر با سبب است
 باطن که عبارت از حقیقت از پیشه تا حق و نعمت و طریق سوره السبیل است که در این مقام
 تسلیم شده باطن ابا باطن و ظاهر ابا باطن هر حق دارد تا البته مرتبه عقل سلیم و مسلم باشد که هر دو
 مقام با بجای خود مسلمند یعنی ظاهر خود را همین شریعت ظاهر که با عقل ظاهر موافق است در
 دست باطن ابا باطن شریعت که حقیقت است در و پذیرا که این شریعت ظاهر همه اول و آخر را
 فرا گرفته است یعنی ابدار هم بخیر صراط استقیم شریعت ابی منزل مقصود نبوده است که مالک
 این گفته است **ع** محال است سعدی که را و صفا توان گفت جز در بی مصطفی خلافت
 پیگیری و گزید که هرگز نیز از آنجا برسد و انتهای که منتهای کار بقای بعد الفناست
 نیز در این عالم ظاهر بخیر برده شریعت ظاهر حکم بر ریاست هر که از کم ظرفیها ضعیف خود تو است که این
 ظاهر شریعت بر آید بجز کشف از مثل تصور و سیر نیز تا زیاده شریعت محضی تعذیر و تادیب با
 پس که این هر دو مرتبه ظاهر و باطن را بجای خود تسلیم ندارد مرتبه عقل سلیم نمی آید و اگر فقط به این عقل ظاهر
 شریعت اکتفا کرده از باطن آن که حقیقت است قطعاً انکار دارد و در سالی و محال مرتبه او پیش از این
 وجود و تصور نبوده است لاجرا طعنه نفس است آید که این عقل را در پیشگاه معرفت حقیقت باز آید
 که همین عقل ظاهر است دیده باطن ندارد و الحق ای عقل اگر چنین عقل ظاهر نمی بودی چرا هست باطن
 نظیر رسانیده از کار با املین و ساشتی که فریب پیش از موافق عقل ظاهر یافته بودی از کار
 نزول سلطان عشق فرا کردی غلی نه در بقا ضایعین عقل ظاهر صلاحی از سبب این است
 با عقل ظاهر موافق یافته پسند کرده بود و اگر به عقل سلیم عقل باطن می آید نوبت گفتگو و استدلال
 با انبیس کی می سانی فوراً مثل عقل لاجول استعاده می کردی از پیشگاه عشق مجازی گریزی روح را که
 ساده می آستی او را که باطنی ندی از باطن عقل باطن بودیدی که متعالمه و عشق مجازی بودی

و حوا
 که
 و حوا

نه باخت و بر عایت موقع وقت عبوس هم نشست و با همه نقابست جوابات عقیده جقدر در دست
 که کلمه الناس علی قدر عقولهم علی ندر ایگام غریب نامی محضه چه جواب معقول و درست
 به ابلیس داد که تو هم ساکت شندی و پسندید و الا بشتر نامی محضه از روی عقل ظاهر امون
 دانش بود و هر گاه ابلیس ملعون در معانی آیات کلام الله تاویل و تحریف خلایق حکم شرع بدلا
 عام فریب نمود تو هم بران گوش می نهادی و بعقل ظاهر موافق دیده تسلیم می کردی پس سر
 رسائی این عقل ظاهر تو تا همین جا هست بر عین عقل حکم قتل ارباب حقیقت معرفت بی اندک
 می دبی آنچه در عقل تو نه آید راست "تو ندانستی مگر که خطاست" چو بشنوی سخن اول
 مگو که خطاست، سخن شناس نه جان من خطا انجام است" لاجرم از محکمه شرعیت تجوز
 که دستور العمل به حکم سواد طریق جامع بین الشریعت و الطریقت بعقل سپرده که
 راه اختیار کند و کسی اسپنی رساند تا بر تبه عقل سلیم سیده نفس اماره را بمقام مطهرت
 لهذا حکم شد قناعت کن فقط بر شمع گرد دنیا و دین خواهی، که اهل الجنة بدان
 عبارت از همین باشد و اگر چیزی دیگر خواهی بیاور عالم دیگر که آنجا عشق در کار است عاقل بخند
 جان هم یک مکان باشد برود لبستن از حق است" بود اهل خدا عاقل که مشتاق کلین باشد
 اگر چه عقل و حکم شرع ساقط بیند و ازو که عقل شرع ظاهرین و عقلش دور باشد بقین علم البقین البقا
 انتهای و مقام عشق زین بر بود حق البقین باشد جو عاشق کم درو شد که شام حکم فرماید بجز با هو و یا امر
 نه آن باشد این باشد بود در شرع هم تکلیف تا باشد خود باقی خود هم چون کم شد چه تکلیف این باشد و لیکن در چهار
 اینجا پرده می باید که این خطرات است شیطان در کین باشد ز حد شرع گریز و قدم دوام ابلیس است مخور اینجا
 نزدیک بین باشد نمیدانند برتر است از مقصود او ادانی در انجام همین سلوک راه شرع دین مانند که عشق از
 دارد و ظاهر ادب باید که تقدیم بر محبوبت العالمین باشد بطاهر شرع می باید که بر ظاهر بود حکمش بیاید

ناسا که این چنین باشد و وقوع فعل و ظاهر را بنامش نشیند و آن **تَضَوُّوا بِسَبِّكُمْ** به الله اندرین باشد
 غیبت است او باشد و کتمان و اباحتی است و این در شرح متین باشد جو فانی کشت و عقلش رفت مروج القلم
 از فانی جو فانی ماند در شرح مبین باشد غرض است که باید چو نادانان بسوزند نه آن که باطن هم بغفلت بیفتد که با
 بر محسوب در فی هذا اعمی جوشدی هذا اعمی اعقبی بالیقین چنین بود اگر چه در طاعت نگرانی
 نزدیک الی العالمین باشد ز اهل الجنة بله همین بود مقصود نه آن احمق معاذ الله که از بیس القرن باشد
 مضمون محاسبه نفس در اینجا مناسبت است ای مقام و مفید عام بر خاطر نیت است معالمتیست و در پیدا
 که بر نوع بشر در هر حال و مقام هر از هر عقوبت پیش و بجزیره راه چنان میرسد که اندکی تفکر بجای آید و برود
 بحال رخ نگاه کند که کیستیم و کجا میرویم و چه میکنیم و بر چی آمده ام و کجا خواهیم رفت چه در پیش آید و چه در
 و خیر میشود خصوصاً مقام خاصتی هر نوع بشر ناگزیر باید بسیار سخت اول بنام سکرات دوم سنگام
 سوان نکرین قبر سوم بنام بعث و نشودین در حال اول سوال ایمان است قیامت تریا یکدیگر در میان
 خاص اظهار ایمان معین بوده است که **لَوْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُوا أُمَّرًا وَأَبَسْنَا مِنْكُمْ** و اگر توبه کند
 در مواقع مقبول بوده است که **لَيْسَتْ التَّوْبَةُ لِلَّذِينَ يَعْلَمُونَ السُّوءَ بِجَهَالَةٍ** حضرت احد
الْمَوْتُ قَالَ اِنِّي نَبْتُ لَانَ اینکه پیش خدا مقبول نیست و اگر نفس را در جاهلانه گنجایش غلظت
 در چو واقع بهم میرسد جو اسم و عند الله جدا گانه با عفویت و عذاب در صورت شکل است نصرتش اندکی واضح تر بودیم که
 بنام شنبید یعنی در دنیا که پیش کی از اولی حاکم وقت یکبار مواخذه طلب میشود هر چند آن حاکم در روز قیامت
 و عقل و شرافت و دیگر اعتبارات شخصی از من بخواهد که در حجت جو ابلی هم پیش خود بودیم و این
 عند الله و عند النفس پس ای مقام معذرا از بیست خوف پیش آن هم شکل خود مجال سخن گسری بشود و لرزه بر
 سام مواخذه می افتد و سخن بر می کشد و گناه ناکرده مژم میشود فلیف کان لکذا پیش حاکم حاکم در چنان وقت جلالت و جبروت
 اول الغر و اول البرزخ و حجت با او عذر گناه چه ندارم بلکه تا بیا که کارم و مژم و مجرم ام یا بنام سکرات سوال نکرین

لاجرم نفس را بجایش عذر بدم میرسد که چنین حال است این جانمی باشد سخن جو این مثل کلام مخوان در وقت
 نیست پس اینجا چه مشکل است که اگر اظهار ایمان درست و توبه و انابت کند انجا مقبول نیست که
 یاس است و اگر لغزش در جواب کرد و نفس را عذر بد عواسی جدا و از انطرف سخت گیری جدا
 وجه تدریس آخر جز این بجای نمی رسد که در همین زندگی دنیا که صحت نفس و ثبات عقل و پوشش و عواسی در
 و زبان گوید دارم و ان مخاطرات روح فرسا مثل سکرات موت و عذاب قبر و هول قیامت
 مواجده حاکم صورت ندارم نه آن ناپذیرانی از طرف حاکم است که توبه هم قبول ایمان هم
 نفس را عذر بد عواسی و بیوشی پس در چنین حال که وقت خوش است چرا تجرد ایمان توبه
 بروقت ناسمونی گوید در مقام ایمان توبه که انوقت عذر خوف یاس و ناشنوا
 منقطع است بلکه قبول نفسی است که معنی **لَعَالِ سَوْءٍ اَوْ يَظْلِمَ نَفْسَهُ**
يَحْتَسِبُ اللّٰهُ خَفِيًّا از حیجاباتی ماند عذر نفس که در ان میرسد مقام خاص عذر هول قیامت
 سلب عواسی بود باری اکنون که زنده هستم پوشش و عواسی و عقل و ادراک درست زبان
 دارم نه سکرات موت نه عذاب قبر نه هول قیامت ان احکام من با با جلالت و جبروت که
 موجود بود دست چشم سرمی منیم تا از بهیت آن مجال سخن نباشد پس در چنین حال اگر در مقام انضا
 با نفس خود محاکم کنیم چه جواب است چه سخن است چه حجت است برای چه آمده بودم و چه کرده
 چه کرده ام باید و چه میکنم انجا که عذر بد عواسی بود اینجا چه عذر است بر اطاعت و عبادت که خلق شده
 و تکلف بودم آن اگر از حیطة طاقتم فرین بود بارگناه میکردم پس در مقام که بد حجت و بدین تصور
 تنگ گرفته شود چه جوابی بود چه حجت می رود اگر نفس شرمزده و حجت است و بومی از شرک و از
 بر می خیزد و انکار از بعثت و نشر میکند که ان هی الا حیون **ثَنَا اللّٰهُ يَمُوتُ وَنَحْيٰی وَ**
سَمْعٌ وَبَصَرٌ یعنی زبان پس اگر بعد از ان نفس را بدین مقام باید در خط و محاسبه است بدانند که

می لغز و زخ سر شده است و قودها التام و الحجازة عبارت ازین است همچو نفوس
 ای القلوب که محض برای کفار و مشرکین تخصیص دارند که احدث للكافرون عبارت از است
 نواء علیهم اندرهم اثمهم تنذرهم لا یؤمنون آری سگه بخدا و رسول او لعنت و
 میان آورده باشد و از انصاف هم بهره یافته باشد کی چنین بریخیزد لا محاله بخیر عجز و اعتراف مذمت
 و انابت جوانی نخواهد گفت از هر طرف سسته بکار خود عاجز و مضطر و حیران فرزند خواهد ماند و دست پناه
 خواهد شد که چکنم چه چاره سازم پس هر گاه نفس خود را بدین مقام متعنه و متاثر و بر سر حساب نماند
 نام است این مقام بر خدا اول بایست مگر بس بلند است و انیبی الی الله و اواه علیت و
 الیه انیب از بدین مقام مراد است بر آئین مقام تعلیم و عامیفرمانید که ربنا علیک
 توکلنا و الیک انبنا و الیک المصدیر هر گاه در مقام نفس قائم و متاثر شد در چنین
 اگر جانب کدام دعایهای مانوره و صحیفه کامله و حسن حصین و مناجات اهل ایمان بقدر استعداد خود نظر
 یعنی خوانده چنان تصور کرده آید که گسائید معصوم از گناهان و برگزیدگان و مقربان بارگاه کبریا بود
 حال و قال انها در مقام انابت است و تغفار و عجز و بیچارگیها چنان بود که چنین مناجات داشته باشد
 فقط بدین تصور آنچه در چنین وقت مضمون مناجات بر دل کار خواهد کرد و خود ظاهر است البته در چنین
 طبیعت بی اختیار و سرشار و اشک است از دیده و ان خواهد شد هر گاه بدین مقام رسید
 تری اعینهم تفیض من الدمع فارش کنون درین حال با نفس گفته شود که منور
 بعنایت الهی در توبه باز است و ایمان مقبول که وقت بائس است پس هر چنان موقع وقت
 توبه ابر فردامی نهی ان فردان بهین فردامی قیامت است که آنرا هم اکثر عاقلان که ایمان هم نصیبت
 بعید سهل میدانند بلکه فردامی تو همان است که اجل فرار رسد که نه آن وقت توبه تو قبول گوید توبه باز
 باشد نه ایمان تو معتبر که وقت بائس است که ذکر آن انقاوان اصل می روم و هر حال بر سر تو موجود

Marfat.com

و قتی غاص معین طیار که تو بر اقباب الوقت موقت کرده شود و نه کسی بر آن علم که بکند و پیش
از آن توبه کرده شود و ما تدریج نفس با بی ارض قنوت و فعه و بقعه علی العقلت
عی آید عین بر سر رسید مملکت یکدم نمی دهد که توبه کرده شود و خود توبه چنان وقت احتضار و هم
ایمان الوقت نام معتبرترین همین وقت توبه نیستی و این توبه که در آن از زبان توبه گویند است همه میگویند
بلکه ثابت و ماثور وقت قلب کار است و جدت توبه از همین معنی خبر میدهد بهر حال ترک
این وقت از غایت ثابت و مداومت عین مقام حاصل است قی با طریق توبه آن خود متعارف است
انچه بر خاطر کاتب نختند شرط آن کجایی خود در کتاب کلمه بر او همان شرح داده شد بر خبر توبه
که عین فرست و وقت است پس سه مافات مصلی و ما سبیا تبتک و این قسم
و اعلم انما صحت توبه من حیث و اینهم خیال انصاف بل کرده بود که اگر بماند
عبادات آتشی اجتنابی که مراد از او امر و نواهی است چنانکه در کتاب است بجا آورد تا هم
حق طاعت است چگونه از نوع بشود و تواند شد که ما لا اله الا الله و لا اله الا الله و لا اله الا الله
طاعت و اعتراف توبه چهاره خواهد بود و خود ظاهر که مرتبه حقون معبود حقیقی بان علو اعلی و مقام عبد
چنان اسفل الاسفل پس حق طاعت بن علی چنین اسفل چگونه او تواند و انچه بقدر طاقت خود او
هم شد آن غنی از آن هم مستغنی دینی نیازناگزینیم حال بجز عجز و اعتراف توبه این المنصر احتیضا
الوری و غیر ذلک بجز الواصفون عن صفیاتک "تب علینا فاننا بشر" ما
عز و ناک حو مع فتک چون آن حکیم مطلق عجز و بی اختیار می مجبور این مشت خاک و
نفس و شیطان است و رحمت و مغفرت و مخصوصی این امت مرحومه ازل سبقت کرده و بلند
بیشتر از رحمت و مغفرت سید فراداده رحمت و محبت فرموده همه اسجد قرار داده حکم کرده هر
از سلسله اولیای حق تعالی بل شفاعت ان شفیع الذین است شفاعت زود

باید کرد که یا حنیف یا خد بید ما لجنه فی سؤا لک مستند الخ المدعا

طوت دست بدشت و افتاده بهر حال کما باش عین خیالات خاطر نقش بسته محو تصور و تفکر باشد که خود

انابت و ذامت و بجا و شمساری علی عرض حال خواهد شد و کاش آنوقت معین گیرین التبی و الفجر باشد

و وجدی و لذتی که خواهد یافت و لیس خواهد دانست عین تصور او انابت اگر خواهد مراقبت نام

نهند یا میسبب نهند یا تفکر قرار دهند براتی بنده کان نفس عاجز تحت عرفی معاصی به اربین تفکری

بجا طریقی نشیند هنوز از خود مکی نجات است که بنظر عجایب عالم و قدرت او بجا تحریف بشم که بجز

حیرت و شکر و بجا می نرسد کار افتاده گفته است چه باشد شسته درین بر کم که حیرت کسوت است

و تم بتفکرون فی خلق السموات و الارض صفت عال شان و ما خافت هذا با

وقت و قال شان است و قبل از چنین تفکر و تصور بخبر و تو شوق ایمان هم شرط است یعنی اول چنین وقت

خود حاضر است بر هم بخدمت قلب موعظا بگوید و نظیر معنی باشد که از او را ما ثوره تا حاصل حضرت صلی الله

است اللهم فاطر السموات و الارض عالم الغیب و الشهادی

ذو الجلال و الاکرام فانی اعهد الیک فی هذه الحیوة

الدنیاء و اشهدک و کفی بک شهیدا انی اشهد ان لا اله الا

انت و حدک لا شریک لک لک المملک و لک الحمد و انت علی

کل شیء قدیور و اشهد ان محمدا عبدک و رسولک و اشهد

ان وعدک حق و لقاءک حق و الساعة آتیة لا ریب فیها

و انک تبعث من فی القبور و باقی تصریح این که در دست و عقده

ظہیر الایمان واضح تر است از خب الوان دانست که در حسین حیات دنیا توشیح

و توکید ایمان شرط است تا وقت اخیر کافی و معتبر باشد و الا محض در عین وقت احتضار

فانہ نہی خبث کہ فلم یکت یفصم ایما نھم لما را و با سنا آمدہ است و آنچه در مقام
محاسبہ نفس سابقین نوشتہ اند کہ ہمہ افعال و حرکات و سکناات و معاش خود را نگاه کنند کہ کدام کردہ ام از
ترک اوامر و ارتکاب منہای در تمام مدہ العمر واقع شدہ است تا بلانی و کفارت و استغفار آن مشغول
شدہ تدارک نماید و رایجا کہ عجز کردہ میشود و بچگونہ رہ بجای نمیرسد اول علم و احاطہ بر تمام معاش خود
و دوم تدارک تلافی آن شوار تر سوم اگر زرع خودش فی الجملہ بکفارت و استغفار تدارک ہم نمود
رایجای خود زرع فاسد میشود کہ از عمدہ معاصی و برمی پاک شدہ ام پس بہین تصور غرور نفس کار خود
و آن مرتبہ عجز و ندامت و انابت از دست میرود و کار مشکل می کشد کہ فلا تزکوا النفس کہ ہوا
بہین اتقی و ہم از اینجا است کہ میفرماید **مَنْ زُكِيَ سَوْءُ عَمَلِهِ فَرَأَهُ حَسَنًا** اندکی حساب
باید کرد کہ از بچو گناہ مجسم ادای حقوق حسن خالق بی نیاز گمان دین بینی چه بھذا خود را از عمدہ حقوق
بری ہمیدین قیامت است ناگزیر در چنین مقام بجز عجز و بیچارگی و اعتراف تو بہ انابت چارہ نیست کہ کار
شمر از گناہ **س** برین ستان عجز و سکینیت بہ از طاعت خوشتین سببیت لاجرم در مقام آن
کہ حال حاضر است گناہان بجد و حساب مدہ العمر را بدو شمار و حساب کردن در فکر و تدارک کفارت نماید
کار بد شواری انداختن اوقات خود و پریشان وضائع کردن می نماید و در رکعت نماز کہ صد بیشانی و
بیدار ہما خواندہ میشود کہ مصداق **فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ** و ما یہ صد گونہ حجاب پس تا بگاہ چہ
کہ خود گناہ است **اِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كَسَالَى** امصدق حال نامردمست و سستی
کہ بہر کار و شواری کہ آہستہ آہستہ عادت کردہ شود آخر بردلہا سهل و ترک آن شاق و گران میباشد تا آنکہ
مثل افیون و تنباکو کہ ابتدای آن تلخ و ناگوار و ما یہ اعضا شکنی بلکہ زہر قاتل است مگر بگاہ آہستہ آہستہ
عادت میشود و بدون آن قرار نمی باشد و گذارستن بس شاق و گران می نماید بخلاف نماز و فرائض مکتوبہ
بکرم **لَا يَخْلَفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا سَعًا** ہر چگونہ شقت و دشواری نبودہ است بلکہ آیا بسا

سانی و طهارت است باینکه اگر بیده العبادت کرده شود ممکن نیست نهسنگ چاه کا با او کسالت
ند و اگر تبه حکم و خط عبادت قائم هم کرده تا هم دل کجا و زبان کجا بخلاف اگر کارهای منوی هر چند عبادت
هم نباشد مگر چه اشغف خاطر و سر و غیرت نفس میداشد که کمتر سهو و خطا واقع میشود و نماز با هم عبادت است
تر از سهو و نسیان خانی است اینکه حال عبادت است فکیف است معاینه که بجای خود دلیل موجب کوشش
مردم در مکافات گنہ می شنند ما را از عبادت همه خوف و خطر است زیرا که گنہ را چون گنہ تمام
خود توبه کنیم نظریه عصیان گنہ است : و توبه نشد نصیب تا هم خیر است : یعنی که هنوز گنہ تمام نظر
لیکن عبادتی بغفلت که مر است : ترسم که گنہ به بندگی مستتر است : بهر که گنہا خوش گذشتیم
و انگاه خیال توبه هم دور است : این محض گنہ از ره کم زدنی : به حجت مقولین این است
ای وجهت و جهتی بر رویم : بر روی دل من مگر بسوی گنہ است : بر روی خیر میجو حیرت دروغ
وینهم داغم که جمله او را خبر است : وین طرزه غضب که طاعت این داغم : زمین خبر تیر گد ام عصیان گنہ است
چون همچو گنہا عبادت داغم : کی توبه کنیم که ضبط دیگر سیر است : این صحت و صحت و صحت
زین صحت و صحت این بقران خبر است : ای ای را بکنس نمازش این است : پس تا گنہا هم چه رسد احد است
علی بن ادریس جمع عبادات مکتوبه اگر او بیدلی با طاهر است آنچه عبادت است و شفقت و صرف بخوابد
چنانست پس آنچه عبادت هم نباشد و شفقت و صرف مجاهده هم بخوابد حال شرح باشد اینکه حال عبادت است
پس گنہ را چه گفته آید از آنجا حساب شمار و تعداد کرده آید مگر نیز بجز اعتراف انابت و عذر و توبه
و استغفار هر گز چاره نبوده است و اگر توبت بحساب سد همان سخن است که سید گنہا گنہا
این محال که در حقوق ابد است که او اشدن شوار و بدون توبه است استغفار هر گز چاره نبوده است
صوت توبه و استغفار و عده های عفو و مغفرت هم توار سوخته که محتاج بیان نبوده است و این
کمال سوء او یظلم نفس تو لیستغفر الله یحده الله غفور ارحیم انی مانده حق عثمان

از توبه و استغفار معاف نمیشود که حق تلفی بندگان است و خلاف علی الت اگر حق دیگری از سر سر
ساقط فرمود و آخر ترا هم بر کسی حتی و دعوی و خصوصیتی بوده باشد آنهم واجب المنقاط می شود و در بعضی
حق تلفی همه بندگان لازم می آید این ظلم بر عباد است نداد رسالی لاجرم و بمقام اگر انسان بسر معاملة آید
چندان شوار نمی نماید و امتی این چون ادائیگی حقوق الله محال بوده است بجز توبه و استغفار چاره بنا
اندکی خوش معاملگی و راست زبانی ترک نفسانیت شرط است کسی از بندگان با جان کسی مخصوصی
نمی باشد و اگر بقضای خبث نفس کسی با جان خوش معاملگی خاصیتی بیجا نمود آنرا خود عند الله سماعت نبوده
و در باب قتل درین احوال و ذوی القربنی و ذوی الارحام و دوستان همسانان برادران میزند
که تفصیل آن بسبب از است آنچه در قدر در کتب اخلاق نوشته اند کی از کسی آدمی تواند شد مرده العمر نوع
بدان کفایت تواند کرد و جان سخن بحدین نیست که بد معاملگی و فریب و دغا و خانتگی با کسی
نداشت آید و از خود تا امکان کسی بر نیاند و بقدر استطاعت و مقدور خود مراعات با سایر
حفظ مراتب یک بقدر حال و ملحوظ و از خود راضی ارد و عند الله و عند النفس و عند الاضاف
امر از کسی شرمزنده نباشد مطلب حاصل است بر اینهم اگر از نا انصافیها کسی را نشانده باشد که چرا برینجا
و آمدنی زوایا بصناعت و تنهایی بنشینند و چرا برینجا مانج و ترک گفته خط غلامی بمن نوشته دادند همچو سخا
و حقوق و شکایت هیچ جا سماعت نیست که داخل حقوق عباد نبوده است با آنچه مزه حقوق والدین است
کی از کسی آدمی تواند شد بر فقط رضاجوتی و اطاعت تو آن بیچارگان رضی و خوش شود اند که از ازل
محبت تو جهان لباسی نشان و اگر گرفته است بر اکثر شرارت تو هم راضی می باشد در صورت طاعت و رضای
تو کی فردا دست خصمت بدامن تو خواهند زد و سوختن جگر باره خود بدو رخ کی پسندد گورا خواهند کرد
اگر خلاف شمع اطاعت خواهند فلا تطعمها آمده است کسی حتی تلفی و بد معاملگی بدو خورد و خونریز
یا زدی کسی ده با فریب البتة از خصمت مواخذه آن بمن میباشی همچو می صحت را جبر العقبی بدگشت تا امکان

لی دنیا اصلاح و بخل و عذر و تدارک و بیان ملحوظ و استنونی و اسباب است و بر عاقبت که استنونی کار
 کل خواهد کشید چنان حال صلاح و بیت و تدارک آن با اختیار خود نخواهد بود و اگر سلامت بود و در راست می بود
 ساینست عادت های کرد خود بتوجهی خاص خواهد رسید باقی احوالی دیون بر سر مقدم است پس استنونی
 این اگر بنا چارهی ضرورت کفالت عیال است بهنگام مقدرت امکان آید و بعد گرفتن سینه
 اندازی البته در صورتی خاصیت مدعی احتمال اخذ است اگر سینه ادا و اوقاف درازی از بی استطاعتی
 چگونه ادای آن صورت بست البته امید از خداست اول ترا از دنیا از عیدار بریدار و خود بخود
 بیست و نه ادای فرضه بود دنیا بر آرد که تجربه کاتب هم در آمد و الا و عاقبت سینه است که ترا معذور
 صورت ضامی خصم بود و استغفای آن کمال گرم خود بر آرد که میفرماید *فمن عذر و عذر و عذر و عذر*
 الله در اکثر اعمیه نوره خواهد آید لی اگر سبب استغفار خواه عفت است پیش از اینها هنگام تلذذ و تلذذ
 معنی نباشد تا هم خالی از اجر و ثواب ده است بخلاف سناجات در دین و حال گفتن سناجات هم اگر
 همان عفت نظر بر معنی نگردد مثل طوطی یا فقط از زبان گفته داد چه کاری آید که ثواب هم نیست
 لاجرم در جهان وقت حضور قلب نفس عجا تنگ گرفته بر حساب آمد و رجوع نمود و سناجات
 صاف صریح الفهم از دل کانت بصورت نظیر آمد و وقت قائم است با فکر که دل ساعدت و قی که سناجات
 حساب نظر معنی اختیار حاصل است *بیشنوی* سناجات حالیم آنچه از دل نبرد بر دل نبرد
 آن کریمی که گفته شد *سفت مخم علی غضب منکر شک نیم نوی غفار گریختی ای پروردگار*
 چه تعجب استان عفازی مگر اینست سخت سوار که چونیم مرا حاسم حدیث *بالله*
 در مقامی که غم حال بود زمین است چگونه حال بود عیش جنت و بال خواهد بود *جقدر انفعال خواهد بود*
 اینکه در حال مغفرت است و در عکس این احوال است بی عمل تکیه بر کرم بیجا *لا تغرکم این بیجا*
 اگر چه باران بود مؤثرتر و امان افکنان است شرط مگر *مزرع عاقبت بود دنیا* گزین کارم چه بر خورم بخا

لاجرم نیت ناکزیرین

که برین شو و ندارک این

آن کرم کار اندرین عالم

که محسرت بود دران عالم

آه اینم که اختیار نیت

شدن خیر فضل باری نیت

ایک نفس نیت در دست

بهر جان تن است در دست

گرچه که تو جاهد ذوقیتنا

لیک میم قول تو نشستی است

نکنی تا به بندگی قبول

چه براید ازین ظلوم چه

میکنم هر چه آیدم از دست

از چشم کجی بجهت

کن عیال چشم بدین حوسه

که نه فردا فرود شود نیت

فرض کردم که ذلت خوار

بمده پوشی ایشان ستار

لیک انم نفس کن میدا

چه کنم آه زین شیمالی

سنگه جورم و توئی مختار

پس و تم جان گیری کار

گر نداشت خجل شوم فردا

پیش تو منفعل شوم فردا

آن است که گشت سلمه

به که فرود چشم بجزت میوز

پس بدامت که هست حصه

بهمین عیال بجزت زین

کرامت توبه رو آرم

آیه زانکار خج و جو آرم

این است اگر روی و نیت

بچه کار آیدم تو خوب

چون با زان شق عصیان

نه بن با ندر طاعت عصیان

در چنین حال توبه در نیت

که زین عیال نیت این

عقوبت این غصه که میزند

نکنم توبه آه و او یلا

باز امید عفو هم زنگه

چه حماقت بود معاذا

شکستیم بری می کار

بر شکلی چگونه رو دارم

ای که توفیق توبه بهم آرد

لی تو آرز من چگونه در

ضمیمه نفس خود مغلوب

ضَعْفُ النَّفْسِ الْغَلْبُ

سنگه مجبورم اختیار آرد

یَفْعَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ لَوْ

سهم از تو اجر هم آرد تو

عفو هم از تو زجر هم آرد تو

عمل و توبه را بده توفیق

بنام بعد ازین تحقیق

خود عمل کن دست من

خود کن ز روز جزا فیروز

سوی الیک کرده ام آرد تو

اینهم از تو قبول هم آرد تو

معاذ الله

هَلْ نَكْمُ إِلَّا يَا وَيْهَاتَا

تَبَّ عَلَيْنَا إِنْ أَلَّ اللَّهُ

جیب نفس

باید دانست که در نفس شمر مرضی است نه ملک که شخص و در آن شوار و علاج آن شوار تر و بچه در عرف
علاج آن شوار تر و بچه در عرف
کفر خالی است لاجرم مدارک اصلاح آن پس ای هم و مقدمه توبه و آیه تر و الا همه عبادات و ریاضات
کفر خالی است لاجرم مدارک اصلاح آن پس ای هم و مقدمه توبه و آیه تر و الا همه عبادات و ریاضات

نا وقوع فعل بظاہر بر خیالات نفسانی محاسبه و مواخذہ نخواهد فرمود زیرا کہ این حکم شرعیست ظاہر
 نیاست کہ اگر کسی در قتل کسی بخاطر گذراندن تابو وقوع نیارد و محض اراده قلبی عند الشروع در قتل
 لازم نمی آید مگر آن عالم بذات الصدور کہ یکتہ ہر دو محقق نبوده است چنان میفرماید و ان تبدل
 فی انفسکم او تخفونہم و یحاسبکم بہ اللہ لاجرم تدارک صلاح آن مرض نفسانی ضرورتی
 نماند آن نجات نیست آن مرض نیست کہ بگاہ انسان کہ او کار خیر از حسنا و حیات متبرکات و عبادت
 عفاق بر چہشت عبادت میشود لاجالہ بر دلش میگذرد کہ ہر کار خوبی نیک کہ وہ ام و در چو خیال حکم را چنان
 یوہ است کہ اگر اختیار نمی آرد کہ چو خیال تصور و خاطر خود آمدن بدکارانکہ فوراً ہمیدہ و ناوہم
 استغفار و استعاذہ از خاطر دفع کند و ان حال چنان دل می نشیند کہ خوب کردم کہ ناوہم شدہ است
 مردم ہر گاہ و چو خیال آمدن بر مان مرض و پسندتی تبدیل صورت بحمان موجود و کار خود کرد پس دو صورت
 این مرض ہمینی نجات نیست بعضی ما و عبادت حسنا بسیار اخفا و حیل میکنند تا کسی نماند
 زندہ اند کہ ریابافتہ شود و ظاہر ہم عامیانی می زند تا کسی نماند کہ عابد و متقی است تا اینکہ عبادت
 در پردہ گناہ می پوشند چنانکہ حضرت امام حسن بصری علیہ الرحمہ در ماہ مبارک رمضان جوانی را
 شناسی راہ سفر بربط یادید کہ شبیشہ شراب دست آورد و در غوش کہ ہر عہہ جرعہ از ان می کشت و ہوا
 بربط خسار آمد می زند و او عیش و نشاط و نامی و نوش ان ماہ رمضان میبرد و با از بند میگردد کہ ہی
 انا لله لا اله الا انا فاعبدوني انحضرت بر خاطر خطرہ وارد شد کہ بدتر ازینکہ کمتر کسی در عالم لودہ
 باشد انحضرت در ہمین تصور بود کہ یکبارگی چہ می بیند کہ شتہ بدی یا غرق میشود و شکر از ان کہ
 افتادہ دست پامی زند و قریب المرگ اند کہ دفعتہ این بد صورت غوطہ بدی بارودہ دو کس از ان دور
 عمیق مجاہدہ تمام بر آورده بر کنارہ رسانیدہ لگاہی بجانب حضرت حسن بصری علیہ الرحمہ تیر نمودہ گفت
 کہ اسی غافل بصری منکہ از ہمہ بدتر ام دو کس بطوری دیدی زندہ از غرق بر آوردم تو کہ از من بہتر

یک کس التوهم بر آرو خود معلوم است که روزه و سفر قضا آمده است و چه ضرورت است که در شب
 نماز باشد و چه حال است که این طفلک بپر من نباشد و ای کلام الله که می خواندم کلمه کفر دان میضمون
 و عداوت دل و آراسته بدگمانیها میکنی مگر در کلام الله خوانده که در وادی همین از شجره طور بحضرت موسی علی
 السلام چه آواز آمد بود آن آیه را کلمه کفر دان شد گمانیها کردی در قرآن خوانده که ان بعض الظن
 انحر و خوانده که ان الظن لا یغنی عن الحق شیئا که بهجود گمانیها جهان بر مراد است این حرف
 گفته و غوطه زده آن غرقه میومی بهم بر کنار رسانیده عبرتی و انموده غائبه المذعاب بعض دم بخیز
 گناه عبادت را بی شکر و در چنین حال هم آن ض نفس را گنجایش باقیست بدل میتوان شد که عبادت
 با خفا کرده بر خدا احسان کند که کس را خبر نیست همین چنین خیال بخاطر گذشت نفس کار خود کرد و اگر گشته
 استغفار و استعاذه نموده تا همان ض بصورت گرفتار شده کار خود کرد چون هیچ حال ازین کار
 لاجرم علاج چنین کار است بنامی این ض اصل منقطع شود و اصل وجودش باقی نگذاشته آید تا گنجایش
 تغییر و تبدل مرض باقی نباشد پس علاج قطع بنیاد این ض نیست نه انسان هر حال بدیده بصیر و انصاف و خاطر
 شود ملاحظه کند که حسنات و خیرات عبادت ریاضات و انفاق غیره که میکنیم همه کار خود و مطلب خود و غرض و فائده
 آن غنی بی نیاز را بر واهی ستنا و عبادت من چیست کدام غرض او عبادت من متعلق است و الحق که حقیقت
 همین حال است گفته شده عبادت حسنائی که هست در آفاق برای خود همه باشد مطلق رزاق
 برینهم ابد در رزق و اجر رحمت است و گرنه هیچ برود دعویم ناستحقاق پس گاه همچو خیال در حال بر خاطر ارا
 کرد چون بیان واقعی و حق است فوراً بر دل خواهد نشست و محیط خواهد شد که کار افتاده شیر زمی فرماید
 منت من که خدایت سلطان همی کنی منت پذیرازو که بخدمت بداشت است هر گاه همچو مضمون مردم
 بر خاطر مستولی و مسلطانند باز گنجایش دخل آن مرض نفس کجا ماند که کار خود می کند کار دیگری برود
 احسان نهد من عمل صایحا فلنفسیه لها ما کسبت و علیها ما اکتسبت اینک حال

ات حسنات خود است که کار خود میکند کار او مقام منت پذیرد است منت گذارنی نیم از جانب
 فضل و ترمیمی ملاحظه کردنی است که همه ستاينده در حقیقت فعل خداست که مَا أَصَابَكَ مِنْ
 نَسِئَةٍ فَمِنَ اللَّهِ عِبَارَتِ زین است بمقابل این همه افعال و سیئات از جانب نفس خود است که مَا
 أَصَابَكَ مِنْ نَسِئَةٍ فَمِنْ نَفْسِكَ پس درین صورت راه معامله و شرط انصاف این است که
 نیل نفس کم سیئات است نفس را بدل و مکافات سد و بر حسنات که فعل او است نفس را مستحق اجر و
 ی چه که فعل نفس نبوده است از اینجا بکمال فضل و حمیتش توان رسید بر فعال خود و نفس را جر و
 بخش و چه ثواب عَشْرًا مِثْلَ مَا أَتَى مِنْ نَسِئَةٍ فَمِنْ نَفْسِكَ فعل نفس است هرگونه عفو
 اغماض و در گذر است در صورت توبه استغفار سوائی عفو و مغفرت همه سیئات را بجا بدل میفرماید
 بِمِغْفَرٍ إِلَّا مِنْ تَابٍ وَامِنْ وَعَمِلْ عَمَلًا أَحْسَنَ وَأَلْبَسْ لِيَدُلَّ اللَّهُ سَيِّئَاتِكَ تَهْوَى
 حَسَنَاتٍ لاجرم هرگاه اندک تصور همچو مضامین بدل نموده شد فوراً بر خاطر جامی کند و نفس
 به واقع صبح و بیداری است چگونه بردن نشیند که ازل خود بخود بر آمد بدی من میکنم آنرا فقط از
 توبه می بخش نکوی خود کنی اجرش من چند موعود است که با عدل است فضل و حکم و عفو
 محض است همین لطف و کرم بابت مرا گستاخ فرمود است پس حالیکه بهیچ خیالات تصور او
 هر دم و هر حال محو مستغرق اندان ض خود بینی و خود بسند را که مرضی دو از غرور نفس بود که گنج
 ماند که بنیاد او از اصل قطع شد من کار اوئی کنم بلکه کار خود میکنم و او هم کار من با این لطف رحمت میکند
 كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلٍ فِي كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِائَةٌ حَبَّةٌ ط الزمیر که گنج
 بر نفس قرار گرفت و نفس هم صبح و بیداری دیده بر خود بسندیده انصاف تسلیم کردان ض خود بینی
 خود بسند قطع شد و نفس هم بر حساب آمده متاثر شد و چنین حال آن خالک مجازات نفس که
 بالا نکر شد بردن را کسب و قدرت حق و لطف لذت این حال این مقام ملاحظه کند که چه حظ

و جدانی درمی یابد تا اینکه تقدیر موجود و اله اینست بوده درین مستغرق دست خواهد شد که تمام لذات دنیا
 مافیها حتی که جنت حور و فصوص هم در نظر بندیش خواهد آمد ازینجا است که گفته اند استغیثت بنانده و
 ترا چه غلیشتههاست که در ملک جان مهیا نیست چنانچه صوت مناجات این مقام که با خدا در چنین وقت چه گفته
 و چه مناجات کرده آید چنان خاطر نخیست که یارب یارب یارب منکام محاسبه و بکاری بندگانه
 سه وقت خاص معین یکی هنگام سکرات دوم وقت اول کبرین سوم روز جزا درین سه حال نفس
 عذری خود می سلب و پیش تو ایمان تو بر این اوقات معتبر و نفس گنجایش و مهلت اصلاح و تدارک با تو
 نیست که چر اعمال در این اوقات قطع میشود و اختیار اعمال بر بنی یکفالت محتاج زندگانیست پس لامحال
 همین وقت حال کدام وقت است که در گذشتت فرد را امید حقیقت مافات مضی و ماسکیا
 فاین قور فاعلکم الفرصت بیکر العدمین آه آه بوقت حال که اینهمه عذرات قطع
 هم باز ایمان هم قبول نفس نیز عذر سلب من خودی نیست مهلت وقت هم برای خیرات حسنات
 مافات خوبی حاصل که اجراء عمل منقطع بوده است در چنین حال و چنان وقت که بجانب اعمال خود نگاه
 ره بجائی نمی برم چیر نم جکنم حال خاصا و مقربان که صدق لا خوف علیکم و لا هم یحزنون
 بوده درین مقام چنین بود که عاجز و مضطر و دست ناچهره فریادکنان دست بدامن حبیب تو در فریاد
 میکنند که یا حبیب الله خذ بیدی الخ تا اینکه آخر کار مضطر و عاجز شده دست استغاثه
 عروۃ الوثقی زده استغاثه می کنند که استغیثوا العاجزین مضطرا الخ چون حال مجبور
 خواص درین مقام نیست پس ای مجبور محکوم نفس در چنین حال چه مجال سخن و چه مناجات است که
 اینکه دست استغاثه بدامن مجبور استغیثان خاص زخم زیرا که دست شکسته خود را لایق این بجز
 که تا آن دامن جلال سائی داشته باشد الا اینکه سلسله بسلسله بجائی که منتهی شود دست استغاثه
 زخم حاشا که نفس خود را لایق این هم نمی یابم که الا انسان علی نفسه بصیره باز چه چاره

تا آخر کار جهان منتهی میشود که هر قدر گنامان من زیاد تر و عفو آن ظهورشان توالی زیاد تر
 از بر بعد توبه و استغفار جز این چاره مانده که همین جنس عصیان را به تناسلی نقد امزش
 بیش کشیده فریاد میکنم که چه جو محض از بی اطلب ارشان عفارسی برای حسم
 خطا خلقت بشر باشد هر قدر که گنامان من زیاد تر اند ظهور مغفرتش هم زیاد تر با
 چو بر گناهات را اظهار مغفرت موقوف ضرورت شد که سوتی توبه هم نظر باشد و اگر نه توبه
 نیز مغفرت نهان ماند ز خلقت هم مقصود است ترا باشد بعد از این اشعار مشهوری مناسبت
 این هم لایق است که طبیعت لذت خرد و جدا بخشد موقوف حال نظر بر معنی اندک بی نیما
 ای که توفیق توبه هم از دست بی تو آید ز من چگونه دست من ضعیفم نفس خود مغلوب
 ضَعْفَ الطَّالِبِ وَالْمَطْلُوبِ سَنَكُ مَجْبُورٌ مَخْتَارٌ زَيْدٌ يَفْعَلُ لَلَّهِ مَا لَيْتَأَمَّرُ كَوَاهِ
 فعل هم از تو اجبر هم از تو عفو هم از تو اجبر هم از تو عمل و توبه را بده توفیق
 تا بعد از این ره خفتیق به خود عمل کن ز دست من امروز خوش کن آنروز از جزا فیروز
 هر سوالی که میکنم از تو به اینها هم توفیق بول هم از تو هب لنا من لَدُنْكَ يَا وَهَّابُ
 تَبَّ عَلَيْنَا فَإِنَّكَ التَّوَّابُ الْمُدْعَاةُ وَحِينَ مَقَامٍ لَعْدَانِيَّةٍ غَوْرًا تامل جز این با هی و
 سینه نظری آید که بمن خود را بجزو چارگی و در ماندگی در داده محو استغفار و انابت
 و ندامت باشد که صاحب حال میگویسه برین است آن عجز و سکینت به از طاعت
 بینیت به مناجات اخلاص در مقام اینست فلیت ابا و انت اگر نظر معجزه
 که جان بچو را با حال در مقام جهان است فلیت حالی فی الحال شری حالی پیدا میشود که
 من و انم و دیده تر من مصرع اول و آخر اباجایی خود مرقوم است یا حَبِيبُ
 اَللّٰهُ خُذْ بِيَدِيْ مَا لِيْ عِزِّيْ سِوَاكَ مُسْتَدِيْ كُنْ رَحِيْمًا

Marfat.com

لِدَلَّتِي وَاشْفَعْ يَا شَفِيعَ الْوَرَى إِلَى الصَّدِّيقِ عَدِي عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ فِي الْمَلِكِ
 لَعَلَّ ذَلِيلٍ مَعْتَدِي اِعْتِصَامِي سَوْجَنًا بِكَ لِي لَيْسَ يَا سَيِّدِي
 إِلَى الْأَحَدِي صَلَوَاتِي عَلَيْكَ فِي الدَّارَيْنِ كَانَ مُتَجَاوِرًا عِزَّ الْعَدِي
 وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ طَرًّا وَعَلَى إِلَهِي الْأَبَدِي وَعَلَى الصَّبِّ كُلِّهِمْ رَاجِعِي
 هُوَ جُودُ الْهَدَاءِ وَالرَّشْدِي وَعَلَى التَّابِعِينَ هَمًّا كَانُوا مَجَامِرِ
 السُّدِّ دَكَاوَتِي اسْتَعِينُوا الْعَاجِزَ مُضْطَرًّا شَرًّا أَدْبَلَكُمْ إِلَى الْمَدَدِ
 حَامِلِينَ طَبِيعَ زَادٍ مَصْنُوعَ عَلِيٍّ طَبِيعَ أَحْمَدٍ سَدِّ عَلَى حَلْمِهِ لَعْدُ عَلِمَهُ وَعَلَى عَفْوِهِ بَعْدَ قَدْرِ تَبِي

وعلی نعمایه الشامله و آلاءه الكامله سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العليم الحکیم جدا کار فرمای قضا و قدر که حکم قضا و قدر
 علم الفکر علم الانسان علم اربابان و علم خیرین لا علم بجز صده طریقه که شیدا از اینجا که مجموع مضامین بدیهای ضا و لان علی قدر جود
 در هر حال خطوی میکنند و چون معاصات روح و نفس که با موجود دیگر که شیطان معاون نفس عقل سلیم معاون روح از اراده
 و حضرت عشق هم در برده حسن صورت در مجاز حسن سیرت و حقیقت کاشور روح و نفس تا تحت زوای آن یکی را در عالم حقیقت
 بمقام تمسک بر و منصفی مساوی که می بمقام نجابت بر نفس از بدی از بدین جمله از مقام صراط المستقیم شریعت که دور
 بر آورده در معرض خطر می اندازند لاجرم بنا بر امداد روح و حفظ نفس بموجب طریقه سوسو السبیل که در حکم خیرین فیصله قضا و قدر از
 مستند شریعت نبوی صلی الله علیه و سلم شرف مضایق بر نفس بشر را در گامی باشد تا روح و نفس را بمقامات خود با و بر
 و طریقت و حقیقت و معرفت ثابت قدم داشته بمنزل مقصود رساند از اینجا که سهو خطا از لوم بشری است لاجرم الشیطان تا مانع
 چنان است که حکم خدا صفا و روح ماکدر بر سهو خطای لفظی است و مصنف نظر نموده نظر بر معنی است نه بل از جرد بردار و اذ
 مروا بالعموم و کراما این عجاایه الوقت که بنا بر استدراک خواستش از با معنی بنجامه سپرده در طبع او ده گزرت که بنسب واقع حسین گز
 که عظمی غلام حسین است تمام تاجر با نام شیخ فاد بخش جبا بنی سالد که طبع گزنا نوح شده آمده در صورت لیست در جو است
 صاحبان روزگار است است با تحاف و قطع صراط المستقیم که از اسرار روحانی است و در قطعات حالیه و حالی که
 بر و بهای صفا لان کار می کنند ضیافت طبایع صفا طبعا ان اسطرار باب الطبع بعلی خواهد آمد مگر کار بر و بهای
 در اینجا حال می باشد که لاجرم باشد و این اختیار کن نموده است آنچه در احکام مراغه قضا و قدر سپرده شده است
 هست نفس و روح است و ما توفیقی الا بالهدی الیه الله فبقی فقط

بالحقیق

Marfat.com

تاریخ های طبع کتاب معرفت مملوین زاد کار پردازان این مطبع آهنگر گویید

تجدید نسل و اقیانوس مؤثری و بی جا نشی محمد حسن علی صاحب متخاصین

جناب معظم حضرت
سپهر سخن راست ماه قیصر
سپهر اهل سخن بلکه معجز بیان
چنان لطف و شکرش بود قتل و
چنان عالم علم و دین را دوست
تاریخ که سداست با نفس و روح
درین محکمات نص و حدیث
مراغه قضاوت در زمان دوست
چنان گفت ساقی ز تاریخ طبع

کاش بر روی این حسابی بود
درخشند و بل آفتاب بود
که سر شعر او انتخاب بود
که لطف ظمعت کتاب بود
مفسر حدیث خطا بود
درین باب از وی کتاب بود
نه هرگز سوال و جواب بود
که مطبوع هر شیخ و شاکه بود
قصه او قدر لاجواب بود

وله

درین زمانه رضی الله سید احمد
مصرع تاریخ طبع ساقی گفت
تاریخ طبع صاحب طبع لطف سید محمد
طوبی و شری و بریان گفت گوی خاتمین
شیخ قادر بخش تاجریان مهتسماً
گر تو میداری حریف اندیشه تاریخ او
صفائی برین صاحب برین ساسید عطا
در علم مکاشفه متالات طهر
خوش حقیقت طبع زو بر آن قادر
عکس افکن طبع من طبع شده

رساله حقیقت شده رقمی میل
که این مراغه با او یک قلمی میل
فصل و کرج و نفس و آن مخصوص
طبع کرد و اندر ارتفاع خاص
این محل کامل بود
تاریخ طبع صاحب طبع لطف سید محمد
شرق است ملاحظه صورت آینه صاف
سجده خصایل حمد و ابوصاف
نیکوست مراغه بعد از انصاف

تاریخ طبع صاحب طبع لطف سید محمد

شعری قابل از متفکره حافظ مجرب صاحب نثر نویسنده مختص به

بند افکر تازه کار طبع
خوش اسلوب طبع گردیده
سال تاریخ طبع ای ماه

بسم الهام و واردات ضمیر
خوب و مرغوب طبع گردیده
گفت دل کلبه قضا و قدر

فکر عدیم النظیر امیر خان صاحب مصلح سنگ مختص امیر
نکار نامه تازه رشم قضا و قدر
امیر مصیر عمر تاریخ طبع وی شربت
و کاوت کانه و کامیاب نجی فدائین صاحب معین صحیح مختص

طبع شری قبول لها بعباطن نمود انشا
شعری خالص و خردمندانه ای بکلی مولوی محمد رضی صاحب
ایضا موجب ایامی حسن سبب

که هست خم برودستی حفظ الغیب
نخست محسن و تانی عالی است
بود مرخ و مرخان بیان سیرت
بمه متانت و شوخی و نازکی بسخن
ولی چو نقش از و نامور نگین بود
درین خصوص حصول رضای مستحکم
که مشتهر بقصا و قد با شد آن
مثال خضرت برایت خالق فرماست
ظلمت دین مستین نامم ظلمت الدین
و طبع آن همه منت گزار قادر بر
مناسب است سن طبع در سن عجز جوان

بنا هم نامی او طبع و لفظ جلیل
لطیف طبع و شگفته حسین چندان
سخن و نیست فصیح و بلوغ کامل فن
اگر چه موطن او شهر تکریت بود
سن تمامی طبع رساله نیکاست
عجب سالانه بی مثل شعر عرفان
مکاشفات ضمیر بهیر الالاشائست
زنی و بهر عطار و نظر با نگین
ششامساعی پیش از شمار جاود بخش
بموجب که مستور بود و اندران



در علم معرفی سخن کامل این بود
مفید جان چون بلبل این بود
طرحه مرافق قضا و قدر لقب
تاریخ طبع در انصاف و عدل